جس کتاب میں مصنف کی مُہر نہ ہوگی وہ مال مسروقہ سمجھی جائیگی

رفیق الاطباء

مصنفہ

ڈاکٹر سردار شیر محمد افسر سابق ہیڈ ماسٹر ... کوئٹہ ملک بلوچستان

مصنف کتاب انگریزی بول چال

در مطبع [illegible] لاہور میں باہتمام مولوی فضل الدین چھپی

دفعہ اول تعداد جلد ۱۰۰۰ - قیمت - بالمحصول ۸

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

وجہ تصنیف رسالہ ہذا

خاکسار کو سررشتۂ تعلیم کے ۱۲ سال کے تعلق اور ذاتی تجربہ سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ طلبائے مدارس پنجاب تعلیمی و اخلاقی [تہذیبی کی] باتون سے بالکل ناآشنا ہین۔ اور اس ناواقفی کے باعث اُنکو بڑے بڑے نقصان اُٹھانے پڑتے ہین۔ وجہ اِسکی یہہ ہے کہ طلباء کا زمانۂ تعلیم مین والدین و مدرسین سے ہی تعلق ہوتا ہے۔ والدین بیچارے تو دنیا کے دہندون مین ایسے مصروف ہوتے ہین کہ اُنکو اپنی اولاد کے بگڑنے یا سنورنے کیطرف متوجہ ہونے کا موقع ہی نہین ملتا۔ اُنہون نے یہہ سمجھا ہوا ہوتا ہے کہ پرورش کرنا ہمارا

فرض ہے سو پرورش کرتے ہیں لیکن لڑکون اور اونکی تعلیم کا شوق نہیں
رکہتے۔ پرورش کے سوا باقی سب امور یعنی عادات و اخلاق کا ذمہ دار
وہ اپنے نزدیک مدرسین کو خیال کرتے ہین۔ اب سنئے مدرسین سو انکو
مضامین تعلیمی کی کثرت و امتحانات سہ ماہی و ششماہی کی بہرمار سے اسقدر
فرصت کہان کہ لڑکون کو مذہبی یا تعلیمی و اخلاقی و تندرستی کی ضروریات
سے آگاہ کرین۔ انہون نے یہہ سمجہا ہوا ہے کہ لڑکون کو امتحانات کیواسطے
تیار کرنا ہمارا فرض ہے سو اس فرض کو وہ نہایت عمدہ طرح سے پورا
کیئے جاتے ہین کیونکہ وہ خوب جانتے ہین کہ ہماری بہبودی و ترقی کا انحصا
ان ہی امتحانون کے نتیجون پر ہے۔ اس فرض کے سوا باقی تمام ضروریات
کا مدرسین اپنے نزدیک والدین کو ذمہ دار و نگران سمجہتے ہین۔ والدین
کی وہ کیفیت اور مدرسین کا یہہ حال۔ لڑکے نہ تو ادہر کے ہوسکے نہ اودہر
کے ہوسے لاچار جو کچہہ کرتے ہین اپنی خام سمجہ کے مطابق کرتے ہین۔ یہہ
حالات دیکہکر خاکسار سے خاموش نہ رہا گیا۔ غرض خدا کا نام لیکر ان ضروریات
کو پورا کرنے کے واسطے مین نے اس رسالہ کو لکہنا شروع کردیا اور ہزار
ہزار شکر ہے کہ لڑکون کے لئے جو جو ضروری و اہم باتین تہین وہ پہلے بڑی

طور پر یکجا قلمبند ہو گئیں۔ میں نے جو کچھ اس رسالہ میں بیان کیا ہے
اُن کو ان سے مخاطب ہو کر بیان کیا ہے۔ اگر کسی جگہہ کوئی سخت کلمہ یا سخت
الفاظ لکھے گئے ہوں تو طلباء از راہ سعادتمندی مجھے معاف کرین کیونکہ مین
گو اُنکا مدرس نہین مگر اُنکے مدرسین کا معاصر تو ضرور ہون۔ اس رسالہ کے
مطالعہ سے ہر ایک کو معلوم ہو جائیگا کہ مین نے کس دلسوزی و نیک نیتی سے
اسکو لکھا ہے۔ مشفقی جناب لالہ بھگوانداس صاحب فسٹ ہاسپٹل اسسٹنٹ
و محبی جناب پنڈت مولچند صاحب سکنڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوئٹہ کا مین تہ دل
سے اسواسطے ممنون ہون کہ اُنہون نے از راہِ مہربانی مضامین صحت و پوشش
و صحبت بد کو کمال توجہ و غور سے سُنا اور از روئے طب اُنکی تصدیق و
ترمیم کی اور اسکے جلد شائع ہونے کے واسطے کمال درجہ تاکید فرمائی

خاکسار ضیاء اللہ ہیڈ ماسٹر
مدرسہ سرکاری کوئٹہ ملک بلوچستان

۵ جون ۱۸۸۹ء



باب اول

نوشت وخواند

حاضری مدرسہ

سب سے مقدم کام طلبا، کا یہہ ہے کہ وقت پر مدرسہ مین حاضر ہون۔ اگر حاضری درست نہین تو تعلیم کی کیا توقع ہوسکتی ہے۔ بہتیرے لڑکے گہر سے بستے لے۔ مدرسہ کا بہانہ کر ادہر اُدہر غائب ہوجاتے ہین۔ سارا دن کہیل کود پہر گہر مین آموجود ہوتے ہین۔ والدین بیچارے یہی سمجھتے ہین کہ مدرسہ سے پڑہکر آئے ہین۔ یہہ اُن لڑکون کی حرکت ہے جو آوارہ کہلاتے ہین۔ اگر خوردسال بچے یہہ حرکت کرین تو اُسکا علاج اُنکے والدین پر فرض ہے۔ اُنکو چاہئے کہ وہ بذریعہ کسی مدرس یا طالب علم کے وقتاً فوقتاً اُسکا حال دریافت کرتے رہین اور ایسی تدابیر سوچین جس سے اُسکی بُری عادت دور ہو۔ اور اگر بڑی عمر کے لڑکے یہہ حرکت کرین تو اُنکے وارثون کو اُنکی درستی کا کام اس ناچیز کتاب سے لینا چاہئے۔ جو نیک بچے ہین اُنکا یہہ دستور ہے کہ گہر سے بستہ لیکر سیدہے

مدرسہ پہنچتے ہین۔ رستہ مین کسی سے بات کرنیکو بہی ہرج سمجہتے ہین اور جاتے ہی
اپنے کام مین مشغول ہو جاتے ہین۔ بڑی عمر کے بے پرواہ لڑکون کا یہہ قاعدہ
ہے کہ کہین مزہ کی باتین ہو رہی ہین اور وہ بیٹہے سُن رہے ہین اور جانتے ہین
کہ مدرسہ کا وقت قریب ہے تاہم اُٹہنے کو جی نہین چاہتا۔ ایکآدہ فقرہ اِس
قسم کا کہدینگے کہ پہلا گہنٹہ ہیڈ ماسٹر کے پاس ہے وہ خود دیر سے آتے ہین
کچہہ بات نہین چلتے ہین۔ کوئی کہیگا کہ ہمارا پہلا گہنٹہ فلانے مدرّس کے پاس ہے
وہ دیر لگا کر آیا کرتے ہین دیر ہوگی تو کچہہ ہرج نہین۔ بعض یہہ کہتے ہین
کہ اگر کسی نے پوچہا تو فلانا بہانہ کر لینگے۔ طلباء کا پہلا فرض یہہ ہے کہ مدرسہ کی
حاضری کو ایسا ہی ضروری سمجہین جیسا کہانے پینے کو ضروری سمجہتے ہین ہم لوگون
مین یہہ بڑا بہاری نقص ہے جسپر یورپ مین لوگ ہنستے ہین۔ وقت کی
پابندی کا ہم لوگون مین کچہہ بہی لحاظ نہین اور ہو تو کیونکر ہو۔ سونے کا
جاگنے کا۔ کہانے کا۔ پینے کا ہمارا کوئی وقت مقرر نہین۔ جب مرضی ہوئی سو
گئے۔ جب نیند کہلی اُٹہہ کہڑے ہوئے۔ روٹی دیر سے پکی تو دیر سے کہالی۔
سویرے پکی تو سویرے کہالی۔ انگریزون کیطرف دیکہیئے کیسے وقت کے پابند ہین
جس تاریخ یا جسوقت پر کوئی کام کرنا ہو اُسکو اُسی تاریخ پر کرینگے کبہی ناغہ

نہ ہونے دینگے۔ حاضری ہے تو وقت پر۔ ٹفن ہے تو وقت پر۔ رات کا کہانا ہے تو وقت پر۔ ہواخوری وقت پر۔ مطالعہ وقت پر۔ سونا وقت پر۔ جاگنا وقت پر۔ تفریح وقت پر۔ کام وقت پر۔ سواری وقت پر۔ وقت کی پابندی بڑی عمدہ چیز ہے۔ اگر مدرسہ مین اس عادت کو نہ سیکہا تو کونسا زمانہ اویگا جسمین پابندی وقت کا خیال رہیگا۔ عنایت الٰہی سے وہ زمانہ بہی آویگا کہ برسر کار ہوگے۔ اُسوقت اگر کسی کے ماتحت ہوئے تو اُس سے شرمندہ ہونا پڑیگا۔ اور اگر خود افسر ہوئے تو ماتحتون سے وقت کی پابندی کی توقع عبث ہے۔ اگر چہوٹی چہوٹی باتون مین وقت کا خیال نہ رکہوگے تو کبہی ممکن نہین کہ بڑی باتون مین خیال رہے۔ گہڑیان اسی کام کیواسطے ہین۔ اگر انسے یہہ کام نہ لیا جاوے تو پہر یہہ نری آرایش ہین۔ جیسے بعض شوقین کانون مین بالے اور گلے مین کنٹہے پہنے پہرتے ہین۔ اسی طرح یہہ ایک مہذب طریق کا زیور ہے۔ غور کرکے دیکہو تو معلوم ہوگا کہ تعلیم کا اول سبق مدرسہ کی حاضری ہے۔ پس یہہ ایسا فرض ہے کہ اسکو بڑا ضروری اور نہایت مفید خیال کرکے جان و دل سے پورا کرنا چاہیئے اور جہان اسکی عادت پڑگئی پہر کیا ممکن ہے کہ اُسمین فرق آجاوے۔ امید ہے کہ طلباء اس میری

نصیحت پر ضرور عمل کرینگے اور انشاء اللہ فائدہ اُٹھائینگے۔ یہہ تحریر دراصل اُن ہی طلبار کے واسطے ہے جو ماشاء اللہ سمجھدار ہین اور اِن باتون کو خوب سمجھہ سکتے ہین۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ کوئی جتلانے والا ہو۔ سو اِس کام کو یہہ کتاب موجود ہے۔

نشست گاہ

طالب علم کے واسطے یہہ بہی ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ گہر کے اندر جب تک کوئی الگ جگہہ مطالعہ کے واسطے نہو تو پڑہا نہین جاتا۔ کیونکہ گہر مین کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے۔ کوئی لڑتا ہے کوئی بولتا ہے۔ ایسی جگہہ ہونی چاہئے جہان شور و غل کان مین نہ پڑے۔ بلکہ برخلاف اسکے پوری پوری خاموشی ہو۔ خاموشی مین ہر ایک مضمون خوب غور و فکر سے پڑہا جاتا ہے۔ اس مطلب کیواسطے اگر کوئی بالاخانہ ہو تو نہایت عمدہ ہے مگر اُس صورت مین کہ باقی کنبہ کی سکونت نیچے کی منزل مین ہو۔ اور اگر بالفرض کنبہ اوپر کی منزل مین ہو تو پھر نیچے کی منزل مین کوئی جگہہ تجویز کرنی چاہئے۔ جب مکان تجویز

ہو جاوے تو پہر اُسکو خوب صاف کرانا چاہئیے۔ اور اگر توفیق ہو تو اُسکی
دیوارون پر لاجوردی رنگ ہونا چاہیئے کیونکہ طالب علم کے واسطے جسنے
ہر وقت آنکھون سے کام لینا ہے نری سفیدی مضر ہے۔ سفیدی مین بہت
تہوڑی مقدار لاجورد ملانے سے بہت عمدہ نیلا رنگ نکل آتا ہے۔ اور اگر
توفیق نہو تو پھر پلستر یعنے چکنی مٹی کی کہگل ہوجاوے تو وہ بہی اچہی ہے۔ زان
بعد حسبِ توفیقِ خود اُسمین فرش ہونا چاہئیے۔ اگر میز کرسی موجود ہو تو اُنکو
ایسے موقع پر لگانا چاہیئے کہ بدنما معلوم نہ ہون۔ آنے جانے مین ہرج نہو
غرض قرینہ سے دونون چیزین رکہی ہون تاکہ اگر کوئی دیکہے تو سمجہ جاوے
کہ ہوشمند لڑکا ہے۔ نشست گاہ کے واسطے معمولی چوکی (آرام چوکی ہرگز
نہین) بڑی عمدہ چیز ہے آدمی سُست نہین ہونے پاتا۔ اگر تہک گئے تو
ذرا کمر ٹیک کر بیٹہہ گئے۔ چوکی نملے تو سٹول کافی ہے۔ اور اگر میز و چوکی یا
سٹول کا انتظام نہ ہوسکے تو چہوٹا ڈسک بہم پہنچانا چاہئیے۔ اور اگر ڈسک بہی
نملے تو پھر کوئی صندوقچہ یا لکڑی کی کوئی ایسی چیز سامنے رکہہ لو کہ جس پر
کاپی وغیرہ رکہکر لکہہ سکو۔ اب اُسکی کسیقدر آرایش بہی ضروری ہے کیونکہ
لڑکے اسکے بغیر رہ نہین سکتے۔ اوّل چیز آرایش کی پرچۂ انضباطِ اوقات

[illegible] اگر تم کو پڑھنے کا شوق ہو تو اسکا کچھہ
[illegible] کی تصویر پڑھنے کے کمرہ مین
[illegible] پڑھنے کے واسطے لیمپ ضروری ہے یہہ بات
یاد [illegible] تیل یعنے کیروسین آئل کی روشنی آنکھون
کے واسطے بہت مضر ہے۔ اسکا علاج یہہ ہے کہ عین پڑھنے کے وقت
موم بتی جلانی چاہیے۔ سو وہ لڑکون کے واسطے کچھہ بڑی بات نہین ہے
اگر مٹی کا تیل استعمال کرنا ہو تو پھر گلوب والا لمپ چاہیے۔ اور اگر وہ
میسر نہو تو پھر لمپ معمولی کو ایسے موقع پر رکھکر پڑھو کہ روشنی کتاب پر
پڑے اور آنکھین بیشک اندھیرے مین رہین یا کسی چوڑے کاغذ کو
گول کرکے اور اسکے عین بیچ مین چمنی کی موٹائی کے برابر سوراخ کرکے
چمنی پر ڈالدو۔ ان باتون کو ہنسی ٹھٹھہ نہین سمجھنا چاہیے۔ موٹی بات کہ جب
آنکھون [illegible] کام ہوگے تو ان بیچاریون کی بھی تو کچھہ حفاظت
چاہیے۔ جو لڑکے ان باتون کا سکول لائف مین خیال نہین رکھتے انہی کو
کالجون مین جاکر سات سات۔ دس دس روپیہ کی عینکین لینی پڑتی ہین
اگر معمولی لیمپ کی توفیق نہو تو وہی قدیم پیتل یا ٹین کا فتیل سوز استعمال کرو

کیونکہ لیمپ کا خرچ کم مقدور لڑکا ہرگز نہین اُٹھا سکتا۔ چمنی کا ٹوٹنا کچھہ مشکل بات نہین۔ جب ٹوٹی تو گویا تین چار آنہ کا نقصان ہوگیا۔ آسودگی مین تو یہہ باتین کچھہ معلوم نہین ہوتین مگر غریب بیچارہ کہان سے لادے۔



انضباطِ اوقات

یہہ تو ظاہر ہے کہ مدرسہ مین کئی مضمون پڑہائے جاتے ہین۔ بعض تو ہرروز پڑہنے مین آتے ہین اور بعض کی نوبت دوسرے یا تیسرے دن آتی ہے۔ کچھہ مضمون ایسے ہین کہ جنپر ہرروز ڈیڑہ یا دو گھنٹہ محنت کرنی پڑتی ہے اور کچھہ ایسے ہین جنپر کم وقت صرف ہوتا ہے۔ پس اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ وقت کا بلحاظ پڑہائی کچھہ انتظام کیا جاوے۔ اِسی انتظام کے معنے انضباطِ اوقات ہے۔ ایک پرچہ کاغذ پر نہایت خوشخط انضباطِ اوقات لکھکر اپنی نشست گاہ مین دیوار پر ایسی جگہہ چسپان کرنا چاہئے کہ نگاہ پڑتے ہی جھٹ معلوم ہوجاوے کہ فلان مضمون کے لئے اتنا وقت ہے اور فلان کے لئے اتنا۔ اور اُسکو ایسے مکمل طور سے تیار کرنا چاہئے کہ ہوا خوری کھانا

پینا۔ سونا۔ گہر مین والدین۔ بہائی بہنون کے پاس بیٹھکر بات چیت کرنا سب اُسمین آ جاوین۔ پڑہنے کے اوقات کا اندازہ بڑے غور سے کرنا چاہیئے۔ اسمین اس بات کا بڑا خیال ہونا چاہیئے کہ کن کن مضمونون مین طبیعت زیادہ لگتی ہے۔ جن مین دل لگتا ہے اُنکو تو خودبخود یاد کروگے اب علاج اُنکا کرنا چاہیئے کہ جنمین دل نہین لگتا۔ اس مین شک نہین ہے کہ سب مضامین مرغوب طبع ہونے ناممکن ہین مگر امتحان کی قید کو پورا کرنے کے واسطے یہہ بات ضروری ہے کہ کم مرغوب یا نامرغوب مضمونون کو بہی ایسا تیار کرنا چاہیئے کہ خدانخواستہ کامیابی مین ہرج نہ آجائے۔ جب نقشۂ انضباط تیار ہو جائے تو پہر اُسکے متعلق سب سے بڑا کام اُسکی پابندی ہے یعنے جو کچھہ اُسمین لکہا ہے اُسکو ہر روز بلا ناغہ پورا کرکے اُٹہنا۔ جس طالب علم کی سمجھہ مین یہہ ذرا سا نکتہ پابندی انضباط اوقات کا آگیا وہ کیسا ہی غبی ہو انشاء اللہ ایسا کامیاب ہوگا کہ بڑے بڑے ذہین مُنہہ دیکہتے رہ جائینگے۔ یہہ جو آجکل کے امتحان مین اُنکے واسطے اس سے بڑہکر کوئی نسخہ نہین۔ کامیابی کو تو پہر ایسا سمجھئے جیسے گہر کی کوئی چیز۔ اِسکی پوری پوری پابندی مین اول چند بار طبیعت کو بوجہہ معلوم ہوتا ہے مگر جب یہہ مشکل طے ہوجاتی ہر

تو پیچھے رہیگا۔ مدرسہ میں تمہارے ہمسبق اور اُن طلباء کے درمیان جنکا اس طرف
توجہ نہیں ہے بہت بڑا فرق نظر آئیگا۔ اور اپنی جماعت میں سب کی نسبت اچھی
تمیز اچھی حالت میں پاؤ گے۔ اس نتیجہ پر کہ [illegible] کا
اگر تم خیال کرو تو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ [illegible]
جیسے جانور کا خرگوش جیسے تیز رفتار [illegible]
مگر محنت اور استقلال وہ چیزیں ہیں [illegible] گیا۔ اگر تم [illegible]
سکول یا کالج میں اسکی تصدیق [illegible] طلبا [illegible]
انہوں نے فقط محنت اور استقلال [illegible] اپنے مقصد کو حاصل کیا۔ [illegible]
اوقات محنت و استقلال کی ضرورت ہے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے جسکے
معنے یہہ ہیں کہ وقت ہی دولت ہے۔ مطلب اس مثل کا یہہ ہے کہ وقت کو محنت
اور مشقت میں گذارنا چاہئے۔ جب انسان کسی کام پر محنت اور مشقت
کریگا تو بیشک و شبہ اسکو روپیہ حاصل ہوگا۔ یہہ بات محتاج بیان نہیں۔
اور ایک اور ضرب المثل ہے جسکے یہہ معنے ہیں کہ دولت حاصل کرنے کا
رستہ محنت ہے۔ فارسی زبان میں بھی بڑی عمدہ مثل ہے کہ گنج بے رنج
اٹھائے حاصل نہیں ہوتا۔ میرے عزیزو علم ذریعہ معاش جب ہی ہو سکتا ہو

کہ استقلال اور محنت کو کام مین لاکر اُسکو کسی درجہ تک حاصل کیا جاوے
اور اس مثل کو کبہی نہ بہولو کہ خدا اُنکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے
ہین" یعنے محنتی لڑکون کا خداوند کریم خودیاور و مددگار رہوتا ہے۔

تعلیم

ہمارے ملک کے دیسی مکتبون کا یہہ حال ہے کہ ایک مدرس ہوتا ہے اور
کئی لڑکے اُسکے پاس پڑہتے ہین سبق سب کے مختلف ہوتے ہین شاذ
و نادر و دتین ایسے نکلین گے کہ جو ہم سبق ہون نہین تو سب الگ الگ
کتابین پڑہتے ہین۔ مکتبون ہین طلبا کا یہہ قاعدہ ہے کہ جو سبق استاد
سے پڑہا اُسکو وہین بیٹہکر یاد کر لیا۔ غرض جو پڑہنا لکہنا ہے وہ سب مکتب
مین پورا کیا جاتا ہے۔ مکتب کے پڑہنے والے گہر پر آکر کچہہ نہین پڑہتے
مدارس سرکاری کا نقشہ ہی اَور ہے۔ اوّل پانچ یا چہہ گہنٹہ پڑہائی۔ دوم
مضامین بکثرت۔ اس عرصہ مین طلبا کو مختلف مضامین کیواسطے جُدا جُدا
مدرسین کے پاس جانا پڑتا ہے۔ وہان جاکر پچہلا سبق سُنایا اور آگے

پڑھ لیا۔ جب گھنٹہ بجا تو دوسرے مدرس کے پاس چلے گئے۔ اور بعض مدرس پہلا سبق بباعث قلتِ وقت سُن ہی نہین سکتے۔ مدرسہ مین بالکل کوئی وقت یا موقع ایسا نہین ملتا کہ طلبار وہان کچھ یاد کر سکین سب چیزین گھر پر یاد کرنی پڑتی ہین۔ گھر مین جب یاد کرنے بیٹھو تو انضباطِ اوقات کی ایسی پیروی کرو کہ گویا کسی زبردست حاکم کا حکم ہے۔ اور فی الحقیقت یہہ حکم اُس حاکم کا ہے جسکو کانشنس (قوتِ ممیزہ) کہتے ہین۔ خداوندِ کریم نے جہان اَور خوبیان انسان کو عطا کی ہین وہان ایک یہہ ہی بے بہا اور قابلِ قدر چیز دی ہے جو ہمارے اندر ہے اور جس کو ہم دیکھہ نہین سکتے جو اچھے بُرے کامون مین امتیاز کرتی ہے۔ انگریزی مین اسکو انٹر نل گورنمینٹ یعنی حاکم اندرونی ہی کہتے ہین۔ گو یا یہہ تمہارا اپنا حکم ہے اور تم خود ہی اسکے تعمیل کرنیوالے ہو۔ یہہ نہایت ضروری امر ہے کہ جو مضامین آج پڑھ آتے ہو اُنکو آج ہی لزدماً یاد کرکے اُٹھو۔ جو لڑکا اسپر عمل کریگا اُسکے نزدیک کوئی امتحان مشکل نہین رہیگا۔ بہتیرے لڑکے ایسے ہین کہ جب مدرسہ سے پڑھکر آتے ہین پھر گھر مین کتاب کو ہاتھ نہین لگاتے۔ کبھی کسی ساتھی کے گھر گئے اور اُسکا وقت ضائع کر آئے۔ کبھی کسی کے ہان جا کر گپین ہانک آئے

مگر جو محنتی لڑکے ہوتے ہین وہ ایسے آوارہ لڑکونکو ایک آدہ مرتبہ کے سوا
پاس نہین پھٹکنے دیتے اور کیون پھٹکنے دین وہ چاہتے ہین کہ نہ ہم پڑہین
اور نہ اوردن کو پڑہنے دین ایسے لڑکونکو اپنا بدخواہ اور دشمن سمجہنا
چاہیے اب رہا یہہ امر کہ بلند آواز سے پڑہنا چاہئے یا کہ دل مین. اسکی
نسبت مین کچہہ نہین کہہ سکتا. بعض طلباء کو بلند آواز پڑہنے سے یاد ہوتا
ہے اور بعض کو دل مین پڑہنے سے. مگر یہہ بات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ
تلفظ یعنے الفاظ کا صحیح پڑہنا بغیر بلند آواز پڑہنے کے کبہی نہین آسکتا
نیز عبارت پڑہنے کی روانی جو عمدہ جوہر ہے بدون اسکے نہین آسکتی
تم اس بات کو ہر روز ماسٹر صاحب کے کمرہ مین انگریزی کے وقت دیکہتے
ہوکہ کئی تمہارے ساتہی صاف صاف پڑہتے چلے جاتے ہین کہین نہین اٹکتے
انکو عبارت پڑہتے سنکر استاد کو لطف آتا ہے اور طالب علم خود بہی محظوظ
ہوتا ہے. بعض ایسے ہوتے ہین کہ بہت اٹک اٹک کر عبارت پڑہتے ہین
انکا پڑہنا ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی رونے لگ گیا. ایسے لڑکون کو چاہئے
کہ بلند آواز سے (مگر جس سے ہمسائے تنگ نہون) کئی کئی مرتبہ عبارت
انگریزی یا فارسی کو پڑہین اور الفاظ کو منہہ سے درست نکالین. صرف

چند روز اسطرح کرنے سے ایسا ہی عمدہ اور صاف پڑہنے لگین گے جیسے دوسرے ساتہی پڑہتے ہین۔ میرے عزیزو! تعلیم کے متعلق جو ضروریات ہین انکا تو بیان ہوچکا۔ اب سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ تم محنت و مشقت سے اس کام کو پورا کرو۔ اور اگر پڑہتے پڑہتے طبیعت گہبرا جائے تو نشست و حالت بدلنے سے وہ گہبراہٹ جاتی رہتی ہے۔ مثلاً اگر بیٹہے ہوئے پڑہ رہے ہو تو لیٹ کر پڑہنے لگو۔ یا لیٹے لیٹے طبیعت گہبرائے تو ٹہلکر پڑہنا شروع کر دو۔ اور اگر کسی وقت کسی ایک مضمون سے طبیعت دق ہوجائے تو اسکو چہوڑکر کسی آور کو شروع کر دو۔ یہہ جو تمہاری طالب علمی کا زمانہ ہے یہہ ایک عجیب زمانہ ہے۔ کہانے کا تمکو فکر نہین۔ پہننے کا تمکو فکر نہین۔ تم بالکل بے فکر ہو۔ اگر تم کو فکر ہے تو پڑہنے کا ہے۔ تمہارے والدین تمہارے لئے کہین کپڑے کا بندوبست کر رہے ہین کہین کہانے کا فکر کر رہے ہین۔ جو لڑکے اس عمر مین علم کو حاصل کرتے ہین وہ بڑے ہوکر نہایت آرام سے زندگی بسر کرتے ہین۔ یہہ جو انجنیر اور ممبر۔ وکیل۔ مختار۔ ڈپٹی۔ تحصیلدار۔ اسسٹنٹ۔ سرجن۔ ہیڈ ڈاکٹر اور آڈ منشی و بابو وغیرہ نظر آتے ہین سب تمہاری طرح اپنے اپنے زمانہ مین لڑکے تہے۔ انہون نے

خوب محنتین کین۔ امتحان پاس کیئے۔ اب بڑے آرام سے زندگی بسر کر رہے ہین۔ انکے پاس کہین گہوڑے ہین۔ کہین بگہیان ہین۔ تم لوگ بہی ایسے ہی بن سکتے ہو بشرطیکہ محنت کرو۔ اور اگر محنت نہ کروگے تو ساری عمر جوتیان چٹخاتے پہروگے۔ تم خداوند کریم کا شکر ادا کرو کہ تمہارے والدین زندہ وسلامت موجود ہین۔ جن بیچارون کے والدین نہین ہین اُنکا حال دیکہو وہ اسی بات کو ترستے ہین کہ کوئی ہمین روٹی کپڑے کا سہارا دے تو ہم خوب محنت کرکے پڑہین۔ تم اپنے خالق کا لاکہہ لاکہہ شکر کرو کہ تمہاری حالت یتیمون سے ہزار درجہ بہتر ہے۔



تعلیم مدرسہ

جب تم مدرسہ مین اپنے اُستاد کے روبرو جماعت مین بیٹھے ہو تو جس کام مین تمہاری جماعت لگی ہوئی ہو تم بہی اُسی مضمون مین محنت وغور کے ساتہہ مصروف ہو جاؤ۔ دائین بائین یا اوپر نیچے مت دیکہو۔ نہ کسی سے باتین کرو۔ مدرسہ مین جتنا وقت ہے وہ سب پڑہنے کیواسطے ہے۔ کہیلنے یا

باتین کرنے کیواسطے تیار ہے۔ طالب علم کی بڑی خوبی اور سعادتمندی
یہ ہے کہ جس کام کیواسطے جو وقت مقرر ہے اس وقت مین اسی
کام کو کرے دوسرا کام ہرگز نہ کرے۔ بعض طلبا کا قاعدہ ہے کہ فارسی کا گھنٹہ
ہے تو انگریزی کتاب کھولی ہوئی ہے۔ اور تاریخ کا وقت ہے تو فارسی کھولی
ہوئی ہے۔ یا باتون مین ایسے مصروف ہوتے ہین کہ نہ استاد کا ڈر نہ وقت کا
خیال۔ نہ پڑھنے کا فکر۔ مثلاً کرکٹ میچ ہو رہا ہو۔ ایک پارٹی کھیل رہی ہو اور
دوسری فیلڈ کر رہی ہو۔ اسوقت اگر کوئی لڑکا ہسٹری کھولکر یاد کرنے
لگے تو کیا برا معلوم ہوتا ہے۔ باقی تمام لڑکے اور رینیز اور جو پاس کھڑے
ہونگے وہ اسکو بڑا بے تمیز خیال کرینگے اور اسکو مخول کرینگے۔ کیونکہ کرکٹ
میچ پڑھنے کے واسطے نہین ہوتا کھیلنے کے واسطے ہوتا ہے۔ سکول کے وقت
مین سوائے پڑھنے کے اور کوئی کام کرنا ایسا ہے جیسے کرکٹ میچ مین کتاب
پڑھنا۔ پڑھنے کے وقت پڑھنے مین ایسے مصروف ہو کہ دیکھنے والا یہ سمجھے
کہ انکو پڑھنے کے سوا کوئی کام ہی نہین آتا۔ اور جب چھٹی ہوجائے اور
کرکٹ فیلڈ مین پہنچو تو بیشک اچھلو۔ کودو۔ اور دل کا خوب ارمان نکال کر
کھیلو۔ غرض کھیل کیوقت خوب کھیلو۔ اور پڑھنے کیوقت خوب دل لگا کر توجہ

سے پڑہو۔ جب تمہارے اُستاد تم سے کوئی سوال کرین تو ادب سے سیدہے
کھڑے ہو کر اُسکا جواب دو۔ یہہ نہین کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھکر یا منہہ کے آگے
ہاتہہ یا کتاب دیکر یا اُستاد کی میز پر جہک کر جواب دو بلکہ سیدہے سر و قد کھڑی
ہو کر اور دونون ہاتہہ چہوڑ کر کہڑے ہو۔ اور نہایت ادب کے ساتہہ سوال
کا جواب دیکر یا اپنے حصہ کا پڑہکر بیٹہہ جاؤ۔ پڑہتے وقت کتاب کو ایسے
موقع پر رکہو کہ تم استاد کو اور استاد تمکو اور تمہارے ساتہی تمکو اور تم انکو
دیکہہ سکو۔ پہر ایسا صاف اور عمدہ طرح سے پڑہکر سناؤ کہ خود تمہاری طبیعت
بہی خوش ہو اور سننے ولے بہی باغ باغ ہو جاوین۔ بعض طلبا کا یہہ قاعدہ
ہے کہ جماعت مین بیٹہے ہوئے کہین آنکہون سے کہین ہاتہون سے کہین پیرون
سے اشارے اور باتین کر رہے ہین۔ مدرس بیچارہ کتاب لئے ہوئی پڑہانے
مین مصروف ہے جب مدرس کی نگاہ کو کتاب سے پہرتے ہوئے دیکہا تو بس
اشارے موقوف اور چپ چاپ اُسکی طرف اس طرز سے دیکہنے لگے کہ گویا
وہ حرکات کین ہی نہین۔ اگر اُستاد تم کو وہی شرارت کرتے ہوئے دیکہہ
لے تو نہایت درجہ ذلیل کر سکتا ہے۔ جرمانہ کر سکتا ہے۔ بدنی سزا دے سکتا
ہے۔ اس قسم کی شرارتین بڑی بیہودہ ہین۔ اوّل تو یہہ بُری حرکت۔ دوم

پڑہنے کا ہرج۔ جب اسطرح شرارتین کروگے تو پڑہوگے کیا خاک۔ بلکہ ہمین یہہ مناسب ہے کہ اگر تمہارے اُستاد کسی وجہ سے دیر کرکے آدین یا کسی ضرورت کیواسطے باہر جائین تو اُنکی عدم موجودگی مین بہی ایسی مصروفیت کے ساتہہ اپنے کام مین لگے رہو جیسے اُنکے روبرو۔ جو لڑکے تعلیم مدرسہ کا خیال نہین رکہتے اور باتون یا شرارتون یا دنگے فساد مین اپنا وقت گذارتے ہین وہی آخر کو امتحانون مین ناکامیاب ہوتے ہین اور ماتمی صورت بنائے ہوئے کبہی اس کمرہ مین اور کبہی اُس کمرہ مین جا بیٹہتے ہین۔ اور جو پڑہتے ہین وہ آخر کو کامیاب ہوتے ہین۔ مارے خوشی کے اُنکے پاؤن زمین پر نہین ٹکتے اچہے لڑکے مدرسہ کا فخر اور مدرسہ اُنکا فخر۔ والدین سے سُرخ رو۔ برادری مین نیکنام۔ برخلاف اسکے بُرے لڑکے مدرسہ کی بدنامی۔ مدرسین کی نظر مین ذلیل۔ والدین سے نادم۔ برادری مین بدنام ہوتے ہین



مضمونِ اوّلِ انگریزی

اوّل تم کو چاہیئے کہ اپنی پڑہائی کی کتاب کو گہر پر مطالعہ کرو مطالعہ کا

ڈہنگ یہہ ہے کہ سفید کاغذ کم از کم نصف دستہ لیکر اُسکی ایک کاپی بناؤ
اس کاپی پر رول اسطرح کرو کہ اوّل خانہ مین انگریزی الفاظ اور دوسرے
مین اُنکے محاذ اُردو معنے ہون ۔ سبق کا اندازہ تو ہر ایک طالب العلم کو معلوم
ہوتا ہے اُس سے ۵ یا ۶ سطر زیادہ مقرر کرکے شروع سے چُپ چاپ اُسکو
مطالعہ کرنے لگو ۔ جو لفظ نیا آوے جسکے معنے معلوم نہون اُسکو ڈکشنری مین
دیکہو ۔ ڈکشنری مین ایک ایک لفظ کے دو دو تین تین بلکہ چار چار معنے
درج ہوتے ہین اُن تمام معنون کو اُس نئے لفظ کے مقابل لکہو ۔ جب فقرہ
تمام ہو جاوے یعنے فل سٹاپ آ جائے تو اُس فقرہ کے دل مین معنے کرو اور
پھر سوچو کہ اس سے مطلب کیا ہے ۔ اگر کسی لفظ کے ایک معنے لگانے سے
مطلب نہ نکلے تو پہر دوسرے معنے لگا کر دیکہو ۔ اور اگر دوسرے معنے لگانے
سے بہی مطلب نہ نکلے تو علیٰ ہذا القیاس تیسرے یا چوتہے معنے لگا کر مطلب نکالنا
چاہئیے ۔ یقین ہے کہ اسطرح کرنے سے مطلب سمجھہ مین آ جائیگا ۔ اور اگر بالفرض
مطلب سمجھہ مین نہ آوے تو پہر مدرسہ مین سبق پڑہنے کیوقت وہ موقع حل ہو سکتا
ہے ۔ مگر طالب العلم کی بوقت مطالعہ یہہ کوشش ہونی چاہئیے کہ حتی الامکان وہ خود
سارا سبق سمجھہ لے ۔ اور جس وقت مدرسہ مین وہ سبق پڑہو تو پہر یہہ بات نہایت

ضروری ہے کہ جس لفظ کے جو معنے کتاب مین کسی موقعہ پر چسپان ہون اُس
لفظ پر کاپی مین کوئی نشان کر دیا جائے جس سے یہہ معلوم ہے کہ اس لفظ
کے جو تین چار معنے ہین اُنمین سے فلان اُسجگہہ چسپان ہے۔ اِس نشان سے
یہہ فائدہ ہے کہ جب گھر پر اُس سبق کو یاد کرنے بیٹھوگے تو ایک ایک لفظ کے کئی
کئی معنے دیکھکر گھبراہٹ نہین ہوگی۔ جب کبھی آموختہ یاد کروگے تو اُسوقت
بھی وہ نشان کام آئیگا۔ گھر پر آکر سبق اتنی دفعہ کہنا چاہیئے کہ خوب
یاد ہو جاوے۔ الفاظ کے ہجے خوب طرح یاد کرنے چاہئین۔ اگر ہجے یاد
نہون تو عبارت کبھی ممکن نہین کہ صحیح لکھی جاوے۔ یہہ بات ہی یاد رکھنے
کے قابل ہے کہ کتاب کی عبارت لفظون سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جب لفظون
کے معنے نہ آئے تو عبارت کیونکر سمجھہ مین آسئے گی۔ ایک لفظ کے جس قدر
معنے ہون اُن سب کو حفظ کر لو۔ تلفظ کا بڑا خیال رکھو کہ مُنہہ سے کوئی
لفظ غلط نہ نکلے۔ گرامر وہ چیز ہے کہ بغیر اِسکے غیر زبان ہرگز نہین آسکتی
اِسکے قواعد کو خوب طرح حفظ کرنا چاہیئے۔ اگر گرامر اچھی طرح آجائے تو بہت
کئی غلطیان جو اِسکے قواعد کے متعلق ہوتی ہین وہ نہین ہوتین۔ غرض
اگر گرامر یاد ہو تو پھر غلطی محاورات مین ہوتی ہے۔ محاورات کے حاصل

کہنے کے لیئے بڑی جستجو چاہئیے۔ اِسکے لیئے بھی ایک جُدا کاپی بناؤ۔ وقتاً فوقتاً جو محاورہ بنا لے اُسکو جھٹ کاپی مین بمعہ معنے درج کرو +

اب دو چیزین جو نہایت درجہ ضروری ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہے۔ اوّل ترجمہ انگریزی سے اُردو مین۔ اس سے غرض یہہ ہے کہ انگریزی عبارت کو اُردو مین اِس خوبی سے ظاہر کیا جائے کہ جو کچھہ اُس عبارت کا مطلب ہو اُسکو ہر ایک بخوبی سمجھہ سکے۔ اگر کسی فقرہ کا لفظی ترجمہ کروگے اُسکو کوئی بھی ہرگز نہین سمجھہ سکیگا۔ اور اگر انگریزی کے خیال یا فقرہ کو بہ پابندی الفاظ اِس طور پر اُردو مین بیان کیا جائے جیسے روزمرہ کی بول چال تو پھر ہر ایک بہت اچھی طرح سمجھہ لیگا۔ انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کرنے کی پرکھہ یہہ ہے کہ اُردو جاننے والا اُسکو سمجھہ لے۔ اِس ترجمہ سے یہہ معلوم ہو جاتا ہے کہ طالب علم انگریزی زبان کس درجہ تک سمجھہ سکتا ہے اور نیز یہہ کہ جو مطلب انگریزی مین ہے اُسکو اپنی زبان مین کیسا بیان کر سکتا ہے۔ غرض حتی الامکان انگریزی کی عبارت کو اپنے محاورہ روزمرہ مین ادا کرنا چاہئیے۔ اس ترجمہ کے لیئے یہہ بڑا ضروری امر ہے کہ طالب علم انگریزی عبارت کو بخوبی سمجھہ لے۔ اور جو انگریزی کو ہی نہین سمجھتا وہ اُردو مین خاک

بیان کرے گا۔

دوم ترجمہ اُردو سے انگریزی مین۔ یہہ مضمون بھی نہایت ضروری ہے۔ اِسکے یہہ معنے ہین کہ اپنی اردو زبان کو انگریزی زبان مین اِس خوبی اور صحت سے بیان کیا جائے کہ محاورہ کے مطابق ہو۔ اِس سے طالب علم کی طاقت انشا معلوم ہوتی ہے۔ اِس ترجمہ پر بہت بڑی کوشش ہونی چاہئے اوّل تو کچھہ عرصہ تک مختلف اُردو فقرون کا انگریزی مین بامحاورہ ترجمہ کرنا سیکھو۔ اِسکے بعد عبارت کا ترجمہ کرنا چاہئے۔ اِسکے متعلق ایک اَور ضروری بات ہے جسکو خوب غور سے سمجھنا چاہئے وہ یہہ کہ ترجمہ فقط ایک ہی کتاب مین سے نہو۔ مثلاً تاریخ کا ترجمہ کرنے سے فقط تاریخ کے متعلق کے محاورات آئینگے باقی ندارد۔ اِسکے لئے یہہ ضروری ہے کہ ۲ یا ۳ صفحے تاریخ کے۔ اور اِتنے ہی اخبار کی خبرون کے۔ کئی ایک صفحے رسوم ہند کے۔ اور چند ایک صفحے ایسی کتاب کے جس مین کہانیان ہون۔ اور نیز کئی ایک چٹھیات اُردو کا ترجمہ انگریزی مین کرنا چاہئے تا کہ تقریباً سب محاورات پر عبور ہو جائے جب قریباً سب محاورات پر عبور ہو جاوے تو پہر طالب علم اِس مین نہین اٹکتا یہہ ترجمہ تب ہی بخوبی ہو سکتا ہے کہ بہت سی انگریزی کتابین نظر سے گذری

ہوئی ہون اور نیز مختلف محاورات ازبر ہون۔ اِس ترجمہ کی مشق اوّل تو روز ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی ہونی چاہیے۔



مضمونِ دوم

(فارسی)

چونکہ فارسی بھی ایک غیر زبان ہے۔ فقط اِتنا فرق ہے کہ بہ نسبت انگریزی کے بہت آسان ہے۔ اور باین وجہ کہ ایشیا کی ایک زبان ہے اور عرصہ دراز سے ہندوستان مین رائج ہے اسلئے بہ نسبت انگریزی کے زیادہ مانوس ہے۔ جو جو ہدایات انگریزی کی ذیل مین بیان کی گئی ہین وہی اُسکے لئے کافی ہین اِسجگہ اُنکے اعادہ کی کچھ ضرورت نہین۔ طلباء یہہ نہ سمجھ لین کہ اِسکو غیر ضروری سمجھکر اِسکے ترجمون یا طریقِ مطالعہ کی بابت کچھ نہین لکھا۔ بلکہ یہہ سمجھنا چاہیے کہ انگریزی کے واسطے جو باتین لازم ہین وہی بعینہٖ اِس کے واسطے بھی درکار ہین۔ فارسی کے لئے بھی کتابون کا ہونا ضروری امر ہے جو عربی الفاظ کتاب مین آئین اُنکی اچھی طرح سے تحقیق کر لینی چاہیئے۔ مثلاً اگر کوئی

بالکل حاجت ہی نہین بلکہ بہتیرے ایسے امور ہین کہ بدون اُستاد کے سمجہائے
سمجہ مین نہین آتے۔ مگر اسمین شک نہین کہ جسقدر انگریزی اور فارسی مین
اُستاد کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے اُسقدر اِس مضمون مین حاجت نہین
ہوتی۔ تجربہ مین یہی آیا ہے کہ طلبا مدرسین سے اور نیز ایکدوسرے سے
یہی سوال کرتے ہین کہ تاریخ وجغرافیہ کیونکر یاد کرین۔ اب مین اِن دونون
کے یاد کرنے کے واسطے چند باتین لکہتا ہون جنکو ذرا غور سے پڑہنا اور
سمجھنا چاہیے۔

تاریخ

جس بادشاہ کا حال یاد کرنا ہو اُسکو شروع سے اخیر تک چُپ چاپ دیکھ لینا
چاہیے۔ مگر یہہ شرط ہے کہ دھیان کتاب مین ہو۔ گلی یا بازار مین نہو۔ اگر دھیان
کسی اَور جگہہ ہو تو پھر تاریخ کے یاد نہ ہونے کی شکایت بیفائدہ ہے۔ جب
ایکدفعہ دیکھہ چکو تو پھر دوبارہ اُسکو بشل بالا قول چُپ چاپ دھیان لگا کر دیکھو
جب دو دفعہ دیکھہ لو تو پھر سوالات ذیل کو ایک پرچہ یا سلیٹ پر لکھکر اور کتاب
بند کرکے اُنکے جواب کے واسطے مستعد ہو جاؤ۔ بہت سے سوال دیکھکر گھبرانہ جانا
چاہیئے۔ اگر مضمون کی تعداد کو دیکھکر گھبرا گئے تو پھر یاد ہونا محال ہے۔

(۱) یہہ بادشاہ کب اور کہان پیدا ہوا تخت پر کب اور کس حق سے اور کیونکر بیٹھا

(۲) کون کون سے معرکے یا جنگ اور کس کس سنہ مین اور کس کس وجہ سے اسکے عہد مین واقع ہوئے *

(۳) کون کون سے مشہور امیر یا شہزادے اسکے عہد مین ہوئے اور اُن کا سلطنت سے کیا تعلق تھا *

(۴) کون کون سی عمارات متعلق رفاہ عام یا بنا بر شہرت اسکے عہد مین تعمیر ہوئین۔ اور کون کون سے کارنمایان وقوع مین آئے اور کب آئے *

(۵) یہہ بادشاہ کس طرح اور کب اور کہان مرا۔ اور اُسکا چال چلن کیسا تہا *

اِن سوالون کے جواب الگ الگ دو۔ اگر کوئی بات یا سنہ بھول جائے تو ذرا کتاب کہولکر دیکھہ لو۔ مگر پھر کتاب کو بند کردو۔ غرض جب ایکدفعہ اِن سوالون کے جواب دے چکو تو بارِ دوم اُنہین کو دُہراؤ۔ اگر دوسری مرتبہ کوئی بات جواب کیواسطے نہ آوے تو پھر تیسری دفعہ ہی سہی۔ مجھکو کامل یقین ہے کہ جو اِس ترکیب کو غور سے پڑہے گا اور عمل مین لائیگا اُسکو تاریخ بہت جلد یاد ہوجائیگی۔ کم از کم روز ایک بادشاہ کا حال یاد کرنا چاہئے۔ اگر کوئی حال بہت لمبا ہو تو اُسکو دو یا عدہ تین دن مین یاد کر لیا کرو۔ شام کو جب تم ہوا خوری

کو جاؤ تو اپنے کسی ہم جماعت سے اسی بادشاہ کے حال کو جسکو تمنے گھر مین
یاد کیا ہو بطور سوال و جواب پھر دُہراؤ۔ جب یہہ کام ختم ہو جائے تو اسکے
بعد بیشک ہوا خوری کے وقت اَور باتین کرو۔ اِس طرح کی یاد کی ہوئی تاریخ
بہت کم بھولتی ہے۔ خلاصے وغیرہ امتحان کے قریب دنون مین دیکھنے مناسب
ہین۔ اور بڑی تاریخ کو چھوڑ کر خلاصون کے پیچھے پڑنا بڑی غلطی ہے۔ بڑی
تاریخ کا ایک دو دفعہ نظر سے گذرنا بلکہ یاد ہونا بہت ضروری ہے۔

جغرافیہ

اس مضمون کو جلدی یاد کرنے کی سہل ترکیب یہہ ہے کہ جس برّ اعظم کو یاد کرنا
ہو اُسکے نقشہ یا اٹلس کو سامنے رکھ لو۔ پھر برّ اعظم مطلوبہ کو کتاب مین سے
پڑھو۔ اور نقشہ یا اٹلس کو اُسکے مطابق دیکھتے جاؤ۔ مثلاً جب حدود اربعہ
ملک۔ جزیرے۔ جزیرے نما۔ خلیج۔ آبنائے وغیرہ دیکھ چکو تو پھر کتاب بند
کرکے انکو نقشہ یا اٹلس پر ہی دُہرانا شروع کرو۔ دو یا حد تین دفعہ
دُہرانے سے سب زبانی یاد ہو جائینگے۔ جب یہہ سب خوب یاد ہو جائین
تو پھر آگے چلو۔ آگے کی چیزون کو بھی اسی طریق سے یاد کرو۔ ایک لڑکا نقشہ
یا اٹلس کو سامنے رکھکر ایک برّ اعظم یاد کرے اور دوسرا صرف جغرافیہ لیکر

یاد کریں۔ پاؤ گھنٹہ مین معلوم ہو جائیگا کہ کس کو آسانی اور جلدی سے
یاد ہوتا ہے۔ آب و ہوا۔ معدنیات۔ نباتات۔ آبادی۔ رقبہ او مختلف
شہرون کے باعث شہرت کو معمولی طور پر یاد کرنا چاہیے۔ زمین کی گردش
شکل۔ سردی۔ گرمی۔ ہوا بھاٹا۔ عرض بلد۔ طول بلد۔ منطقے۔ آفتاب ماہتاب
بارش۔ ژالہ اور برف کے بارہ مین جو کچھ جغرافیہ مین لکھا ہوا اور جو کچھ ہمارے
ماسٹر صاحب زبانی سمجھا دین خوب غور سے پڑھو اور سنو کیونکہ یہ سب
باتین بڑی عجیب وغریب اور دلچسپ ہین۔ اگر منطقون کی کیفیت اچھی
طرح سمجھ مین آجائے تو ہر ایک ملک کی آب وہوا و نیز نباتات کا حال بہت
آسانی وجلدی سے یاد ہو جائیگا۔ بعض ایسے نباتات وجانور ہین کہ منطقہ
حارہ مین ہوتے ہین۔ انکا منطقہ باردہ مین ہونا محال ہے۔ بعض ایسے ہین
کہ فقط منطقہ باردہ مین ہوتے ہین انکا منطقہ حارہ مین ہونا غیر ممکن ہے
اسی طرح آب وہوا کا حال ہے۔ جو ملک کہ منطقہ حارہ مین ہین وہ سب
گرم ہین۔ اور جو منطقہ معتدلہ مین ہین انکی آب وہوا بلحاظ سردی و
گرمی اعتدال پر ہے۔ علی ہذا القیاس اوروں کا حال ہے۔ اکثر مدرسہ
کے لڑکون پر یہ ہی اعتراض ہوتا ہے کہ ساری دنیا کا جغرافیہ جانتے ہین

مگر سمتین نہین سمتون کا قاعدہ یہہ ہے کہ جس طرف سے آفتاب نکلتا ہے
اُدہر مُنہہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ اب تمہارے سامنے مشرق، پیٹھہ پیچھے مغرب
دائین ہاتھہ جنوب، بائین ہاتھہ شمال ہے۔



مضمونِ چہارم
(حساب)

یہہ وہ مشکل مضمون ہے کہ جس مین طلبا عموماً فیل ہو جاتے ہین اِسکے
سیکھنے کے واسطے بڑی بھاری کوشش اور سمجھہ درکار ہے۔ اگر اِسکو مشکل
مشکل اور سخت سخت پُکار کر ہاتھہ نہ لگایا جاوے تو پھر اِسکے نہ آنے اور سخت
ہونے مین کوئی بھی کلام نہین۔ اور اگر اِسپر کافی محنت اور توجہ کیجاوے تو
پھر ممکن نہین کہ اپنی حاجت روائی کے لائق نہ آوے۔ اب مین چند باتین
اِسکے متعلق لکھتا ہون اُنپر ضرور توجہ ہونی چاہئیے۔ اوّل قاعدہ کو جو دو
یا تین سطر سے زیادہ نہین ہوتا بڑی توجہ سے سیکھو۔ اور جو بات اُسکے
متعلق سمجھہ مین نہ آوے اُسکو فوراً ماسٹر صاحب سے پوچھو۔ اِسکے بعد جو

تین یا چار سوال مختلف قسم کے اُسی قاعدہ کے نیچے کتاب مین حل کئے ہوئے
ہون اُنکو خوب غور سے دیکھو اور سمجھو اور اپنے ہاتھ سے حل کر دیکھو ان
سوالونکی اسواسطے تاکید کرتا ہون کہ ایک قاعدہ کے متعلق جو مختلف ہیر پھیر ہوتے
ہین اُنکو اُن مین حل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اِسکے بعد پھر باقی سوالات کی مشق کرو
متفرق سوالات بہ نسبت دوسرے سوالون کے بہت مشکل ہوتے ہین۔ اُن
مین یہہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ کیا بتلایا گیا ہے۔ اور کیا مطلوب ہے جو
لڑکے اِس بات کو نہین سوچتے اُنکا یہہ معمول ہے کہ اندہا دُہند کسی کو تقسیم
اور کسی کو جمع اور کسی کو تفریق اور کسی کو ضرب کرنا شروع کر دیتے ہین بیفایدہ
دونون طرف سلیٹ سفید کرکے جواب غلط نکال کر لے آتے ہین۔ اِسکے لئے
یہہ لازم ہے کہ جب تک تم اچھی طرح یہہ نہ سمجھ لو کہ کونسی بات بتائی ہے اور
کونسی پوچھی ہے تو کبھی پنسل کو نہ چھوؤ۔ اگر حساب کے کم از کم چار یا پانچ
سوال روز نکالا کرو تو کبھی ممکن نہین کہ حساب مین فیل ہو جاؤ۔ اِسکے عمل مین
بہت بڑی احتیاط چاہئے کیونکہ آور مضمونون کا تو یہہ حال ہے کہ ایک دو
غلطیان بھی ہو جائین تو خیر چندان ہرج نہین۔ اس مین اگر ایک غلطی
ہو گئی تو گویا سارے کا سارا سوال غلط ہو گیا *

یہہ حساب جو مدارس مین پڑہایا جاتا ہے یہہ تحریری کہلاتا ہے۔ اِس کے علاوہ تقریری حساب بھی ضرورت کے موافق سیکھنا چاہیئے کہ جس سے اپنے روزمرہ کے لین دین مین دقت نہو۔ مدرسہ کے لڑکے جب بازار مین کوئی چیز خریدنے جاتے ہین تو بیچارے اربعہ لگاتے رہتے ہین اور دوکاندار ناپ تول کر حوالہ کرتا ہے۔ یہہ منہہ دیکھتے رہجاتے ہین اور اربعہ لگاتے ہوئے گھر چلے آتے ہین۔ اِس کام کے لئے ہندی کے پہاڑے مثلاً پونے۔ سوائے۔ ڈیوڑھے اور ڈھائے بیس تک حفظ کرنے چاہئین۔

ہندی کے گُر

مدرسے کے لڑکون پر یہہ بھی بڑا اعتراض ہے کہ یہہ لوگ باوجود حساب جاننے کے کسی چیز کی قیمت زبانی نہین بتلا سکتے نتیجہ اِسکا یہہ ہوتا ہے کہ زبانی قیمت نہ بتلا سکنے کے سبب بنیون کے سامنے چُپ ہو رہتے ہین اور شرمندہ ہوکر دل ہی دل مین کچھہ حساب کتاب کرتے ہوئے

گھر چلے آتے ہین جب مین نے اِس بات کو خوب غور سے دیکھا تو یہہ
معلوم ہوا کہ لڑکے بیچارے ایک طرح سے اِسواسطے سچے ہین کہ مدرسون
کی تعلیم مین کوئی ایسی کتاب یا رسالہ نہین جس سے بازار کی خرید و
فروخت مین مدد ملے۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو بازار کی خرید و
فروخت مین باہر کے جاہل گنوار اور مدرسے کے پڑہے ہوئے لڑکے
مساوی ہین۔ جن لڑکون کو دہوکے مین آنا اور باہر کے گنوارون
کی طرح بازار کی خرید و فروخت مین بیوقوف بنتا اور واجبی قیمت سے
زیادہ دینا اور واجبی نرخ کے حساب سے کم لینا گوارا نہو وہ اوّل تو
چار پہاڑون مندرجہ کتاب ہذا کو تین چار دن مین یاد کرلین اور اُسکے
بعد ہندی سکے مفصّلہ ذیل گُردن کو جو تمام عمر کے واسطے بازار کی خرید و
فروخت مین ازبس مفید ہین یاد کرلین۔

گُر متعلق خرید و فروخت بازار سونا وغیرہ

تولے کی قیمت سے ماشے کی قیمت معلوم کرنیکا گُر

(۱) تولہ کی قیمت کو چوگنا کرکے تین پر بانٹو اور حاصل کو آنے سمجھ کر ماشہ
کا مول جانو۔

(اگر باقی ایک بچے تو اسکو چار پائی اگر دو بچیں تو اس کو آٹھ پائی سمجھو)

مثال (۱) اگر سونا ۲۲ روپیہ تولہ ہو تو ماشہ کی قیمت بتاؤ۔

حل۔ ۲۲ روپیہ کا چوگنا ۸۸۔۔ ۸۸ کی تہائی ۲۹-۱ اور ایک کسر یعنے ایک روپیہ ۱۳ آنہ ۴ پائی ایک ماشہ کی قیمت۔

تولے کی قیمت سے رتی کی قیمت معلوم کرنے کا گر

(۲) تولے کی قیمت کو دوگنا کرو اور حاصل کو پائیاں سمجھکر رتی کی قیمت جانو

مثال (۲) اگر ایک تولہ کی قیمت ۲۴ روپیہ ہو تو رتی کی کیا قیمت ہوگی

حل۔ ۲۴ کا دوگنا ۴۸۔ ۴۸ پائیاں یعنے ۴ آنہ ایک رتی کی قیمت۔

تولہ کی قیمت سے چاول کی قیمت معلوم کرنے کا گر

(۳) تولہ کی قیمت کو چار پر بانٹو۔ حاصل کو پائیاں سمجھکر چاول کی قیمت جانو۔

مثال (۳) اگر تولہ کی قیمت ۲۰ روپیہ ہو تو چاول کی قیمت بتاؤ۔

حل۔ ۲۰ کی چوتھائی ۵ یعنے ۵ پائیاں ایک چاول کی قیمت۔

تولہ کی قیمت سے ۶ رتی کی قیمت معلوم کرنے کا گر

(۴) جتنے روپیہ ایک تولہ کی قیمت ہو اتنے آنے ۶ رتی کی قیمت جانو

مثال (۴) اگر ایک تولہ کی قیمت ۲۲ روپیہ ۸ آنہ ہو تو ۶ رتی کی قیمت

کیا ہو گی؟

حل۔ ۲۲ روپیہ ۸ آنہ کے ساڑھے بائیس آنے یعنے ایک روپیہ چھ آنہ چھ رتی کی قیمت ہوئی۔

چاول کی قیمت سے تولہ کی قیمت معلوم کرنے کا گر

(۵) چاول کی قیمت کی پائیون کو چوگنا کرو اور حاصل کو روپیہ سمجھ کر تولے کی قیمت جانو۔

مثال (۵) اگر ایک چاول کی قیمت ۶ پائی ہو تو تولہ کی کیا قیمت ہوگی

حل۔ ۶ پائی کا چوگنا ۲۴۔ یعنے ۲۴ روپیہ ایک تولہ کی قیمت۔

رتی کی قیمت سے تولہ کی قیمت معلوم کرنے کا گر

(۶) (الف) جتنی پائیان رتی کی قیمت ہو اُسکے نصف کو روپیہ سمجھکر تولہ کی قیمت جانو۔

مثال (۶) اگر رتی کی قیمت ۴ آنہ ہو تو تولہ کی کیا قیمت ہوگی۔

حل۔ ۴ آنہ کی ۴۸ پائیان۔ ۴۸ کا نصف ۲۴۔ یعنے ۲۴ روپیہ ایکتولہ کی قیمت

(ب) رتی کی قیمت سے تولہ کی قیمت معلوم کرنے کا گر۔

جتنے آنے رتی کی قیمت ہو اُسکو چھ گنا کرو اور حاصل کو روپیہ سمجھ کر

تولہ کی قیمت جانو۔

مثال۔ اگر رتی کی قیمت ۴ آنہ ہو تو تولہ کی کیا قیمت ہوگی۔

حل۔ ۴ آنہ کا چھ گنا ۲۴۔ یعنے ۲۴ روپیہ ایک تولہ کی قیمت۔

ماشہ کی قیمت سے تولہ کی قیمت معلوم کرنے کا گُر

(۷) جتنے آنے ماشہ کی قیمت ہو اُسکے نصف کو ڈیوڑھا کرو اور حاصل کو روپیہ سمجھکر تولہ کی قیمت جانو۔

مثال (۷) اگر ماشہ کی قیمت ایکروپیہ ۱۴ آنہ ہو تو تولہ کی کیا قیمت ہوگی

حل۔ ایکروپیہ ۱۴ آنہ کے ۳۰ آنے ہوئے۔ ۳۰ کا نصف ۱۵۔ ۱۵ ڈیوڑھا ساڑھے بائیس یعنے ۲۲ روپیہ ۸ آنہ ایک تولہ کی قیمت۔

چاندی

ایکروپیہ کی چاندی سے ایک آنہ کی چاندی معلوم کرنیکا گُر

(۱) ایکروپیہ کے جتنے ماشے ہوں اُن سے آدہی رتیاں ایک آنہ کی جانو

مثال (۱) اگر ایکروپیہ کے ۱۱ ماشے چاندی ہو تو ایک آنہ کی کتنی آویگی

حل۔ ۱۱ ماشے کا نصف ساڑھے پانچ یعنے ساڑھے پانچ رتی ایک آنہ کی آویگی

ایک آنہ کی چاندی سے ایک روپیہ کی چاندی معلوم کرنے کا گُر

(۲) ایک آنہ کی جتنی رتیاں ہوں اُنکو دوگنا کرو اور حاصل کو ایک روپیہ کے ماشے جانو۔

مثال (۲) اگر ایک آنہ کی پونی چھ رتی چاندی ہو تو ایکروپیہ کی کتنی آویگی

حل۔ پونے چھ کا دوگنا ساڑھے گیارہ یعنے ساڑھے گیارہ ماشے ایک روپیہ کی چاندی۔

اجناس و دیگر اشیا وغیرہ

اگر ایکروپیہ کی کئی من چیز ہو تو ایک آنہ کی معلوم کرنیکا گُر

(۱) ایکروپیہ کے جتنے من۔ آنہ کے اُتنے ڈھیئے (یعنے ڈھائی سیر)

مثال (۱) اگر ایکروپیہ کی ۴ من لکڑی ہو تو ایک آنہ کی کتنی آویگی۔

حل۔ ۴ من کے ۴ ڈھیئے یعنے ۱۰ سیر ایک آنہ کی۔

ایک آنہ کی جنس سے ایکروپیہ کی پھیلانے کا گُر

(۲) ایک آنہ کے جتنے ڈھیئے اُتنے ہی من ایکروپیہ کے جانو۔

مثال (۲) اگر ایک آنہ کی دس سیر جنس ہو تو ایکروپیہ کی کتنی ہوگی

حل۔ ۱۰ سیر کے چار ڈھیئے۔ یعنے چار من ایکروپیہ کی ہوگی۔

اگر کئی روپیوں کی من جنس ہو تو ڈھائی سیر کے معلوم کرنیکا گُر

(۳) جتنے روپیوں کی ایک من اُتنے آنوں کی ڈھائی سیر جانو.

مثال (۳) اگر ۳۸ روپیوں کا ایک من ہو تو ڈھائی سیر کی کیا قیمت ہوگی؟

حل۔ ۳۸ روپیہ کے ۳۸ آنے. یعنے ۲ روپیہ ۶ آنہ کا ایک ڈھیا۔

ایک من کی قیمت سے ایک سیر کی قیمت معلوم کرنیکا گُر

(۴) من کی قیمت کو دُگنا کرکے پانچ پر بانٹو اور حاصل کو آنے سمجھ کر ایک سیر کی قیمت جانو۔

مثال (۴) اگر ایک من کی قیمت ۲۰ روپیہ ہو تو ایک سیر کی کیا قیمت ہوگی

حل۔ ۲۰ کا دوگنا ۴۰۔ ۴۰ کا پانچواں حصہ ۸۔ یعنے ۸ آنہ ایک سیر کی قیمت

ایک سیر کی قیمت سے من کی قیمت معلوم کرنیکا گُر

(۵) جتنے آنے ایک سیر کی قیمت ہوں آنکو ڈھائی گُنا کرو اور حاصل کو روپیہ سمجھکر ایک من کی قیمت جانو۔

مثال (۵) اگر ۸ آنہ کی ایک سیر ہو تو من کی کیا قیمت ہوگی؟

حل۔ ۸ کا ڈھائی گُنا ۲۰ یعنے ۲۰ روپیہ ایک من کی قیمت۔

اگر ایک روپیہ کی کئی سیر چیز ہو تو ایک آنہ کی معلوم کرنے کا گُر

(۶) جتنے سیر ایکروپیہ کی اُتنی چھٹانک ایک آنہ کی۔

مثال (۶) اگر ایکروپیہ کی ۱۴ سیر ہو تو ایک آنہ کی کتنی؟

حل - ۱۴ سیر ایکروپیہ کی۔ یعنے ۱۴ چھٹانک ایک آنہ کی۔

ایک آنہ کی جنس سے ایکروپیہ کے بھاؤ کے معلوم کرنے کا گر

(۷) جتنی چھٹانکیں ایک آنہ کی ہون اُتنے سیر ایکروپیہ کی جانو

مثال (۷) اگر ایک آنہ کی ۱۲ چھٹانک تو ایکروپیہ کی کتنی؟

حل - ۱۲ چھٹانک ایک آنہ کی۔ یعنے ایکروپیہ کی ۱۲ سیر۔

اگر ایک سیر کی کئی روپیہ قیمت ہو تو ایک چھٹانک کی قیمت معلوم کرنے کا گر

جتنے روپیون کی ایک سیر اُتنے آنون کی ایک چھٹانک

مثال (۸) اگر ایک سیر کی قیمت ۵ روپیہ ہو تو ایک چھٹانک کی کیا قیمت ہوگی؟

حل ۵ روپیہ ایک سیر کی۔ یعنے ۵ آنہ ایک چھٹانک کی۔

اگر ایک چھٹانک کی قیمت معلوم ہو تو اُس سے ایک سیر کی قیمت معلوم کرنیکا گر

(۹) جتنے آنون کی ایک چھٹانک اُتنے روپیون کا ایک سیر

مثال (۹) اگر ایک چھٹانک کے ۳ آنہ ہون تو ایک سیر کے کیا دام ہونگے؟

حل چھٹانک کے ۳ آنہ - ۳ آنہ کے ۳ روپیہ یعنے ایک سیر کے ۳ روپیہ۔

نرخ ادویات پنساری

اگر ایکروپیہ کی کئی تولے چیز ہو تو اُس سے ایک آنہ کی چیز معلوم کرنیکا گُر

(۱) جتنے تولے ایکروپیہ کے اُنکو تگنا کرکے ۴ پر بانٹو۔ اور حاصل کو ایک آنہ کے ماشے جانو۔

مثال (۱) اگر ایکروپیہ کی ۴ تولے چیز ہو تو ایک آنہ کی کتنی آویگی ؟

حل۔ ۴ کا تگنا ۱۲ - ۱۲ کو ۴ پر تقسیم کرنے سے ۳ حاصل ہوئے۔ یعنے ایک آنہ کے ۳ ماشے آوینگے۔

ایک آنہ سے ایکروپیہ کی چیز معلوم کرنیکا گُر

(۲) جتنے ماشے ایک آنہ کے اُنکو چوگنا کرکے ۳ پر بانٹو اور حاصل کو ایک روپیہ کے تولے جانو۔

مثال (۲) اگر ایک آنہ کی تین ماشے ہو تو ایکروپیہ کی کتنی آویگی ؟

حل۔ ۳ ماشے کا چوگنا ۱۲ - ۱۲ کو ۳ پر تقسیم کرنے سے حاصل ۴ ہوئے یعنے ایکروپیہ کے ۴ تولے۔



نرخ کپڑا وغیرہ

اگر ایکروپیہ کا کئی گز کپڑا ہو تو اُس سے ایک آنہ کا معلوم کرنیکا گُر

(۱) جتنے گز ایک روپیہ کے اتنی گرہ ایک آنہ کی۔

مثال (۱) اگر ایکروپیہ کا پونے پانچ گز کپڑا ہو تو ایک آنہ کا کتنا آئیگا۔

حل۔ ایکروپیہ کا پونے پانچ گز۔ پونے پانچ گز کی پونی پانچ گرہ یعنی ایک آنہ کی پونی پانچ گرہ۔

ایک آنہ سے ایک روپیہ کا کپڑا معلوم کرنے کا گُر

(۲) جتنی گرہ ایک آنہ کی اُتنے گز ایکروپیہ کی جانو۔

مثال (۲) اگر ایک آنہ کا پونی پانچ گرہ کپڑا ہو تو ایکروپیہ کا کتنا آئیگا

حل۔ ایک آنہ کی پونی پانچ گرہ۔ با پونی پانچ گرہ کے پونے پانچ گز۔ یعنے ایکروپیہ کا پونے پانچ گز کپڑا آئیگا۔

اگر کئی روپیوں کا ایک گز کپڑا ہو تو ایک گرہ کی معلوم کرنیکا گُر

(۳) جتنے روپیوں کا ایک گز اُتنے آنوں کی ایک گرہ

مثال (۳) اگر پونے پانچ روپیوں کی ایک گز بانات آوے تو

ایک گرہ کی کیا قیمت ہوگی ؟

حل۔ ایک گز کے پونے پانچ روپیہ۔ پونے پانچ روپیہ کے پونے پانچ آنے۔ یعنے ایک گرہ کے پونے پانچ آنہ ہوئے۔

اگر ایک گرہ کی قیمت معلوم ہو تو اس سے ایک گز کی قیمت معلوم کرنیکا گر

(۴) جتنے آنوں کی ایک گرہ اتنے روپیوں کا ایک گز جانو

مثال۔ (۴) اگر ایک گرہ کی پونے پانچ آنہ قیمت ہو تو ایک گز کی کیا ہوگی ؟

حل۔ پونے پانچ آنے ایک گرہ کے۔ پونے پانچ آنوں کے پونے پانچ روپے ہوئے۔ یعنے پونے پانچ روپیہ ایک گز کی قیمت ہوئی۔

پہاڑے

ایک	پونا	پونا	سات	پونے	سوا پانچ
دو	پونے	ڈیڑھ	آٹھ	پونے	چھہ
تین	پونے	سوا دو	نو	پونے	پونے سات
چار	پونے	تین	دس	پونے	ساڑھے سات
پانچ	پونے	پونے چار	گیارہ	پونے	سوا آٹھ
چھہ	پونے	ساڑھے چار	بارہ	پونے	نو

تیرہ	پونے	پونے دس
چودہ	پونے	ساڑھے دس
پندرہ	پونے	سوا گیارہ
سولہ	پونے	بارہ
سترہ	پونے	پونے تیرہ
اٹھارہ	پونے	ساڑھے تیرہ
انیس	پونے	سوا چودہ
بیس	پونے	پندرہ

ایک	سوایا	سوایا
دو	سوائے	ڈھائی
تین	سوائے	پونے چار
چار	سوائے	پانچ
پانچ	سوائے	سوا چھ
چھ	سوائے	ساڑھے سات
سات	سوائے	پونے نو
آٹھ	سوائے	دس
نو	سوائے	سوا گیارہ
دس	سوائے	ساڑھے بارہ
گیارہ	سوائے	پونے چودہ
بارہ	سوائے	پندرہ
تیرہ	سوائے	سوا سولہ
چودہ	سوائے	ساڑھے سترہ
پندرہ	سوائے	پونے انیس
سولہ	سوائے	بیس
سترہ	سوائے	سوا اکیس
اٹھارہ	سوائے	ساڑھے بائیس
انیس	سوائے	پونے چوبیس
بیس	سوائے	پچیس

ایک	ڈیوڑھا	ڈیوڑھا
دو	ڈیوڑھے	تین
تین	ڈیوڑھے	ساڑھے چار
چار	ڈیوڑھی	چھ
پانچ	ڈیوڑھی	ساڑھے سات
چھ	ڈیوڑھی	نو
سات	ڈیوڑھی	ساڑھے دس
آٹھ	ڈیوڑھی	بارہ
نو	ڈیوڑھی	ساڑھے تیرہ
دس	ڈیوڑھی	پندرہ
گیارہ	ڈیوڑھی	ساڑھے سولہ
بارہ	ڈیوڑھی	اٹھارہ
تیرہ	ڈیوڑھی	ساڑھے انیس
چودہ	ڈیوڑھی	اکیس
پندرہ	ڈیوڑھی	ساڑھے بائیس

سولہ	ڈیوڑھی	چوبیس
سترہ	ڈیوڑھی	ساڑھے پچیس
اٹھارہ	ڈیوڑھی	ستائیس
انیس	ڈیوڑھی	ساڑھے اٹھائیس
بیس	ڈیوڑھی	تیس

ایک	ڈھایا	ڈھایا
دو	ڈھائے	پانچ
تین	ڈھائے	ساڑھے سات
چار	ڈھائے	دس
پانچ	ڈھائے	ساڑھے بارہ
چھ	ڈھائے	پندرہ
سات	ڈھائے	ساڑھے سترہ
آٹھ	ڈھائے	بیس
نو	ڈھائے	ساڑھے بائیس

دس	ڈھائے	پچیس	سولہ	ڈھائے	چالیس
گیارہ	ڈھائے	ساڑھے ستائیس	سترہ	ڈھائے	ساڑھے بیالیس
بارہ	ڈھائے	تیس	اٹھارہ	ڈھائے	پینتالیس
تیرہ	ڈھائے	ساڑھے بتیس	اُنیس	ڈھائے	ساڑھے سینتالیس
چودہ	ڈھائے	پینتیس	بیس	ڈھائے	پچاس
پندرہ	ڈھائے	ساڑھے سینتیس			



تیاری امتحان

جب سال شروع ہوتا ہے تو بعض طلبا یہہ کہتے ہین ابھی تو برس پڑا ہے تیاری کر لینگے۔ جب ایک مہینہ گذر گیا تو پھر کہتے ہین ابھی گیارہ مہینے ہین۔ جب دوسرا مہینہ بھی گذر جاتا ہے تو پھر کہتے ہین ابھی دس مہینے باقی ہین۔ غرض اسیطرح کے فقرے کہتے کہتے جب چند ماہ باقی رہجاتے ہین تو پھر اُنکی آنکھین کھلتی ہین اور پھر اِس کثرت سے تیاری امتحان مین مصروف ہوتے ہین کہ نہ دن کو فرصت ہے اور

نہ رات کو آرام ہے۔ والدین و دیگر عزیز و اقارب اسقدر محنت کو دیکھکر بڑے خوش ہوتے ہین اور چرچا ہونے لگتا ہے کہ فلانا لڑکا فلانے کا بیٹا بڑا محنتی ہے۔ رات دن پڑھتا رہتا ہے۔ نتیجہ اس محنت کا یہہ ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی طاقت سے بہت زیادہ محنت کرنے کے باعث جھٹ بیمار پڑ جاتا ہے پھر نہ تیاری ہو سکتی ہے اور نہ صحت رہتی ہے مجبوری سے شامل امتحان ہو کر فیل ہو جاتا ہے۔ اِسکی مثال یہہ ہے کہ ایک اونٹ ۶ من بوجھہ اُٹھا سکتا ہے۔ چھہ مہینے اُس سے کوئی کام بوجھہ اُٹھانے کا نہ لو۔ اور پھر بجائے ۶ من کے ۳۶ یا ۴۲ من بوجھہ اُسکی پیٹھہ پر رکھو اور یہہ کہو کہ اتنا بوجھہ ہم اِسواسطے لادتے ہین کہ چھہ مہینے اِس سے کام نہین لیا۔ چھہ مہینے کام نہ لینا ہماری اپنی غلطی ہے۔ اونٹ جسکی طاقت صرف ۶ من بوجھہ اُٹھانے کی ہے وہ کیونکر ۴۲ من بوجھہ اُٹھا سکتا ہے۔ نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ اونٹ بیٹھہ جائیگا اور کبھی منزل مقصود پر نہ پہنچیگا۔ تیاری امتحان کے لئے یہہ مناسب ہے کہ جب سال شروع ہو اُسیوقت سے تیاری بھی شروع کردو اور بتدریج اطمینان سے نئے پڑھے ہوئے مضمونون کو یاد کرو۔ اور آموختہ کو بھی ساتھہ ساتھہ

دُہراتے رہو۔ انضباط اوقات کی پیروی کرنے سے کبھی ضد انخواستہ
بیماری وغیرہ کی تکلیف نہین ہوتی۔ ایک فارسی قول ہے کہ کار امروز
بہ فردا مگذار۔ اسکو بھی خوشخط لکھکر انضباط اوقات سے ذرا اوپر چسپان
کردو۔ اور اسپر عمل کرکے دیکھو تو کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر نتیجہ اچھا نہوا تو
چھوڑ دینا۔ پنجاب مین طلباء کا یہہ قاعدہ ہے کہ گرمی کے موسم مین تو
ایک بجے سے لیکر شام تک پڑھتے ہین اور سردی مین رات کو ۹ بجے
سے لیکر ۱۱ یا ۱۲ یا بعض اوقات ایک بجے تک بھی پڑھتے ہین۔ میرے
نزدیک دونون موسمون کے تعلیمی اوقات کسیقدر اصلاح طلب ہین۔
اوّل یہہ کہ گرمی مین کھانا کھاکر پڑھنے کے لئے بیٹھنے سے پہلے مناسب
ہے کہ آدھا گھنٹہ یا پون گھنٹہ سو جاؤ۔ اسمین ایک یہہ فائدہ ہے کہ ۱۲
بجے کے بعد جو وقت سخت گرمی کا ہوتا ہے وہ گذر جاتا ہے۔ دوسرا
یہہ کہ صبح سے لیکر ۱۲ بجے تک جو پڑھائی کی کوفت ہوتی ہے وہ اسقدر
آرام ملنے سے جاتی رہتی ہے طالب علم تازہ دم ہوکر خوب محنت کرسکتا
ہے۔ ڈیڑھ یا دو بجے سے لیکر جب تک تمام مضمون یاد نہون بیٹھکر
پڑھتے رہو۔ سردی کے موسم مین یہہ ہونا چاہئے کہ جسوقت چار بجے

مدرسہ سے آؤ اسوقت اگر گھر مین روٹی تیار ہو تو اسکو کھاؤ۔ روٹی کھاتے ہی شہر کے باہر سڑک پر ہوا خوری کو چلے جاؤ۔ ڈیڑھ یا حدد و گھنٹہ خوب ہوا خوری کر کے واپس آ جاؤ۔ اور آتے ہی سو جاؤ۔ پھر رات کو ۱۲ بجے کے بعد اُٹھکر پڑھو۔ پہلے وقت پڑھنے مین یہہ قباحت ہے کہ اول تو دن بھر کی کوفت۔ دوم کھانے کی غنودگی۔ سوم ہوا خوری کا تکان یہہ تینون چیزین ایک طرف۔ مضامین کی کثرت دوسری طرف۔ بیچ بیچ بیچارہ طالب علم یہہ چاہتا ہے کہ ان سب مضمونون کو یاد کر کے اُٹھے مگر پہلی تینون چیزین غالب آ جاتی ہین اور لاچار طبیعت سونے کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اسکا یہی علاج ہے کہ پہلے وقت باہر سے آتے ہی اگر چار بجے کھانا نہ کھایا ہو تو کھا کر سو رہو۔ اور پچھلی رات کو اُٹھکر پڑھو پانچ چھہ روز ذرا تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب عادت ہو جائے تو پھر خود بخود نیند کھل جاتی ہے۔ یہہ وقت غور اور فکر کے واسطے سب وقتون سے بہتر ہے۔ قواے انسانی حالت اعتدال مین ہوتے ہین ایسے وقت مین جو کچھہ پڑھا جائے دل و دماغ اُسکو اچھی طرح سے قبول کرتا ہے۔

امتحان معمولی

یہہ جو تحریری یا تقریری امتحان مدرسون مین ہوتے ہین یہہ سندی امتحانون کیواسطے گویا مشق ہوتے ہین انکا بڑا فائدہ سمجھنا چاہئے اور انکے لئے خوب مستعدی سے تیاری کرنی چاہئے یہہ یاد رکھو کہ جو لڑکے ان امتحانون مین اچھے نہین نکلتے وہ کبھی ممکن نہین کہ سندی امتحان مین کامیاب ہون یا اچھے نکلین اسمین اور سندی امتحان مین صرف اتنا فرق سمجھنا چاہئے کہ سندی مین سند ملتی ہے بس اور کچھہ نہین فارسی و انگریزی کا غذات لینے اور نام وغیرہ لکھنے کی ترکیب اپنے ماسٹرون سے پوچھکر خوب ذہن نشین کرنی چاہئے اور بوقت امتحان اسکو عمل مین لانا چاہئے۔

امتحان سندی

جب تم امتحان کے کمرہ مین آکر بیٹھو تو امور ذیل کا بڑا خیال رکھو کیونکہ انہپر کامیابی کا مدار ہے۔

اوّل خوشخطی

اکثر طلباء بدخط ہونے کے سبب امتحان مین کامیاب نہین ہوتے ممتحن کی
خوشنودی حاصل کرنے کا خوشخطی بھی بڑا ذریعہ ہے۔ جب ممتحن صاف اور
واضح لکھے ہوئے جوابات دیکھیگا تو اُسکی طبیعت خواہ مخواہ خوش ہوگی اور نمبر پورے کافی
دیگا۔ برخلاف اسکے جب وہ بدخط لکھے ہوئے جوابات یا ٹیڑھی سطرین لکھی ہوئیں
دیکھے گا تو دق ہوکر بیشک کم نمبر دیگا۔ سطر بندی کے واسطے میری دانست
مین یہہ بات لازم ہے کہ ایک مسطر جسکو انگریزی مین بلیک لائین کہتے ہین
کاغذ کے نیچے رکھی جائے۔ اُسپر کاغذ رکھکر لکھنے سے کبھی سطرین ٹیڑھی
نہین آتین بشرطیکہ وہ مسطر خود ٹیڑھی ہو۔ اِس مسطر کے بنانے کی ترکیب
یہہ ہے کہ صفحہ کے اوپر کیطرف ایک انچ یا کچھہ زیادہ سفیدی چھوڑکر موٹی
موٹی سیاہ لکیرین نصف نصف انچ کے فاصلہ پر کاغذ کے عرض مین
کھینچ لینی چاہئیین۔ انگریزی جوابات کیواسطے جو مسطر ہو اُسکا حاشیہ
ڈیڑھ انچ بائین طرف سے چھوڑ کر لکیرین کھینچنی چاہئیین۔ اور فارسی
جوابات کیواسطے صرف اسقدر فرق ہونا چاہئیے کہ مسطر پر دائین او ربائین

ہر دو طرف پون پون انچ کی جگہہ چھوڑ کر لکیرین ہون۔ یہہ بات اسواسطے لکھی گئی ہے کہ انگریزی تحریر کیواسطے بائین طرف ڈیڑھ انچ شکن ڈالکر لکھا کرتے ہین اور فارسی کاغذات کی دونون طرف شکن ہوتی ہے۔

تحریر نہ تو ایسی گنجان ہونی چاہئے کہ الفاظ ایکدوسرے سے ملجائین۔ اور نہ ایسے دور دور ہون کہ پڑھنے مین دقت ہو۔ اور نہ ایسے ہون کہ اچھی طرح پڑھے نہ جائین۔ اگر خفیف سی غلطی ہو تو اسکو درست کردو۔

دوم نتھی کرنا

فارسی کاغذات کو اوپر کے دائین کونے پر نتھی کرنا چاہئے اور انگریزی کاغذات کو بائین طرف اوپر والے کونے پر نتھی کرنا چاہئے۔ یہہ احتیاط ضروری ہو کہ ٹانکا کاغذ کے کنارہ کے بہت قریب نہو بلکہ کچھہ فاصلہ پر ہو کہ جب ممتحن کاغذات کو الٹکر دیکھین تو نتھی کھل نہ جائے۔

سوم کاغذات تہ کرکے نام لکھنا

جب کاغذات کو نتھی کرلو تو پھر انکو بڑی احتیاط سے موافق قاعدہ کے تہ کرو اور پھر تہ شدہ کاغذ کے عرض مین نام لکھو نہ کہ طول مین جو بالکل بے قاعدہ ہے۔ اپنا پورا نام معہ نام مدرسہ و نام مضمون و تاریخ وغیرہ لکھو۔ اور اگر کوئی

اُور تمہارا رہنما م لڑکا تمہاری ہی جماعت کا شریک امتحان ہو تو پھر اپنا نام
بڑی احتیاط سے لکھنا چاہیئے۔ خورد و کلان یا کوئی اُور پتہ و نشان
جو مشہور رہو تو وہ بھی نام کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔

چہارم قلم دوات

انگریزی قلم تو ایک بھی کافی ہے مگر نِب کئی ایک ہونے چاہیئین جب نب
خراب ہو جائے تو فوراً بدل لیا کرو۔ فارسی قلمین متعدد ہونی چاہیئین
ایک دو قلم اوسط یعنے نہ باریک اور نہ موٹی پیشانیان لکھنے کیواسطے
چاہیئین۔ اگر کوئی خراب ہو جائے یا ٹوٹ جائے تو پھر وقت نہ پڑے
فارسی دوات اگر گاڑھی ہو تو اُسکے ساتھ کبھی جلدی نہین لکھا جاتا اُسمین
پانی ڈالکر ضرور پتلی کر لینی چاہیئے۔

پنجم ترتیب جوابات

جوابات حساب کیواسطے یہہ بات ضروری ہے کہ ایک سوال کا جواب معہ
حل ایک کاغذ پر۔ اور اگر کوئی سوال لمبا ہو تو اُسکو دو پر لکھو علیٰ القیاس
الگ الگ کاغذون پر جوابات کا لکھا جانا بہت مفید ہے۔ میری دانست
مین سب مضامین کے لئیے یہہ بات اچھی ہے۔ اسمین کاغذ زیادہ خرچ ہوتا ہے

سوا اسکا کچھ مضائقہ نہین فیس جو تم دیتے ہو وہ امتحان لینے والے ممتحنون
کی اجرت کیواسطے ہوتی ہے۔ ایک صفحہ پر کئی جواب لکھے جا سکتے ہین اور ایسا
ہونے چاہئین جب جوابات بہت مختصر ہون ورنہ کچھ ضرورت نہین
مگر ایسے موقع کیواسطے یہہ بھی ضرور ہے کہ جب ایک جواب ختم ہو جائے
تو دوسرا جواب کچھ فاصلہ چھوڑکر لکھنا چاہئے تاکہ ایک جواب دوسرے
کے ساتھ ملا ہوا معلوم نہو۔

ششم

[illegible]

سب سے پہلے تمام سوالات کو خوب غور سے پڑھ جاؤ اور ان سوالون
پر نشان کرو جنکے جواب تم اپنی دانست مین بخوبی دے سکتے ہو۔ اور مشکل
سوالات کو پچھلے وقت کیواسطے رکھو۔ جو طالبعلم پہلے ہی مشکل سوالات کے
جوابون کے حل کرنے مین اپنا وقت کہو دیتے ہین وہ عموماً فیل ہو جاتے
ہین۔ غرض مشکل سوالات کا پہلے تدارک کرنا بڑا خطرناک ہے یہہ ہرگز نہین چاہئے
اگر تمام آسان سوالون کے جواب لکھے ہوئے موجود ہون تو کتنی بڑی
اطمینان کی بات ہے۔ اُن سے جو وقت بچے وہ بیشک مشکل سوالون پر
خرچ کرو۔ پھر انمین سے جسقدر حل ہو جاوین وہی غنیمت ہین۔ ہان یہہ

بھی ضروری ہے کہ جس سوال کا جواب تم نے پہلے لکھا ہے اسکا نمبر حاشیہ
پر پرچہ مین درج کرو جسکا سوال تمہین دیا ہے یہہ نہین کہ اپنی طرف سے کوئی نمبر لکھدو۔ مثلاً سوال نمبر ۴ کا تم
اگر جواب دینا چاہو تو جواب کا بھی نمبر حاشیہ پر ۴ ہی لکھو۔ نیز جوابات فارسی
یا انگریزی صفحہ کے ایک ہی طرف لکھے جانے چاہئین۔ اسی ترتیب سے باقی
سوالات کے جواب تحریر کرو۔ مگر جب تمام جوابات لکھ چکو اور کاغذات کی ترتیب
کر چکو تو پھر انکو باقاعدہ طور پر ایک کو دوسرے کے بعد ترتیب دو۔ مثلاً
پہلے کے بعد دوسرا۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور اگر چوتھا ہو تو پھر تیسرے
کے بعد چوتھا۔ پانچوان۔ علی ہذا القیاس بعض لڑکے جنکی مزاج مین صفائی نہین
ہوتی وہ غلط لکھے ہوئے الفاظ کو انگلیون سے مٹا دیتے ہین۔ یہہ بہت بُری
عادت ہے اس سے بچنا چاہئے۔ صفحہ پر کوئی داغ یا دھبہ نہ لگنے دینا چاہئے
رومال سے ہاتھون کو صاف کرکے لکھنے مین مصروف ہونا چاہئے۔ اگر اتفاق
سے ہاتھ کو سیاہی لگ جاوے تو فوراً رومال سے پونچھ دو۔ اگر کوئی سطر
غلط لکھی جاوے تو اسکو اسطرح قلم زد کرو کہ ایک لکیر مین اسکے بیچون بیچ
کھینچ دو۔ یہہ نہین کہ اسکے اوپر یا نیچے کیطرف لکیر کھینچو۔ انگریزی مین
اگر کسی لفظ یا سطر کے نیچے لکیر کھینچی ہوئی ہو تو اس سے یہہ مراد ہوتی ہے

کہ اُس لفظ یا سطر پر مصنف نے زیادہ زور دیا ہے۔

ہفتم نظر ثانی

جب تمام سوالات کے جواب لکھ چکو تو چند منٹ پہلے تحریر چھوڑ دو۔ اور لکھے ہوئے جوابات پر نظر ثانی کرو۔ جو خفیف غلطی ہو گئی ہو اُسکو درست کر دو۔ پھر سب کاغذات کو بہ ترتیب تمام بڑی احتیاط سے نتھی کرو اور موافق قاعدہ مقررہ تہ کر کے صاحب مہتمم کے حوالے کرو۔

دیگر امور ضروری

ممتحن کے نام کوئی رقعہ وغیرہ نہیں لکھنا چاہئے۔ یہہ حرکت نہ صرف بیہودہ ہے بلکہ اسمین بے تمیزی پائی جاتی ہے۔

سنسکرت کا کوئی شلوک یا عربی کا کوئی فقرہ جس سے استعانت از خدا مفہوم ہو ہرگز امتحان کے کاغذات پر نہ لکھنا چاہئے۔ یہہ امر بالکل بے محل ہے۔ اِس قسم کی باتین دہرم یا ایمان سے متعلق ہین۔ انکو اپنے دل مین بیشک جگہ دو اور بصدق دل خدا سے مدد مانگو۔ ہر ایک نیک کام مین ہمت خود کرو۔ اور مدد خدا سے مانگو۔ مگر دل مین نہ کہ کاغذات امتحان پر۔ یہہ الفاظ کبھی نہ لکھو کہ میرے اُستاد نے یہہ بات یون ہی بتائی تھی یا میری دانست مین یون ہے

یہ بھی فضول ہیں۔ تمہارا یہ کام ہے کہ سوالات کے جواب [illegible]
[illegible] تم ہونا بڑی بیہودگی ہے

ایک دوسرے سے نقل

اس بات کو بچہ بچہ جانتا ہے کہ امتحان کے وقت ایک دوسرے سے نقل
کرنا ایسی بری حرکت ہے کہ نقل کرنے والا اور جس سے نقل لیا جاوے
دونوں لڑکے فوراً کمرۂ امتحان سے باہر نکالے جاتے ہیں ہم نے بہت طلبا
اچھے خاصے تیار اور امتحان میں کامیاب ہو جانے والے [illegible] اس حرکت کے
باعث تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس حرکت کو چھوڑ دو۔ زمانہ طالب علمی میں
اس سے بڑھکر کیا نقصان ہو سکتا ہے کہ ذرا سی بات پر ایک برس کی
محنت ناحق ضائع ہو جائے۔ اگر کوئی لڑکا اشارہ سے تم کو بتلانے کے
واسطے مجبور کرے اور باز نہ آئے تو اوسوقت اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر
صاحب سپرنٹنڈنٹ امتحان کی خدمت میں رپورٹ کردو کہ فلاں لڑکا
مجھے دق کرتا ہے اور بار بار پوچھتا ہے اسکو بٹھایا جاوے۔

علاوہ ان امور کے ایک بڑا نقصان نقل کرنے میں یہ ہے کہ دوسرا طالب علم
شاید غلط لکھ رہا ہو اور نقل کرنے والا اسکی پیروی سے اپنا صحیح مضمون کاٹ کر لکھ بیٹھے

کامیابیٔ امتحان

جب طلباء امتحان دیکر فارغ ہو جاتے ہین تو انکی طبیعت کی عجیب کیفیت ہوتی ہے
اپنی طرف سے تو وہ یہہ چاہتے ہین کہ ادہر امتحان دین اُدہر نتیجہ نکل آوے
دو۔ چار۔ دس ہون تو یہہ بھی ہو جائے۔ مگر جب سیکڑون یا ہزارون طالبعلم
ہون تو یہہ کیونکر ہو سکے۔ غرض نتیجہ برآمد ہونے سے پہلے عجیب بیقراری ہوتی
ہے۔ کبھی اپنے اپنے پرچون کے نمبر شمار کرکے اپنے آپکو پاس کرتے ہین
اور کبھی اپنے ہی قیاس کے بموجب فیل ہو جاتے ہین۔ اسی طرح کرتے کرتے
آخر کو ایک روز نتیجہ نکل آتا ہے۔ پھر جو طلباء کامیاب ہوتے ہین مارے خوشی
کے اُنکے پاؤن زمین پر نہین ٹکتے۔ سچ یہہ ہے کہ امتحان کی کامیابی کی جو خوشی
ہوتی ہے اُسکو وہی خوب جانتا ہے جسنے تیاری امتحان کی زحمت اُٹھائی
ہو۔ دوسرے کو کیا معلوم۔ کامیابی وہ چیز ہے کہ طلباء کے بدن مین سیرون خون
آجاتا ہے۔ ہمت اور حوصلہ مین علو پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس کئی لڑکے
چھوٹے چھوٹے امتحان پاس کرکے ہاتھہ دھو کر نوکری کے پیچھے پڑ جاتے
ہین۔ انجام کار چھوٹی موٹی نوکری اُنکو ملجاتی ہے پھر ساری عمر اُسی پر پڑے

رہتے ہیں۔ اُنکو یہہ چاہئے کہ جہانتک ہوسکے اعلٰے اعلٰے امتحان پاس کرین اور پھر روزگار کرنے کا نام لین۔ انگریزی مین ایک مثل ہے جسکے یہہ معنے ہین "کامل استعداد پیدا کرو تہوڑا علم خطرناک چیز ہے"۔

ناکامئ امتحان

جو طلباء کہ امتحان مین کامیاب ہوتے ہین وہ تو خوشیان مناتے پھرتے ہین اور جو بیچارے ناکام ہوتے ہین وہ گویا سوگوار پھرتے ہین۔ لطف یہہ ہی کہ ناکامی کا رنج دونون قسم کے طلباء کو ہوتا ہے۔ مثلاً جو خوب تیاری کرکر امتحان مین بیٹھے، ور اتفاق سے فیل ہوجائے اُسکو تو ضرور ہی افسوس ہونا چاہئے۔ اور جو بن تیاری شامل امتحان ہوجاتے ہین اُنکو ایک تو ناکامی کے لفظ سے رنج ہوتا ہے۔ اور دوم اسواسطے رنج ہوتا ہے کہ تیاری کرکے کیون نہ بیٹھے۔ اگر تیاری کرکے بیٹھتے تو پاس ہوجاتے۔ ناکامی کا صدمہ خداوند کریم کسی کو بھی نہ دکھلائے۔ اُس موقع پر زیادہ افسوس آتا ہے کہ جب نالائق لڑکے جن پر بالکل توقع کامیابی کی نہ ہو وہ تو پاس ہوجائیں اور جو سال بھر محنت کرتے رہین اور جماعت مین اور نیز مشقی امتحانون مین

اچھے ہین وہ بیچارے فیل ہوجاتین اسکا باعث یہہ ہوتاہے کہ لائق طلبا
بیچارے کسی باعث سے عین امتحان کیوقت گھبرا جاتے ہین اورکچھہ لکھہ
نہین سکتے۔ دوسرون کے حواس برقرار رہے جوسوال ہوئے انکا اچھا
بُرا جواب دیدیا پاس ہوگئے۔ غرض اضطراب اورغم کچھہ فائدہ نہین دیتے
ناکامی کا علاج یہی ہے کہ پھر کمرہمت باندھو اور دوبارہ تیاری امتحان کے
لئے ڈٹ جاؤ۔ جو طلبا رغم و افسوس مین رہتے ہین انکا سال بھی گذرجاتا
ہے اور وہ دوبارہ فیل ہوجاتے ہین۔ اور جو اضطراب اور بیقراری کو لات
مارکر پھر تیاری مین مشغول ہوجاتے ہین وہ عنایت الٰہی سے دوسرے سال
یقیناً کامیاب ہوتے ہین۔ ناکامی کا بہت کچھہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ اگر
تمام ملک مین صرف ایک لڑکا فیل ہوجاوے تو وہ جسقدر افسوس کرے بجا
ہے۔ مگر فیل ہوجانا ایک تمہارے ساتھہ نہین ہے صدہا لڑکے فیل ہوتے
ہین۔ اپنے ہی سکول کے لڑکون کا خیال کرو کیسے کیسے لائق طالب علم اتفاقیہ
فیل ہوگئے مگر پھر محنتین کرکے دوبارہ کامیاب ہوئے۔ بس اُٹھو اور کمرہمت
باندھو اور غم وغصہ کو کبھی نزدیک بھی پھٹکنے نہ دو۔ ہمت مردان مدد خدا انشاءاللہ
دوسرے سال تعریف سے کامیاب ہوگے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

شعر

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد

خوشخطی

عربی زبان مین مثل ہے کہ خوشخطی امیر کے واسطے جمال ہے اور غریب کیواسطے
مال ہے فی الحقیقت یہہ سچ ہے ۔ اگر امیر آدمی خوشخط ہو تو اُسکے واسطے زیور
ہے ۔ اور اگر غریب خوشخط ہو تو اُسکے واسطے وجہ معاش ہے فی زماننا
ہزارون آدمی فقط خوشخطی کے ذریعہ اپنی اوقات بسر کرتے ہین ۔ کچہریون
مین نقلنویس اور انگریزی دفاتر مین کاپی اسٹ صرف خوشخطی کی بدولت
بڑی بڑی تنخواہین پاتے ہین ۔ جن طلبا کو فارسی کی محرری یا انگریزی
کی کلارکی کرنی ہو اُنکے واسطے یہہ امر ضروری ہے کہ وہ اپنے وقت کا
بہت بڑا حصہ اُمور ذیل پر خرچ کرین ۔ خوشخطی ۔ زود نویسی ۔ اِنشا ۔ اِملاء
طویل عبارت کا خلاصہ کرنا اور مختصر عبارت کو مشرح کرنا ۔ کارروائی ضابطہ
کے متعلق جسقدر رسالے انگریزی یا فارسی نوآموزون یا امیدوارون
کے واسطے لکھے گئے ہین تقریباً اُن سب کو دیکھنا ۔ جو طلبا اِن ضروریات

کے بغیر دفتر یا کچہری کی نوکری کے خواہان ہوتے ہین انکو نالائق کا سخت لفظ اپنی نسبت سننا پڑتا ہے۔ اور جو ان ضروریات کو پورا کرکے دفترون کی ملازمت کی خواہش رکہین گے وہ انشاءاللہ کبھی نالائق نہ کہلائین گے یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض طلبا صرف بدخطی کے باعث امتحان مین کامیاب نہین ہوتے۔ یہہ مانا کہ امتحان کے واسطے جن مضامین کو تمہین تیار کرنا ہوتا ہے اُن سے فرصت بہت کم ملتی ہے مگر پھر بھی اِس عیب کو دور کرنے کے واسطے کوئی نہ کوئی وقت نکالنا چاہیے۔ خوشخطی لکھے پڑھے کیواسطے بہت بڑا جوہر ہے۔ اگر کوئی عبارت یا مضمون خوشخط لکھا ہوا ہو اُسکو دیکھکر خواہ مخواہ طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور بدخط لکھے ہوئے کو دیکھکر طبیعت بیزار ہوتی ہے۔ وجہ اسکی یہہ ہے کہ صفائی اور خوبصورتی انسان کو بالطبع مرغوب ہین۔ جو مڈل پاس شدہ طالب علم کچہریون مین نوکری کی امید پر آتے جاتے ہین اُنکی بدخطی کو دیکھکر اہلکار نالائقی کا فتوی لگا دیتے ہین۔ اسمین شک نہین کہ ویسی مکاتب کے تعلیم یافتہ لوگون مین سے اب بھی بعض محکمہ سول مین ایسے موجود ہین کہ جنکی لیاقت عربی و فارسی بہت اعلے درجہ کی ہے اور وہ لوگ اب بھی بڑی بڑی ذمہ داری کے کامون اور معزز عہدون

مثلاً تحصیلداری منصفی - اکسٹرا اسسٹنٹی اور سب آرڈینٹ ججی پر مامور ہین
اور اپنے اپنے فرائض منصبی کو اس خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہین کہ دیکھنے
سے تعلق رکھتا ہے - خوشخطی - زود نویسی - معاملہ فہمی - زود فہمی - کاربراری
اور کارگذاری اُن لوگون پر ختم ہے - مگر ایسے چند ہی آدمی ہین - اور عام
طور پر مکاتب کے پڑھے ہوئے بہت مختصر استعداد کے ہوتے ہین مگر پختہ
خط ہوتے ہین - رات دن کی مشق اور کثرت کے باعث روبکارین پروانے
معمولی لکھ لیتے ہین اور الفاظ ذیل اُنکو بہ سبب محاورے روزمرہ کے از بر
ہوتے ہین اور باوجود ۱۵ اور ۳۵ کے درمیان تنخواہ پانے کے اپنے
برابر لیاقت مین کسی کو نہین سمجھتے اُنکی قابلیت ان الفاظ مین محدود
ہوتی ہے - ترتیب - مرتب - تکمیل - مکمل - اخذ - ماخوذ - رسید - وصول - تصفیہ
بیباقی - باقی - تقاضا - تحصیل محاصل - آمد - برامد - رہائی - بریت - وارنٹ سمن
قرقی - مال مسروقہ - مدعی - مدعا علیہ - مستغیث - مستغاث علیہ - اعتراض - عتاب
وثیقہ - تمسک - دائر - مقدمہ - مجرم - جُرم - علت - قید محض اور بامشقت ہتک
توہین گستاخی - رپورٹ - تقرر - موقوفی - بحالی - برطرفی - بالائی یافت
نفع - نقصان - حماقت - اطلاع - مطلع - گواہ - خرچہ گواہان - طلبانہ - نقل - الف تھی ب

طلبانہ۔ فرد شل۔ روئداد۔ بندسوال۔ فہرست۔ تعمیر۔ مرمت۔ پرورش۔
خاوندی۔ امتحاناً۔ مستقل۔ عارضی۔ اظہار۔ حلف۔ تعمیل۔ عمل۔ تنبیہہ۔ تنفیہ۔
ملزم۔ الزام۔ فرد قرارداد جرم۔ خلاصہ۔ حکم۔ احکام۔ فیصلہ۔ چیٹ۔ رہن۔
بیع۔ فروخت۔ فک الرہن۔ اپیلانٹ۔ رسپانڈنٹ۔ سیشن سپرد۔ رقم۔ رقوم
داخل۔ جمع۔ منسوخ۔ تنزل۔ ترقی۔ منقضی۔ غیر منقضی۔ امانت۔ مدیون۔
ڈگریدار۔ ڈگری۔ اپیل۔ نظر ثانی۔ نگرانی۔ تعطیل۔ معطل۔ اظہار۔ شہادت
قلمبند۔ ثد۔ امانت۔ خیانت مجرانہ۔ طلب۔ مطلوب۔ دوران۔ کیفیت۔
صورت۔ ایسے ہی دو چار اور سمجھ لیجئے۔ مڈل پاس شدہ لڑکون کی نسبت
اندازاً اہلکاری کے ساتھ جو اُسوقت دیکھنے کے لائق ہوتا ہے اوبیان
بیان نہین ہو سکتا۔ یہہ کہدیتے ہین کہ مڈل پاس شدہ نالائق ہوتے ہین
کارروائی عدالت نہین کرسکتے۔ اُنسے یہہ پوچھنا چاہئے کہ آپ جب بنچیر
مکتب سے نکلے تھے اور نوکری کے درپے ہوئے تھے اُسوقت آپکا کیا حال
تھا۔ مڈل پاس شدہ بیسیون باتین علم آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ باقی رہی
عدالت کی کارروائی سو اُسکو آپکی طرح وہ بھی عدالت مین رہکر سیکھ جائیگا۔ آپنے
اگر چھہ ماہ مین سیکھی تھین تو یہہ ماشاء اللہ چھینے دو مہینے مین سیکھ لیگا۔ اور اگر

سکے پیر بھی نہ جمنے دوگے تو پھر بیچارہ کیا سیکھے گا۔ نوکری کے بارہ مین بھی
یہی لوگ مڈل پاس شدہ کی دال نہین گلنے دیتے۔ مثلاً صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کے ہان رپورٹ خوانی ہورہی ہے۔ کسی تحصیلدار نے رپورٹ کی
کہ سیاہ نویس مرگیا ہے اور کار تحصیل مین ہرج ہورہا ہے براہِ خاوندی
کوئی سیاہ نویس مقرر فرمایا جاوے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہہ رپورٹ سنتے ہی
پوچھا کہ ذرا سررشتہ دار اکوئی امیدوار ہے۔ سررشتہ دار نے جواب دیا
خداوند دو امیدوار ہین۔ ایک گنگا رام دوسرا گنپت رائے انہون نے
مڈل کا پاس کیا ہے۔ غریب پرور گنگا رام پاس شدہ ہے اور گنپت رائے
عرصہ ساڑھے چار سال سے امیدوار ہے اور میجر ہاننگٹن صاحب بہادر
کیوقت دو دفعہ قائم مقام سیاہ نویس رہ چکا ہے۔ غریب پرور سیاہ نویسی
کا کام بڑا نازک ہے کارکردہ کے سوا اسکا انجام ہونا مشکل ہے۔ گنگا رام سند
یافتہ تو ہے مگر کارکردہ نہین۔ اب حضور کا اختیار ہے جسکو حضور چاہین مقرر
فرماوین۔ لاچار صاحب بہادر گنپت رائے کو مقرر کردیتے ہین اور مڈل
پاس شدہ ناکام کمرہ سے باہر نکل آتا ہے۔ اپنے رشتہ دار کو تو وہ لوگ
اس ڈھب سے نوکر کرادیتے ہین اور غیرون کے واسطے پھر قمون کی نکتہ چینی

پر فیصلہ ہوتا ہے جس نے زیادہ چڑہائی اُسی کو کرا دیا۔ اِسی قسم کی قِسمون
کو بالائی یافت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اسے عزیزو اگر عدالت ہی
کی نوکری کرنی ہے تو جیسا مین اوپر بیان کر آیا ہون اُن ضروریات کو
حاصل کرو اور پھر صاحب بہادر کے روبرو پیش ہونے کے وقت کہدو کہ
حضور مجھے امتحاناً مقرر کیا جائے۔ اگر کام نہ چلے تو حضور علیحدہ کر دین۔ مگر بھی
پھر بھی اہلکارون کی نیش زنی سے بچنا مشکل ہے۔ ایسے موقعون پر ذرا
چُپ رہنا بھی اچھا نہین۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کے روبرو موزون ومناسب
الفاظ مین اپنی قابلیت کا اظہار کرنا چاہیے۔

مطالعۂ اخبار

طلبا کے واسطے جیسا لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے ویسا یہہ بھی لازم ہے کہ اخبار
کا مطالعہ کرین۔ مڈل کے طلباء کو انگریزی کی اسقدر استعداد نہین ہوتی کہ
انگریزی اخبار کے آرٹیکل سمجھکر کچھ فائدہ اُٹھائین اسلئے یہہ مناسب ہے
کہ اُردو اخبارون کو دیکھا کرین۔ طلباء کو ہر ایک اخبار رعایت سے ملسکتی
ہے بشرطیکہ اڈیٹر اخبار سے اپنی اصلی حیثیت ظاہر کرین۔ اس موقع پر میرا یہہ

لکھنا تو مناسب نہیں کہ فلان اخبار پڑھو اور فلان نہ پڑھو۔ مگر اتنا لکھنا اپنا
فرض سمجھتا ہون کہ اخبارین وہ مطالعہ کرنی چاہئیں جو اوّل تو خوشخط ہون
دوم عبارت مین شُستہ ہون۔ سوم مہذّب ہون۔ اِن باتون کی جانچ
اگر خود نہ کر سکو تو اپنے مدرسین سے یہہ تینون باتین بیان کرکے جانچ
کرا لو۔ ایک جماعت مین اگر چار لڑکون کو اخبار خریدنے کی توفیق ہے تو
یہہ نہین چاہیئے کہ سارے ایک ہی اخبار کو خریدین بلکہ اگر ایک لڑکا ایک
اخبار منگائے۔ دوسرا کوئی اَور اخبار منگائے۔ علی ہذا القیاس تیسرا تیسری
اور چوتھا چوتھی۔ اس مین یہہ فائدہ ہے کہ آپس مین بدل کر پڑہنے سے
ایک طالب علم کی نظر سے چار مختلف اخبار گذر سکتے ہین۔

اب مین اُن فائدون کا لکھنا بھی ضروری سمجھتا ہون جو اخبار بینی سے
تم کو حاصل ہو سکتے ہین۔ اوّل جغرافیہ کے متعلق تازہ بتازہ حالات بجز اخبار
اَور کہین سے نہین مل سکتے۔ جو لڑکے اخبار دیکھتے رہتے ہین اُنکی معلومات
جغرافیہ ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ بخلاف اُنکے جو اخبار نہین دیکھتے اُنکو اُتنا ہی
حال معلوم ہوتا ہے جو درج جغرافیہ ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس تاریخ بھی
دنیا بھر کی تھوڑی تھوڑی معلوم ہوتی رہتی ہے۔ کبھی کسی ملک کے بادشاہ

اور اُسکے خاندان کا ذکر کسی اخبار مین ہوتا ہے۔ کبھی کسی کا۔ پھر کسی اَور کا علی ہذا القیاس تاریخ کے متعلق بھی تازہ تازہ حالات معلوم ہوتے رہتے ہین۔ دوم انشا پردازی زبانِ اُردو۔ بڑے بڑے لایق اور فاضل آدمیون کے آرٹیکل اخبارون مین چھپتے ہین اُنکو بڑے غور سے پڑھنا اور دیکھنا چاہئیے کہ وہ لوگ اپنے خیالات کیسے عمدہ اور فصیح الفاظ مین اور کیسی کیسی قوی دلائل کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ پھر جب کبھی تم کو کوئی مضمون لکھنا پڑے تو حتی الامکان اپنے خیالات کو ویسی ہی عمدہ طرح اور قوی دلائل کے ساتھ ادا کرو۔ اُردو زبان گویا ہماری مادری زبان ہے اسکا جاننا یعنے عمدگی سے لکھنا۔ پڑھنا اور بولنا نہایت ضروریات سے ہے۔

سوم اپنے اور پرائے ملکون کے دلچسپ حالات بھی اخبارون کے سوا اَور کہین سے نہین مل سکتے ہین۔ ضروریات وغیر ضروریات زمانہ کا بھی انہی سے حال معلوم ہوتا ہے۔ انگریز لوگ جیسے اخبار کے عاشق ہین ویسے اَور کسی چیز کے نہین۔ ریل مین ہین تو اخبار ہاتھ مین ہے۔ گھر مین ہین تو اخبار ہاتھ مین۔ کھانا کھانے کے وقت دیکھو تو میز پر اخبار ضرور موجود ہوگا اس سے میرا یہہ مطلب نہین کہ تم بھی ہر وقت اخبار دیکھتے رہو۔ بلکہ تمہارا

مقدم کام مدرسہ کی پڑھائی کا یاد کرنا ہے۔ پہلے اسکو پورا کرو بعد مین
اور کسی کام کو ہاتھ لگاؤ۔ فارسی اخبار مین عموماً ہفتہ وار یا ہفتہ مین دو دفعہ
آتی ہین جب اخبار آیا گھنٹہ بھر مین اُسکو پڑھکر تمام کرو یا جو نئے فارسی
انگریزی یا عربی الفاظ نظر سے گذرین اُنکو ڈکشنریون مین دیکھو۔ اگر ڈکشنری
مین اچھی طرح پتہ نہ لگے تو اپنے اُستادون سے دریافت کرو۔

بابِ دُوم

اخلاق

والدین کی تعظیم

اخلاق کا پہلا سبق والدین کی تعظیم ہے۔ جو لڑکے والدین کی تعظیم نہین کرتے
وہ اخلاق ہی کو نہین جانتے۔ دنیا مین ہر ایک آدمی یہہ چاہتا ہے کہ
مین دولت۔ عزت اور شہرت مین دوسرے سے بڑھکر رہون۔ دوسرا
مجھسے کسی بات مین زیادہ نہو۔ مگر اولاد کے معاملہ مین یہہ خواہش بالکل
بدل جاتی ہے۔ اولاد کی نسبت ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ مجھہ سے ہزار درجہ بہتر

ہو۔ مثلاً اگر باپ محرر ہو تو بیٹے کے واسطے اسکی یہی آرزو ہوگی کہ تحصیلدار
یا ڈپٹی ہو جاوے۔ نمک تیل بیچنے والا یہی چاہتا ہے کہ میرا بیٹا بڑا اچھا تاجر
یا ساہوکار بنے۔ ہزاروں روپیہ کا بیوپار اسکے ہاتھ میں ہو۔ علے
ہذا القیاس ہر ایک انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میری اولاد مجھ سے
اچھی حالت میں ہو۔ والدین کا اولاد سے عجب رشتہ ہے۔ اگر مکان بناتے
ہیں تو اسی نیت سے کہ اولاد کے کام آوے۔ اور اگر چار پیسے جمع کرتے
ہیں تو اسی خیال سے کہ اولاد خرچ کرے۔ خود مصیبت اٹھاتے ہیں مگر دل
سے یہی چاہتے ہیں کہ اولاد کو تکلیف نہو۔ دنیا میں جان سے زیادہ عزیز
کوئی چیز نہیں ہے۔ اولاد کے واسطے جان قربان کرنے والے والدین ہی ہیں
اور کوئی نہیں محبت جو ایک چیز ہے وہ اگر کہیں ہے تو والدین کو اولاد سے
ہے۔ ایک بات محبت کی ہو تو اسکو بیان کروں۔ ہزاروں باتوں کو یہاں
کیونکر لکھوں۔ تمہیں بالفعل اسکے عوض اُنکی اطاعت اور تعظیم کرنی چاہیئے۔
جب تمہارے والدین تمہیں کسی کام کے کرنے کے واسطے کہیں تو فوراً اٹھ کھڑے
ہو۔ اور اسکو پورا کرو دوبارہ کہنے کی نوبت ہی نہ آنے دو۔ سردی یا گرمی
یا برسات کا کبھی عذر نہ کرو۔ اگر وہ کسی بات سے ناراض ہوکر جھڑکیں یا گالیاں

وین یا ماریں تو بڑی خوشی کے ساتھ اُسکو برداشت کرو۔ اسی موقع پر غصہ
مین آکر مُنھہ سے کسی بات کے نکالنے کو بے ادبی اور گستاخی کہتے ہین والدین
کی طبیعت سے خوب آگاہی پیدا کرو جس بات یا کام سے وہ ناراض ہون اُسکا
خیال تک دل مین نہ آنے دو۔ بلکہ اطاعت تو اِسکا نام ہے کہ اگر وہ آنکھہ یا ہاتھہ
سے کسی کام کا اشارہ بھی کرین تو بڑی مستعدی سے اُسکی تعمیل کرو۔ کوئی حرکت
یا کوئی بات یا کوئی کام ایسا ہرگز ہرگز نہ کرو جس سے وہ تم سے آزردہ ہون
ہر وقت اُنکی رضاجوئی کے فکر مین رہو۔ جو لڑکے والدین کو ستاتے ہین یاد رکھو
وہ دنیا مین کبھی آرام نہین پاتے۔ یہہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی سے بدی
کرے تو اُسکو اِسی دنیا مین اُس بدی کا عوض بد اور اگر نیکی کرے تو اُس
نیکی کا بدلا نیک ملجاتا ہے۔ والدین جو اولاد کے ساتھہ بے حد نیکیان کرتے
ہین اُسکے عوض اگر اولاد اُنکو ستائے یا آزردہ کرے تو وہ اولاد کیونکر
دنیا مین آرام پاسکتی ہے۔ پس اگر خوشی اور آسودگی چاہتے ہو تو والدین
کی خوشنودی حاصل کرو۔ والدین کے علاوہ گھر مین جتنے تم سے بڑے ہون
اُن سب کی تعظیم اور اطاعت تم پر واجب ہے۔ یہہ ایسی خوبیان ہین کہ اِن
پر عمل کرنا ایکپیسہ خرچ نہین ہوتا۔ ذرا سی کوشش کے ساتھہ مفت حاصل ہوسکتی ہین

تم لوگ علم حاصل کرتے ہو۔ تم مین ایسے اوصاف حمیدہ ہونے چاہئین جو صاحب علم لوگون کو شایان ہین۔ تعلیم سے یہی غرض ہے کہ عادات اور اخلاق درست ہون۔ بدی یا بدعادتین پاس نہ آنے پاوین۔ جب تم خود کمانے کے لائق ہو تو پھر والدین کی خدمت کرو جس طرح تمہارے والدین نے تمہین بچپن مین ہر بات کا سُکھ دیا اُس سے بڑھکر تم اُنکو اُنکے بڑھاپے مین آرام دو۔ اور پھر بھی اُنکی ویسی ہی عزت کرو جیسی لڑکپن کے زمانہ مین کرتے رہے ہو۔ اگر تم والدین کی کما حقہٗ خدمت اور اطاعت کرو تو بھی اُنکی نیکیون اور سلوکون کا اتنا عوض نہین ہو سکتا جتنا کوئی ہزار روپیہ کے قرضخواہ کو پانچ روپیہ دیدے۔ پانچ کو ہزار سے کچھ نسبت نہین اسی طرح ہماری خدمت اور اطاعت اُنکی محبت کے آگے ہیچ ہے۔ والدین کے احسان بڑے بھاری احسان ہین جتنی خدمت و اطاعت کرو اُتنی ہی تھوڑی ہے۔

تعظیم مدرسین

لڑکون کا عموماً یہہ قاعدہ ہے کہ جب لوئر پرائمری کا پاس کرکے اپر پرائمری مین آتے ہین تو لوئر کے مدرسین کی کچھ پرواہ نہین کرتے اور مڈل مین آکے اپر پرائمری کے اُستادون کا کچھ لحاظ نہین کرتے۔ علیٰ ہذا القیاس جون جون ترقی پاکر اوپر کے

درجون میں پہنچتے ہین تون تون اپنے سابقہ ماسٹرون کو دل سے اتار دیتے جاتے ہین۔ اور جب انٹرنس پاس کرکے کالج مین جاتے ہین تو اُس وقت گویا آسمان پر چڑہ جاتے ہین۔ پھر مدرسین سابقہ کا اوّل تو نام بھی نہین لیتے اور اگر کسی موقع پر ذکر کرنا پڑے تو نہایت حقارت اور خفت کے ساتھہ انکا ذکر کرتے ہین۔ غرض تھوڑا بہت لحاظ اگر کرتے ہین تو اُن ہی مدرسون کا کرتے ہین جن سے بالفعل تعلق ہو۔ دوسرون سے ایسی طوطاچشمی کرتے ہین گویا شناسائی ہی نہین۔ اور اگر کوئی اُن پر اس سُقم کو دیکھکر اعتراض کرے تو بعض یہہ جواب دیتے ہین کہ ایک اُستاد ہو تو اُسکی تعظیم کرین۔ بیسیون اُستاد ہین کس کس کی تعظیم کرین۔ اور بعض یہہ جواب دیتے ہین کہ تعظیم کیسی مدرس لوگ سرکار سے تنخواہ پاتے ہین اور اُسکے عوض ہمین پڑہاتے ہین۔ غرض اسی قسم کی بیہودہ باتین کرتے ہین۔

اے عزیز و اب تم ماشاءاللہ جوان اور مضبوط ہوکر اس قسم کی باتین کرتے ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ تین یا چار بالشت کا تمہارا قد تھا۔ منہہ پر مکھیان بھنبھناتی تھین اور ناک بہتا تھا۔ ہوش اور طاقت کا یہہ حال تھا کہ ازار بند کھولنے کی طاقت نہ تھی اور نہ اُسکے باندھنے کی تمیز تھی۔ اُس زمانہ مین تمہاری

تعلیم ان ہی لوئر پرائمری کے مدرسین کے سپرد تھی جنکو اب تم بڑی حقارت
کی نگاہ سے دیکھتے ہو۔ اور یہہ مدرس لوگ خدا ترسی کی راہ سے اُس زمانہ
مین تم کو اپنے بچے کی طرح سمجھکر تمہارے بول و براز۔ گرمی سردی اور بھوک
پیاس کا اسطرح خیال رکھتے تھے کہ جیسے گھر کے اندر تمہاری مائین تمہارا خیال
رکھتی ہین۔ اور جب تمہاری چھٹی ہوتی تو یہی تمہارے مدرس بزرگانہ شفقت
کی راہ سے کسی بڑے لڑکے کو کہتے کہ تمہین اسکے گھر پہنچا جانا۔ اگر یہہ اکیلا
جائیگا تو اسکو کہین رستہ مین گائے بیل مار بیٹھے گا۔ اور پڑھانے کے وقت ایک
ایک لفظ کو تیس تیس بلکہ چالیس چالیس بار کہلاتے تب تمہارے منہہ سے کوئی
لفظ نکلتا۔ جن مدرسون کی تمہارے ساتھہ تعلیم و نگرانی کے معاملہ مین یہہ کیفیت ہو
اُنکے ساتھہ تمہارا یہہ سلوک کہ تم اُنکو حقارت سے دیکھو اور اُنکا نام خفت سے لو
اور اُنکو سلام تک نہ کرو۔ اگر تم خود مدرس ہوا اور پھر تمہارے ساتھہ تمہارے شاگردون
کی یہہ کیفیت ہو تو اُسوقت تمہین قدر معلوم ہو۔ اگر تم کسی بڑہئی کی دکان پر
جاؤ تو اُسکے اندر یا باہر لکڑی کے چھوٹے بڑے کندے پڑے ہوئے نظر آتے
ہین اُنکو دیکھکر طبیعت بڑی بیزار ہوتی ہے لیکن جب وہ اُنہی کندون کو چیر پھاڑکر
چوکیان میزین۔ پلنگ۔ صندوق۔ صندوقچے وغیرہ بناتا ہے تو ہر ایک آدمی

انکا گاہک ہوجاتا ہے اور بڑے شوق سے خرید کر کام مین لاتا ہے۔ اسی طرح
تمہارا حال ہے۔ جب تم مدرسہ مین داخل ہوتے ہو تو تمہارا حال بعینہ اُن کندون
کا سا ہوتا ہے جنکے دیکھنے کو کسی کا جی نہین چاہتا۔ یہہ مدرسین ہی کا کام ہے کہ
وہ تم کو اس لائق بنلاتے ہین کہ تمہارا ہر کوئی گاہک ہوجاتا ہے۔ خواہ تم علم و فضل
مین ارسطوئے زمان ہوجاؤ مگر جن سے ایک مرتبہ تم پڑھ چکے اُنکی شاگردی سے
کبھی انکار نہین کرسکتے۔ پس مدرسین سابق یا حال کی تعظیم و تکریم تم پر واجبات
سے ہے۔ سرکاری مدارس کے تمام مدرسین سرکار سے تنخواہین پاتے ہین وہ
خدا نخواستہ تمہارے محتاج و دست نگر نہین کہ تم اُنکو کچھ دو تو وہ اوقات بسر کرین
مدعا یہہ ہے کہ جب تم اُنکو دیکھو تو ادب سے سلام کرو۔ اگر وہ کسی کام کو کہین تو اُسکی
فوراً تعمیل کرو۔ اس تعمیل مین تمہاری اپنی بہتری ہے۔ مدرسین کی یہہ بڑی خواہش
ہوتی ہے کہ جسقدر نوشت و خواند کا کام وہ تم کو دین اُسکو کما حقہ تیار کرکے
لاؤ۔ اُس مین سرِمو فرق نہو۔ جب کہین اُنکا ذکر کرو تو ادب کے ساتھ اُنکا
نام لو۔ اگر وہ تم کو جھڑکین یا مارین تو اُسکی برداشت کرو۔ اپنے منہہ سے
کوئی لفظ بے ادبی یا گستاخی کا نہ نکالو۔ ایک مدرس کی دوسرے مدرس
کے پاس شکایت ہرگز نہ کرو۔ اگر کوئی مدرس تمہارے سامنے کسی اَور

مدرّس کی شکایت کرے تو اسکو سنکر خاموش ہو جاؤ۔ یہہ نہین کہ کچھہ اپنی طرف سے نمک مرچ لگا کر دوسرے مدرّس کے جا کان بھرو۔ تمہارے واسطے سب مدرّس واجب التعظیم ہین۔ تم ہر ایک کی تعظیم کرو۔ جو لڑکے مدرّسین کی تعظیم و تکریم کرتے ہین وہ شریف۔ خلیق۔ سعادتمند کہلاتے ہین اور جو نہین کرتے وہ نالایق۔ ناہموار۔ خردماغ۔ بےادب کہلاتے ہین۔ اگر تم غور کرکر دیکھو تو تعظیم و اطاعت کرنے مین تمہارا کچھہ بھی خرچ نہین ہوتا بلکہ لیٹے اخلاق و عادات سنورتے ہین۔ غرض مفت مین نیکنامی حاصل ہوتی ہے حکام سررشتہ تعلیم یعنے ڈائرکٹر صاحب بہادر و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و چیف محرر کی تعظیم و تکریم بھی تم پر فرض ہے۔ یہہ لوگ بھی تمہارے ایک قسم کے استاد ہین مگر اعلےٰ درجہ کے کیونکہ یہہ تمہارا اور تمہارے مدرّسین کا کام دیکھنے والے ہین۔ اگر اس مین کچھہ نقص ہو تو اسکی اصلاح کرتے ہین۔ اور اگر کام اطمینان کے لائق ہو تو اسکی داد دیتے ہین۔ جب یہہ لوگ تمہارے مدرسہ مین معائنہ کے واسطے تشریف لاوین تو سرو قد ہو کر انکی تعظیم کرو۔ اور جو سوال وہ کرین بڑے ادب کے ساتھہ اسکا جواب دو۔ اور جب انکا کہین ذکر آوے تو تعظیم کے ساتھہ انکے نام منہہ سے نکالو۔ اس جگہہ امیرزادون کا ذکر بھی ضروری

سے عہدہ داروں مثلاً ڈپٹیوں تحصیلداروں منصفوں اور رئیسوں کے
لڑکے جنکی بیجا ناز سے پرورش ہوئی ہے۔ وہ جب مدرسہ مین داخل ہوتے
ہین تو انکی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ اول تو وہ گھوڑے یا گاڑی پر سوار ہو کر
مدرسہ مین آتے ہین اور اگر پیدل آتے ہین تو بستہ جیسی ہلکی چیز خدمتگار سے
اٹھوا کر لاتے ہین اور جب جماعت مین آکر بیٹھتے ہین تو بڑے انداز کے ساتھ
بیٹھتے ہین۔ مدرس اور لڑکون کی طرف اس نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا ہمارے
ابا جان یا لالہ جی کی رعایا ہین۔ اگر مدرس سبق نہ یاد کرنے پر ذرا جھڑکے یا
مار بیٹھے تو اسقدر روئین اور چلائینگے کہ ہچکی بندھ جائیگی۔ اور استاد کی نسبت
گستاخانہ کلمات منہہ سے نکالین گے۔ گھر مین جا کر اتان باوا سے شکایت
کرینگے۔ والدہ انکی تو وہین مدرس کو ہزار ہزار گالیان دینے لگیگی اور والد
ماجد ناراض ہو کر بڑی لمبی چوڑی شکایت اس بیچارے مدرس کی ہیڈ ماسٹر
صاحب مدرسہ کے پاس لکھ بھیجین گے۔ ایسے لڑکے جماعت کی رونق ہوتے
ہین۔ پڑھنے لکھنے سے انکو کچھ سروکار نہین ہوتا۔ جو لڑکا مدرس کا کہنا نہ
مانیگا وہ کبھی ممکن نہین کہ پڑھنے مین کامیاب ہو۔ اور اگر مدرس کمرہ مین
عام طور پر (کسی سے مخاطب ہو کر نہین) کہے کہ تختہ بورڈ پونچھو یا نیچے بیچ

ہٹاؤ یا میز کو آگے کر دو یا چپڑاسی کو آواز دو تو مدرس کا یہہ کہنا سنکر اور سفید پوشون یا دوکانداروں کے لڑکے فوراً اُٹھہ کھڑے ہونگے اور اُس کام کی تعمیل کرینگے مگر یہہ امیرزادے مجال ہے کہ ہاتھہ پاؤن ہلائین یا کوئی کام کرین۔

اے امیرزادو! تم آنکھین کھولو اور ہوش مین آکر غور کرو کہ یہہ مدرسہ سرکاری ہے تمہارے گھر کا نہین ہے۔ مدرس لوگ سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔ تم اس مدرسہ کے محتاج ہو۔ تم گو امیر ہو مگر تمہارے والدین کو یہہ توفیق نہین کہ تمہین گھر پر پڑھوا کر کسی امتحان کی سند دلوا سکین۔ اگر عہدہ دار ہے تو تمہارا باپ ہے تم عہدہ دار نہین ہو۔ جیسے اور لڑکے ہین ویسے ہی تم ہو اگر تمہارے یہی لچھن رہے تو عہدہ داری کا تو کیا ذکر ہے تم کو کوئی محرری یا کلرکی بھی نہین دیگا۔ اور اگر اُستادون کا کہنا مانوگے اور محنت سے پڑھکر بڑے بڑے امتحان پاس کروگے تو پھر ممکن ہے کہ شاید باپ سے بھی بڑھ جاؤ۔ مدرسین کو ہرگز تمہارے ساتھہ یا تمہارے والدین کے ساتھہ عداوت نہین ہے۔ وہ اگر تم کو جھڑکتے یا مارتے ہین تو پڑھنے لکھنے کے معاملہ مین۔ یہہ تمہاری عین خیرخواہی اور خیراندیشی ہے۔ مدرسین کی شکایت کرنا داخل بےادبی اور گستاخی ہے۔ تم امیرزادے ہو تمہین یہہ

چاہئیے کہ اَور ون سے بڑھکر اُستادون کی اطاعت و فرمانبرداری کرو تاکہ ہر ایک آدمی کہے کہ یہہ لوگ اگر ادب۔ قاعدہ اور سلیقہ نہ جانین تو پھر اور کون جانے۔ دیکھو باپ انکے کیسے لایق ہین بیٹے اگر ایسے سعید و خلیق اور مؤدب ہین تو کیا تعجب ہے۔ اور اگر تمہارے عادات و اخلاق اچھے نہ ہون تو پھر لوگ یہہ کہتے ہین کہ یہہ لوگ نازپروردہ ہین۔ ادب و قاعدہ کیا جانین ۔ جب تک والدین زندہ ہین مزے کر لین اسکے بعد خیر صلاح ہے۔ سواری پر مدرسہ مین آنا اچھا نہین۔ مدرسہ مین ہمیشہ پیادہ پا آنا چاہئیے۔ اور بستہ خود اُٹھا کر لانا چاہئیے۔ انگلستان مین بڑے بڑے لارڈون کے لڑکے پیادہ پا خود بستے اُٹھا کر مدرسون مین جاتے ہین۔ سواری وہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ جو اپنی قوت بازو سے پیدا کیجاوے۔ یہہ سواری جسپر تم سوار ہوکر تے ہو یہہ تمہاری نہین ہے تمہارے باپ کی ہے۔ تم خود ایسی لیاقت پیدا کرو کہ بگیان اور گھوڑے بہم پہنچا سکو۔ فارسی مین ایک شعر ہے ؎

آدمی را آدمیت لازم ست ٭ عود را گر بو نباشد ہیزم ست

تمہین چاہئیے کہ آدمیت سیکھو یعنے عادات و اخلاق سنوارو۔ عود کو معمولی لکڑی پر اسواسطے ترجیح ہے کہ اُسمین خوشبو ہے۔ اِسی طرح تم کو عوام پر تبہی ترجیح

ہوسکتی ہے کہ آدمیت ہو ورنہ کوئی ترجیح نہین۔

تعصبِ مذہبی

جاڑون کے موسم مین جب ہر ایک مدرسہ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک کھلا رہتا ہے تو میوہ فروش میوہ بیچنے کے واسطے مدرسہ یا کالج کے احاطہ مین آجاتے ہین لڑکونکو اُنکے آنے کا وقت پہلے سے معلوم ہوتا ہے باہر نکل آتے ہین اور حسب پسند کوئی تو رنگترے لیتا ہے۔ کوئی سیب خریدتا ہے۔ کوئی انگورون کی ڈبیا لیتا ہو کوئی انار لیتا ہے۔ کوئی کشمش اور بادام لیتا ہے۔ جب خرید لیتے ہین تو پھر وہین کھڑے ہوئے یا دو چار قدم ادہر اُدہر ہو کر مزہ سے کہاتے اور ایک دوسرے سے باتین کرتے جاتے ہین۔ اُسوقت کبھی یہہ بات دیکھنے مین نہین آئی کہ انار والا رنگترے والے سے یہہ کہے کہ بھئی تم نے انار کیون نہین لئے۔ یا انگورون والا کشمش والے سے یون کہے کہ تم نے انگور کیون نہین لئے۔ بالفرض اگر کوئی پوچھے بھی تو اُنکو دوسرا یہہ جواب دیدیتا ہے کہ مجھے یہی میوہ پسند ہے۔ بس دونون چُپ ہو جاتے ہین۔ واقع مین اگر غور سے دیکھا جاوے تو جسکو مثلاً انار پسند ہو وہ رنگترے والے کو انار پسند کرنے پر کیونکر مجبور کر سکتا ہے۔

اپنی اپنی مرضی اور اپنی اپنی پسند الگ الگ ہے۔ ایک انگور کہا کر خوش ہوتا
ہے۔ دوسرا نگترے کو بڑی نعمت سمجھتا ہے تیسرا انار کے سوا بر اور میوہ کو
نہین جانتا۔ چوتھے کے نزدیک اگر کوئی میوہ کھانے کے قابل ہے تو کشمش
ہے۔

اے عزیزو! اگر تم لوگ ذرا غور کرکے دیکھو تو بعینہ اسی طرح مذہبون کا معاملہ
ہے۔ کسی نے ہندو دھرم کو پسند کیا ہوا ہے اور کسی نے مذہب اسلام کو اور
علےٰ ہذا القیاس کسی نے دین عیسوی کو۔ عین یقین و اطمینان کے ساتھ
ایک ہندو وید کو پاک اور سچا سمجھتا ہے اور اسکی پیروی کو مکتی کا ذریعہ جانتا
ہے اسی طرح ایک مسلمان قرآن مجید کو متبرک اور خدا کا کلام جانتا اور اسکی
پیروی کو باعث نجات تصور کرتا ہے۔ اور ان دونون گروہون کی مانند
ایک عیسائی انجیل کو مقدس خیال کرتا اور اُسپر عمل کرنے کو اپنی نجات مانتا ہے۔
اے عزیزو! اگر تم ہندو ہو تو تمہین تمہارا دھرم۔ اور اگر تم مسلمان ہو تو
تمہین تمہارا مذہب۔ اور اگر تم عیسائی ہو تو تم کو تمہارا دین مبارک ہو۔
باغ دنیا مین تمام مختلف مذاہب کو پھلدار درختون کی طرح سمجھو جس طرح نگترہ
کے پسند کرنے والا انار کے پسند کرنے والے کو اس وجہ سے کہ اُستے انار

پسند کیا ہے برا نہین سمجھتا اسی طرح بعینہ تم غیر مذہب والے کو برا نہ سمجھو۔
غیر مذہب والے کو اُسکے مذہب کے باعث برا سمجھکر ایذا یا تکلیف پہنچانے کو
مذہبی تعصب کہتے ہین۔ اگر تم دوسرے مذہب والے کو برا سمجھوگے تو وہ تمہین
برا سمجھیگا۔ جب برا سمجھوگے تو گاہ بگاہ منہہ سے برے کلمے نکلین گے۔ پھر آپس مین
عداوت ہو جائیگی۔ عداوت کا نتیجہ دنگا فساد ہوا کرتا ہے۔ سو یہی آجکل ہندوؤن
اور مسلمانون کے درمیان ہو رہا ہے۔ آج لاہور مین فساد ہے کل دہلی مین
ہے۔ پرسون ہوشیار پور مین۔ حاصل یہہ کہ اول تو طرفین کے سر پھوٹتے ہین
اور جب سرکار کی طرف سے تحقیق و تفتیش ہوتی ہے تو ہر دو گروہون کے
آدمی قید ہوتے ہین۔ فریقین کی بیویون بچون پر مفت مین تباہی آتی ہے
ہر ایک سمجھدار اور بے تعصب ہندو یا مسلمان اس کارروائی کو ناپسند کرتا ہے
ایذا رسانی یعنی دل دُکھانا دنیا مین ایک عظیم گناہ ہے اس سے بڑھکر اور کوئی
گناہ نہین۔ ایذا رسانی کسی مذہب مین درست نہین۔ جس طرح تم دنیاوی
اور علمی معاملات مین وسیع اور عالی خیالات رکھتے ہو اُسی طرح مذہبی خیالات
کو بھی ذرا عالی اور وسیع کرو۔ اور تعصب مذہبی کو جو بہت ناقص اور بُری
چیز ہے چھوڑ دو۔ ہندو مسلمان اور عیسائی سب محبت اور پیار سے رہو

صلح اور آشتی مین جو لطف ہے وہ لڑائی جھگڑے مین ہرگز نہین۔ ساری دنیا کو ایک گھر سمجھو اور جتنے آدمی اُس مین آباد ہین اُن سب کو ایک کُنبہ تصوّر کرو۔ اور خدا کو جو ہندوؤن مسلمانون اور عیسائیون وغیرہ وغیرہ سب کا یکسان مالک اور خالق ہے باپ خیال کرکے آپس مین یکجہتی اور اتحاد سے رہو۔ شکل وصورت مین سب آدمی یکسان ہین سب کے ہاتھ پاؤن۔ آنکھین۔ کان۔ ناک ایک جیسے ہین۔ اگر فرق ہے تو یہ ہے کہ ایک وید کو مانتا ہے دوسرا قرآن کو تیسرا انجیل کو چوتھا توریت کو پانچوان کسی اَور کو اور چھٹا کسی اَور کو۔ سو اس سے کیا مطلب۔

گفتگو

بولنے کو تو درند پرند چرند سب بولتے ہین مگر اُنکے بولنے کو آوازین یا بولیان کہتے ہین گفتگو نہین کہتے۔ گفتگو خداوند کریم نے انسان ہی کو عطا کی ہے ایک کچھ بات کرتا ہے دوسرا اُسکو سُنتا ہے۔ ایک کچھ پوچھتا ہے دوسرا اُسکا جواب دیتا ہے۔ ہر ایک انسان کا بالعموم اور پڑھے لکھے کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ اِس عطیۂ ایزدی کو احسن طور پر کام مین لاوے اور راہی کو اِس

خوبی سے ادا کرے کہ سننے والے کا دل باغ باغ ہو جاوے۔ باتون کو
پتھرون کی طرح نہین پھینکنا چاہیئے۔ ہر ایک بات کو مناسب الفاظ مین
اور مناسب محل پر کہنا چاہیئے۔ اگر کسی کا کوئی کام پورا نہین کرسکتے تو
اسکو دو قسم کا رنج نہ دو۔ ایک انکار کا اور دوم درشت الفاظ کا۔ بلکہ انکار کو
بھی اس خوبصورتی سے ادا کرو کہ سننے والے کے دل پر صدمہ نہو۔ مثلاً
جب تم پرائے شہر مین کسی سے ریلوے سٹیشن کا رستہ پوچھو۔ اور تم کو
جواب دینے والا جھنجلا کر یہہ جواب دے کہ مجھے کیا معلوم تو تمہین کس قدر
رنج ہوگا۔ اور اگر وہ یہہ جواب نرمی سے دے کہ بھائی مجھے معلوم نہین تم کسی
اور سے دریافت کرلو۔ تو تمہارے دل کو ذرا ملال نہوگا۔

مجھے اس موقع پر ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بادشاہ نے رات کو خواب
مین دیکھا کہ اُسکے سارے دانت گر گئے ہین۔ جب صبح ہوئی تو اُسنے ایک
مشیر سے اُسکی تعبیر پوچھی۔ یہہ مشیر تھا تو سب طرح سے لائق مگر گفتگو کا سلیقہ
اسکو نہ تھا۔ جواب دیا کہ جہان پناہ یہہ خواب بہت نحس ہے۔ تعبیر اسکی یہہ ہے
کہ حضور کے سارے عزیز و اقارب حضور کے سامنے مرینگے۔ بادشاہ یہہ
تعبیر سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا اور حکم دیا کہ اسکو ابھی ہمارے سامنے قتل کرڈالو

حکم ہوتے ہی جلاد نے اُسکو دم بھر مین تہ تیغ کیا۔ دوسرے مشیر سے جب
اِسکی تعبیر پوچھی تو اُس نے جواب دیا کہ قبلہ عالم یہہ خواب بہت مبارک ہے
یہہ حضور کی طوالت عمر پر دلالت کرتا ہے جتنے حضور کے عزیز و اقارب ہین
اُن تمام سے حضور کی عمر زیادہ ہوگی۔ اب دیکھیے کہ نتیجہ ہر دو تعبیرون کا ایک
ہی ہے۔ مگر ایک کے ادا کرنے مین درشتی ہے اور دوسرے مین نرمی۔
اِس سے میرا یہہ مطلب نہین کہ طلبا خواہ مخواہ نمک مرچ لگا کر کچھہ کا کچھہ
بنا دین۔ بلکہ یہہ مدعا ہے کہ گفتگو کا سلیقہ بھی حاصل کرنا ضروریات سے ہے۔

جھوٹ بولنا

اِس مین شک نہین کہ لڑکون سے بباعث خوردسالی اور ناعاقبت اندیشی
اور تیزی طبیعت کے قصور ہو جاتے ہین۔ لڑکون پر کیا موقوف ہے بڑے
بھی سہو و خطا سے بچ نہین سکتے مگر کسی خطا یا قصور کے چھپانے کے واسطے
جھوٹھہ بولنا بہت ہی بُرا ہے۔ اِس مین یہہ کتنی بڑی قباحت ہے کہ ایک
خطا کے دو خطا ہو جاتے ہین یعنے ایک تو وہ خطا جو ہو چکا۔ دوم اُسکے چھپانے
کے واسطے جھوٹھہ بولنا۔ جو لڑکا کوئی قصور کرتا ہے وہ یہہ چاہتا ہے کہ کوئی

ایسی تدبیر نکلے کہ والدین کو یا مدرس کو یہہ نہ پتہ لگنے پاوے کہ مجھ سے قصور
ہوا ہے۔ اگر وہ خود اُس [illegible]
سکتا تو کسی [illegible]
ہین اب کیا کرون۔ تو دوسرا لڑکا فوراً اُسکو یہہ جواب دیتا ہے کہ بات بنا
کیا ہے۔ کہدینا کہ مین نے نہین کیا یا فلانا بہانہ کر دینا۔ غلطیا مین جھوٹھ کا
دوسرا نام بہانہ ہے۔

اے عزیزو! اگر تم سے کوئی قصور ہو جائے تو بہانہ کرتے یا جھوٹھ بولنے
سے تمہارا یہہ مدعا ہوتا ہے کہ اول تو کسی طرح والدین یا مدرس کو یہہ معلوم
ہی نہو کہ تم نے کیا ہے۔ اور دوم یہہ کہ اگر انکو معلوم ہو جائے تو اُنکی مار اور خفگی
سے بچ جائین۔ مدرسہ مین یہہ کوشش کرنا کہ کسی طرح خطا چھپ جائے بڑی حماقت
کی بات ہے کیونکہ ایک تم یہہ چاہتے ہو کہ بات چھپ جائے مگر باقی کے بیسیون لڑکے
مین وہ فوراً بتا دیتے ہین کہ اُس نے فلان خطا کیا ہے۔ اور گھر مین بھی یہہ
کوشش کرنا کہ خطا ظاہر نہو محض بے سود ہے کیونکہ چھوٹے چھوٹے بچون کا
(جیسے تمہارے بہن بھائی ہین) یہہ خاصہ ہوتا ہے کہ جو بات کانون سے سُنتے
یا آنکھون سے دیکھتے ہین اُسکو ہو بہو بیان کر دیتے ہین۔ جھوٹھ بولنا یا جھوٹی

بات بنانا جانتے ہی نہیں - یہہ خوبی پانچ چھہ یا حد سات سال کے بچون مین ہوتی ہے - اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فطرت مین جھوٹھ بولنا ہرگز نہین ہے وہ محض سزا یا ملامت سے بچنے - اسکا یہہ علاج ہے کہ والدین یا مدرس سے صاف صاف کہدو کہ مجھ سے فلان قصور نادانستہ ہوگیا ہے معاف فرمادین آئندہ ایسا نہین ہوگا - یہہ اتنا کلمہ غصہ کی آگ کے واسطے پانی کا کام دیتا ہے - والدین یا مدرس لوگ ایسے بچے اور کھرے جواب کو سُن کر نہ کبھی مارنے کو ہاتھ اُٹھاتے ہین اور نہ ملامت کرنے کو لب ہلاتے ہین - مگر تم کو یہہ چاہیے کہ حتی الامکان کوئی غلطی ہی ان سے نہ ہونے دو - اگر بھولے چوکے سے ہوجائے تو خیر مجبوری ہے - جنکو اس طرح سے جھوٹھ بولنے کی عادت پڑجاتی ہے وہ بڑے ہوکر بہت ذلیل ہوتے ہین - ایک تو یہہ خرابی کہ سچے اور کھرے لوگون کی نظرون مین حقیر ہو جاتے ہین - دوسرے یہہ کہ جھوٹے کی بات کا کوئی اعتبار نہین کرتا اگر وہ سچ بھی کہے تو جھوٹھ سمجھا جاتا ہے - راستی وہ عمدہ چیز ہے کہ اسکی کچھ تعریف نہین ہوسکتی - آجکل بعض بعض شہرون مین سچی دوکانین نکلی ہین اُن پر جاکر دیکھو گاہکون کی بھیڑ لگی رہتی ہے وہ کیا بات ہے جو لوگون کو دور دور سے کھینچ لاتی ہے وہ راستی ہے ورنہ تمہین تاریخ کے پڑھنے

سے معلوم ہوگا کہ دنیا مین بڑے بزرگ اور واجب التعظیم آدمی بھی گذرے ہین کہ جنہون نے جانین گنوا دینا گوارا کیا مگر اپنی زبان کو جھوٹ سے آلودہ نہ کیا۔ سچ بولنا اول تو بجاے خود ایک خوبی۔ دوم لوگون کا اُسپر اعتبار سوم بے فکری۔ چہارم نفع۔ جھوٹ اول بجاے خود ایک عیب۔ دوم بے اعتباری سوم اضطراب۔ چہارم نقصان۔ وعدہ کا وفا نہ کرنا بھی جھوٹ بولنے مین داخل ہے۔ جب تم کسی سے کسی کام کا وعدہ کرو تو اُسکو ضرور پورا کرو۔ وعدہ کا وفا تم لوگون سے اسواسطے نہین ہوسکتا کہ بلا سوچے سمجھے وعدہ کر دیتے ہو۔ اگر سوچ سمجھکر وعدہ کرو تو بیشک پورا بھی ہو جائے۔ اگر تمہین اُسکے پورا کرنے مین ذرا بھی تامل ہو تو ہرگز وعدہ ہی نہ کرو۔ کیونکہ وعدہ کرکے وفا نکرنے سے تو یہہ بہتر ہے کہ سرے سے وعدہ ہی نہ کیا جائے۔ لڑکے آپس مین قرض لیتے اور دیتے ہین۔ قرض کا وقت مقررہ پر ادا نہ کرنا بھی جھوٹ بولنے مین داخل ہے۔ اگر تم کسی سے قرض لو اور یہہ خیال کرو کہ دو دن مین ادا کرسکوگے تو قرضخواہ سے بجاے دو دن کے تین بلکہ چار دن کی مہلت مانگو اور پھر وقت مقررہ پر ضرور ادا کرو۔ جو ادا نہین کرتا اول تو اُسکو قرضخواہ سے شرمندہ اور دق ہونا پڑتا ہے۔ دوم اُسکو آیندہ قرض ملنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ قرض کے ادا کرنے مین

کبھی سستی نہین کرنی چاہیئے۔ قرض ایسی بُری چیز ہے کہ اس سے دلون مین فرق آجاتا ہے۔ بھائی بھائی سے اور دوست دوست سے بیزار ہو جاتا ہے۔ عربی مین ایک مثل ہے جسکے یہ معنے ہین کہ قرض محبت کی مقراض ہے یعنے محبت کو قطع کر دیتا ہے۔

چوری کرنا

بعض شریر لڑکون کو یہ بدعادت ہوتی ہے کہ مدرسے اور دن کی چیزین مثلاً کتاب۔ چاقو۔ قلم۔ دوات۔ سلیٹ۔ پنسل۔ جوتا وغیرہ چورا کر گھر لیجاتے ہین اور جب کبھی ان چیزون مین سے کسی کی انکو خود ضرورت ہوتی ہے تو اُسے مدرسہ مین اپنے استعمال کے واسطے لاتے ہین جس وقت وہ چیز اصل مالک یا کسی واقف حال لڑکے کی نظر پڑجاتی ہے تو چور لانے والا فوراً پکڑا جاتا ہے۔ اُس وقت اُسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر بعض چالاک لڑکے کئی طرح کی باتین بناتے ہین مگر جھوٹی بات پیش نہین جاتی۔

اور بعض ایسے موقع پر چپ ہو جاتے ہین اُن سے کوئی بات بن نہین آتی

پہلی قسم کے لڑکے تو چور اور حقیر کہلاتے ہین اور دوسری قسم کے نرے چور
بعض ایسے ہوشیار اور چالاک ہوتے ہین کہ وہ مدرسہ مین کوئی چوری کی چیز
لاتے ہی نہین۔ انکی چوری یون ظاہر ہوتی ہے کہ اتفاق سے کوئی لڑکا
انکا ساتھی انکے گھر جا نکلتا ہے اور اسکو کوئی نہ کوئی چیز انکے گھر مین ادھر
ادھر پڑی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ مدرسہ مین آکر بے تامل اپنے ساتھیون
اور مدرسین سے کہدیتا ہے کہ مین نے فلان چیز جو فلان لڑکے کی چوری
ہوگئی تھی فلانے کے گھر دیکھی ہے۔ غرض جسکو یہہ بدعادت ہو وہ ہزار
جتن کرے تاہم عیب ظاہر ہوجاتا ہے۔ یہہ کبھی ممکن نہین کہ پوشیدہ رہے
جس لڑکے کا یہہ عیب ظاہر ہوجاتا ہے اسکو باقی لڑکے بہت حقیر جاننے
لگتے ہین اور حتی الامکان اپنی ہر ایک چیز اس سے بچاتے ہین۔ اور جس
وقت کوئی چیز گم ہو فوراً کہدیتے ہین کہ ہمارا فلانے پر شبہ ہے۔

اے عزیزو! چوری کرنا انگریزی قانون کے رو سے جرم ہے۔ اگر تمہاری
مدرس تمہین چوری کی چیز سمیت عدالت مین بھیجدین تو تم فوراً قید ہوجاؤ۔
جو چور جیلخانون مین قید مین وہ بھی بچپن مین تمہاری طرح چھوٹی چھوٹی چیزین
چرایا کرتے تھے۔ جب مشاق ہوگئے تو پھر سیکڑون۔ ہزارون روپیہ کی چوری

کرنے لگے۔ نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ انکی عمر کا بہت بڑا حصہ جیلخانون مین گذرجاتا ہے۔ چور کا کوئی اعتبار نہین کرتا نہ کوئی پاس بیٹھنے دیتا ہے۔ یہہ بہت بری اور خطرناک عادت ہے اسکو چھوڑ دو۔ اگر کسی کی کوئی چیز مدرسہ مین رہجائے اور تم کو اتفاق سے ملے تو اُسے چپڑاسی مدرسہ کے حوالے کردو اور دوسرے دن دریافت کرکے اصل مالک کو بلوا دو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھٹی کے وقت جلدی مین ایک کی چیز دوسرے کے بستہ مین بندھکر چلی جاتی ہے۔ بعض نادانی سے یہہ سمجھ لیتے ہین کہ اگر ہم اس چیز کو مدرسہ مین لے گئے تو ہمین چوری کی تہمت لگیگی یہہ بڑی غلطی ہے۔ دوسرے روز جماعت مین آکر کہدو کہ یہہ چیز کل بھولے سے جلدی مین میرے بستہ مین بندھکر چلی گئی تھی جسکی ہے وہ لے لے۔ اسکو کوئی چوری نہین کہتا۔ بلکہ یہہ تو عین ایمانداری ہے۔ تم اپنے اوپر قیاس کرلو کہ اگر تمہارا روپیہ گر پڑے تو تمہین کس قدر رنج ہوتا ہے۔ اسوقت تمہارا دل یہہ چاہتا ہے کہ جسکو ملا ہو وہ تم کو ڈھونڈھکر تمہارا روپیہ تمہین دیدے۔ اسی طرح ہر ایک چاہتا ہے کہ میری گمشدہ چیز مجھے مل جائے۔ بعض لڑکون کا یہہ قاعدہ ہوتا ہے کہ جہان کسی کھیت کے پاس سے نکلے تو گاجر۔ مولی۔ تربوز۔ خربزہ یا گنّا

توڑکر چوسنے لگے یا لیکر چلدیئے۔ اگر مالک دیکھ لے تو خوب طرح پٹتے اور
گالیاں کھاتے ہین۔ اور اگر مالک کو کسی طرح خبر نہو تو اپنی حرکت کو بڑی
ہوشیاری اور چالاکی کے پیرایہ مین بیان کرتے ہین۔ اپنے گھر سے بغیر
اجازت و اطلاع والدین روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز لے جانا بھی چوری مین
داخل ہے۔ دراصل چوری کی عادت ہی اسی طرح پڑتی ہے۔ جس طرح سے تم
گھر کی چیز کو باہر لیجاکر ضائع کر دیتے ہین اسی طرح غیر کی چیز کو اٹھا لیتے ہین
جو چیز دوسرے کی ملک مین ہو خواہ والدین یا اور کوئی قریبی رشتہ دار کیون
نہو اُسے بلا اجازت مالک کے ہرگز چھونا بھی نہ چاہئے بے اجازت لینا
بڑھتے بڑھتے چوری بن جاتا ہے۔ چوری ہر مذہب کے روسے گناہ اور
قانون کے روسے جرم اور دنیا کے روسے بدنامی و ذلت وخواری کا
باعث ہے۔ جس گھر مین کسی لڑکے کو چوری کی عادت ہو اسکی سب برادری
مین سارا گھر کا گھر بدنام ہوجاتا ہے۔

فرائض آسودہ طلباء

اے عزیزو! تم خداوندکریم کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاؤ کہ جس نے تمہین کھانیکو

اچھی غذا۔ پہننے کو عمدہ لباس۔ رہنے کو خوبصورت مکان اور خرچ کرنے کو وافر روپیہ پیسہ رکھتا ہے۔ یہہ باتین ہر ایک کو نصیب نہین ہین تمہارے ۔۔۔ بلکہ تمہاری جماعت مین بعض ایسے لڑکے بھی ہین کہ جنکو اپنے والدین کی مفلسی کے باعث فیس دینا یا کتاب وغیرہ خریدنا یا جاڑون مین گرم کپڑا بنانا نہایت دشوار ہے۔ بیچارے فیس دیتے ہین مگر بڑی دقت سے کتاب خریدتے ہین مگر بڑی مشکل سے۔ گرم کپڑا بناتے ہین مگر بڑی مشقت سے۔ ایسے لڑکون کی امداد تم پر فرض ہے۔ جب کبھی انکو کچھہ نقد یا کوئی کپڑا دو تو اس طرح سے دو کہ کسی کو خبر نہو۔ اگر وہ لوگ تمہارے سلوک کو کہین شکر گذاری کے ساتھہ بیان کرین تو بیشک کرین۔ اور اگر نہ بیان کرین تو بھی کچھہ پرواہ نہ کرو کیونکہ تم نے یہہ سلوک اپنے خدا کے خوش کرنے کے واسطے کیا تھا نہ اس واسطے کہ زید و بکر تمہارا احسان مانین تمہین اس نیکی کے عوض خدا وند کریم خود نیک بدلا دیگا۔ نیکی کبھی ضائع نہین ہوتی۔ اسکی ایک نقل درج ذیل ہے اُسکو غور سے پڑھو۔

نقل

ایک روز ایک میم صاحبہ گاڑی پر سوار ہو کر کہین جا رہی تھین۔ انکو سڑک

پر ایک لڑکا نظر پڑا جو بیچارہ پیدل جا رہا تھا اور تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے کوچوان سے کہا کہ اسکو گاڑی پر بٹھا لو میں کرایہ دیدونگی۔ جب گاڑی شہر میں پہنچی تو اس بھولے بھالے لڑکے نے شکریہ ادا کر کے رخصت لی اور کسی قریب کے بندرگاہ پر اس طرح چلا گیا۔ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ وہ ان آدمیوں کا کام کرتا۔ بیس سال کے بعد اسی سڑک پر ایک بحری کپتان گاڑی پر سوار چلا جاتا تھا اسنے دیکھا کہ ایک ضعیف العمر عورت پیادہ پا تھکی ہوئی چلی جاتی ہے۔ اس نے کوچوان سے کہا کہ گاڑی ٹھہرا کر اس ضعیفہ کو بٹھا لو اسکا کرایہ میں دونگا۔ جب انہوں نے پاس کی چوکی پر پہنچکر گھوڑے بدلے تو اس ضعیفہ نے کپتان کا شکریہ ادا کر کے یوں کہا کہ ایسے مجھے کرایہ دینے کی توفیق نہیں۔ کپتان نے اسے جواب دیا کہ مجھے تمہاری سی بوڑھی عورتوں کو پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھ کر ترس آتا ہے۔ اور اپنا حال یوں بیان کیا کہ اس بات کو ۲۰ سال گذرے ہیں میں اس وقت لڑکا تھا اور غریبی کی حالت تھی۔ مجھے یاد ہے کہ عین اسی جگہ کے قریب میں سڑک پر چلا جاتا تھا تو ایک نیک دل میم صاحبہ نے اپنی گرہ سے کرایہ دیکر مجھے گاڑی میں بٹھا لیا تھا۔ جس وقت اس ضعیفہ نے یہ بات سنی تو آہ سرد بھر کر کہا کہ میں

وہی میم ہون۔ اُنہی ایام سے میرا حال دگرگون ہے۔ کپتان نے کہا کہ خیر
مین نے بہت سا روپیہ کمایا ہے اور اب مین اس واسطے آیا ہون کہ
گھر مین بیٹھکر آرام سے زندگی بسر کرون جبتک تم زندہ ہو ۲ پونڈ
سالانہ مجھہ سے لئے جاؤ۔ وہ ضعیفہ رودی اور بکمال شکرگذاری کے ساتھہ
اُس کے عطیہ کو قبول کیا۔
اس میم صاحبہ کی نیکی ضائع نہ ہوئی۔ ۲۰ سال کے بعد اُسی لڑکے سے اُس کو
خدا نے نیک عوض دلوایا

فرائض بزرگان

اے عزیزو! ہمیشہ ... پہلے زمانہ مین جو حرکات تم سے ہوتی ہین انکا
تمہارے والدین یا ... کچھہ خیال نہین کرتے۔ بڑی خوشی کے ساتھہ یہ
کہکر ٹہلا دیتے ہین کہ ابھی ... نادان ہے ... بھلائی برائی کی تمیز نہین۔ مگر
وہ زمانہ گیا اب تم عنایت الٰہی سے ہوشمند ہو۔ بڑی بڑی جماعتون مین بیٹھتے
ہو۔ بڑے بڑے نادر مضامین تمہاری نظر سے گذرتے ہین۔ اب تم ایسی
عادات و اخلاق پیدا کرو کہ تم سے تمہارے والدین یا مدرسین یا ہم جماعت

اور نیز ہم مکتب طلبا آزردہ نہون۔

ان باتون کے واسطے اُستادون کی نصیحت پر توجہ رکھو۔

اوّل۔ اپنے منہہ سے گالی گلوچ کبھی نہ نکالو۔ گھر مین اگر تمہارے چھوٹے بہن بھائی تمہین دق کرین یا کوئی چیز تمہاری بگاڑین تو غصّہ مین آکر انکو نہ فحش گالی مت دو کیونکہ فحش گالیان دینا کمینہ لوگون کا کام ہے۔ علم پڑھنے والے کو اپنی زبان ایسے ناپاک و ناشائستہ الفاظ سے کبھی آلودہ نہ کرنی چاہیئے۔ جو لڑکے اورون کو گالیان دیتے ہین انکو اپنی نسبت گالیان سُننی پڑتی ہین۔ اور جو نیک لڑکے گالیون کو بُرا سمجھکر منہہ سے نہین نکالتے انکو ہرگز کوئی گالی نہین دیتا۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اگر آپس مین گالیان بکین تو انکو جھڑک کر روکو۔ اگر وہ پھر بھی باز نہ آئین تو انکو انکے مدرّس کے روبرو پیش کرو۔ یہہ نہین کہ تم خود انکو سزا دو۔ یہہ تمہارا منصب نہین ہے۔ تمہارا یہی فرض ہے کہ انکو جھڑک کر منع کرو۔ بس اور کچھ نہین۔

دوم۔ مدرسہ مین جو چیزین سرکار کی طرف سے تمہارے استعمال کے واسطے موجود ہین انکو ایسی احتیاط سے برتو کہ جیسے تم اپنے گھر کی چیزون کو برتتے ہو۔ فرش۔ بنچین۔ تختۂ بورڈ۔ ڈسک۔ نقشے۔ پانی پینے کے

برتن وغیرہ سب تمہاری خاطر ہین۔ کبھی کوئی صاحب ضلع یا صاحب ڈائرکٹر
یا صاحب انسپکٹر بہادر یان چیزون کو کام مین نہین لاتے محض تمہارے
واسطے بنوائی گئی ہین۔ جب تمہارے واسطے ہین تو انکو خراب کرنا بڑی
بیوقوفی ہے طلبا جسقدر بے احتیاطی سے نقشون کو استعمال کرتے ہین اُتنا
کسی اَور چیز کو نہین کرتے۔ ناخن چبھو چبھو کر شہرون پہاڑون دریاؤن
وغیرہ کے نام اُڑا دیتے ہین نیچے سے کپڑا نکل آتا ہے۔ اسکے واسطے یہ مناسب
ہے کہ ردی کاغذ کی ایک چھوٹی سی بتی بناؤ اور اُسکو بجائے ناخن کے
نقشہ پر رکھکر جو جو کچھہ دیکھنا ہو دیکھو۔

سوم۔ اپنی جماعت یا اپنی عمر کے لڑکون سے میل جول رکھو۔ چھوٹے
لڑکون سے زیادہ بات چیت کرنے سے رُعب جاتا رہتا ہے۔ تم چھوٹے
لڑکون کے واسطے بمنزلہ اُستادون کے ہو۔ اگر تم اُنکے ساتھہ میل جول
رکھوگے تو پھر وہ تم سے ہرگز نہین ڈرینگے اور نہ تمہارے کہنے پر پھر
شرارت سے باز آئینگے۔ جب کبھی کوئی مدرس بیمار یا غیر حاضر ہوتا ہے
تو ہیڈ ماسٹر لوگ بڑی جماعت کے کسی لڑکے کو اُنکی جگہہ کام کرنے کے
واسطے بھیجتے ہین۔ پس ایسا نیک وعمدہ رویہ اختیار کرو کہ جیسا ایک مدرس

کو زیبا ہے۔

متفرق چھوٹی چھوٹی باتین

(۱) حکام یورپین مثلاً عالیجناب معلی القاب صاحب گورنر جنرل بہادر عالیجناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر۔ جناب صاحب کمشنر بہادر۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر۔ جناب اسسٹنٹ کمشنر بہادر۔ جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس۔ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس۔ صاحب سول سرجن بہادر اور دیگر حکام یورپین جن کے عہدے بباعث طوالت یہان نہین لکھے جاسکتے۔ حکام ہندوستانی و دیگر معزز عہدہ داران مثلاً صاحب سب آرڈینٹ جج بہادر۔ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بہادر۔ تحصیلدار صاحب۔ منصف صاحب۔ نائب تحصیلدار صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ اسکے علاوہ اَور لوگ جو معزز رتبون پر ہین۔ اُنکو جب کبھی سڑک پر یا بازار وغیرہ مین دیکھو تو ضرور سلام کیا کرو۔ اگر سلام کا جواب نہ ملے یعنے سلام قبول نہ ہو تو اس بات کا کچھ خیال مت کرو۔ تم نے اپنا فرض ادا کردیا۔ جس نے سلام قبول نہین کیا وہ اپنے فرض مین قاصر رہا۔ حکام کا بیان تو ہوچکا۔ اسکے سوا اَور بہت لوگ ہین جنکو سلام کرنا تمہارا

فرض ہے۔ مثلاً اپنے رشتہ دار اور اُنکے ملاقاتی۔ مدرسین۔ شہر کے حکیم۔
مشہور مولوی۔ پنڈت۔ ایڈیٹر اخبار۔ پادری۔ ہندو ریفارمر۔ مسلمان ریفارمر
روسائے شہر مثلاً پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ وایس پریزیڈنٹ۔ دیگر میونسپل
کمشنران۔ وکلائے عدالت۔ سپرنٹنڈنٹ ضلع۔ انسپکٹر پولیس۔ ڈپٹی انسپکٹر
پولیس۔ اپنے ہم جماعت لڑکے۔ اپنے ہم مکتب لڑکے۔ سلام کرنے مین نہ کچھ
خرچ ہوتا ہے اور نہ دیر لگتی ہے۔ سلام کرنا بڑے اخلاق کی اور نہایت
خوبی کی بات ہے۔ نہ کرنا غرور و کج اخلاقی مین داخل ہے۔

(۲) اگر کوئی مسافر تم سے سرائے کا یا ریل کے اسٹیشن کا یا کسی کے مکان
وغیرہ کا پتہ پوچھے تو بڑے اخلاق کے ساتھ اُسکو پورا پورا پتہ بتاؤ۔ اور اگر
کوئی بات تم کو معلوم نہ ہو تو اُسکو اُس شخص کا ٹھیک ٹھیک پتہ دو جس سے
وہ اپنا مطلب حاصل کرسکے۔ مسافر کے ساتھ اخلاق و مہربانی سے پیش آنا
بڑی خوبی کی بات ہے۔

(۳) اگر کسی کا مکان جلتا ہو اور تمہارا وہان سے گذر ہو تو وہان کھڑے
ہو کر تماشا دیکھنا بڑی سخت بیرحمی ہے۔ اُس وقت یہہ کام درپیش ہوسکتے ہین
(ا) پولیس یا کسی حاکم کو اطلاع کرنا (ب) پانی لانا (ج) پانی کھڑا ہوا (د)

بے جلتے ہوئے مکان مین سے اسباب باہر لانا (۵) آگ بجھانا۔ ان مین سے
جس کام کے انجام دینے کے لائق تم اپنے آپ کو سمجھو اُس سے ہرگز دریغ
نہ کرو۔ مگر طاقت و ہمت کو جانچ لو اور پھر کرو۔ اُسوقت کوئی کام نہ کرنا اور پیچھے
کھڑے ہو کر تماشا دیکھنا اخلاق و ہمدردی کے بالکل خلاف ہے۔

(۴) علی ہذا القیاس اگر کسی کا مکان گر پڑے تو وہان بھی امداد سے دریغ
نہ کرو۔ آس پاس کے لوگون کو مدد کے واسطے بُلانا بھی بہت بڑا کام ہے
غرض جو تھوڑی بہت مدد تم سے ہوسکے وہ ضرور کرنی چاہیئے۔

(۵) بیمار کی عیادت تم پر فرض ہے۔ اپنے عزیز و اقارب یا ہم جماعتون
مین سے اگر کوئی بیمار ہو تو اُسکی عیادت ضرور کرنی چاہیئے۔ جو بات اُسکے
ساتھ کرو آہستہ کرو بلند آواز سے ہرگز نہ کرو۔ کسی بدخبر کا اُس سے ذکر
نہ کرو۔ غرض کوئی بات ایسی نہ کرو جس سے اُسکے کمزور دل کو رنج پہنچے۔ اگر
ہوسکے تو ایسی باتین کرو جن سے اُسکو فرحت ہو۔ بیمار کی خبر نہ لینا گویا اُسکو
یہہ سکھلانا ہے کہ وہ تمہاری بیماری مین تمہاری بھی خبر نہ لے۔

(۶) دوسرے کی چیز ہرگز بے اجازت نہ لو۔ یہہ ایسی بُری عادت ہے
کہ اگر پختہ ہو جائے تو چوری کی سیڑھی بن جاتی ہے۔ جب تم اُس سے

اپنا کام ہو چکو تو شکریہ کے ساتھہ واپس کرو۔

(۷) اپنی کتابین احتیاط سے استعمال کرو۔ کتاب بغیر جلد کے ہرگز محفوظ نہین رہ سکتی اسواسطے چاہیئے کہ اُسکو جلد کرا کر برتو۔ اگر کوئی چھوٹی سی کم حجم کی کتاب ہو تو اُسکی پتلی سی جلد بندھ سکتی ہے۔ جو لڑکے کتابین سنبھال کر نہین رکھتے وہ گویا والدین کے ساتھہ ظلم کرتے ہین۔ اُنکی محنت کا روپیہ اپنی غفلت سے ضائع کرتے ہین

(۸) اگر کوئی لڑکا تم سے سبق کہلانا چاہے تو بشرط فرصت اُس سے دریغ نہ کرو۔

(۹) کسی کے سامنے ناک یا مُنہہ مین اُنگلی ڈالنا ہرگز نہ چاہیئے اِس سے اَورون کی طبیعت بیزار ہوتی ہے۔

(۱۰) جب ڈکار آوے تو مُنہہ بند کر کے آہستگی سے ڈکار لو۔ بلند آواز سے ڈکار لینا بہت بُرا ہے۔

(۱۱) مدرسہ مین بعض شوقین لڑکے گانے لگتے ہین۔ اِس سے مدرسہ کی بے حرمتی ہے۔ یہہ ہرگز زیبا نہین۔ مندرون۔ مسجدون اور گرجون کے بعد اگر کوئی عمارت قابل تعظیم ہے تو سکول یا کالج ہین۔ مندرون یا گرجون مین

جو اشعار گائے جاتے ہین وہ برمحل ہوتے ہین۔ مدرسہ تعلیم پانے کی جگہہ ہے گانے
کی جگہہ نہین ہے۔

(۱۲) کسی اندھے یا کانے یا اپاہج یا لنگڑے کو ہرگز اُس بیماری کے نام
سے نہ پکارو اور نہ اُسکو ٹھٹھہ کرو۔ خدا سے ڈرو۔ اگر ٹھٹھہ کروگے تو ممکن ہے
تم بھی ایسے ہو جاؤ۔

(۱۳) اگر کوئی اندھا رستہ پوچھے تو کمال رحمدلی سے اُسکو رستہ بتاؤ۔

(۱۴) کھانا کھانے کے وقت خیال رکھو کہ سالن یا دال وغیرہ کپڑون پر نہ
گرے۔ اور دسترخوان یا رکابی پر ذرا جھک کر نوالے منھہ مین ڈالو تو کپڑون
پر داغ نہین لگتے۔

(۱۵) کھانا کھانے کے بعد دو تین مرتبہ کلی کیا کرو۔ اور جب ہاتھہ دھو چکو
تو انگلیون اور ناخنون کو تولیہ یا انگوچھہ (پرنا) سے ضرور پونچھو۔

(۱۶) جب دو آدمی آپس مین باتین کر رہے ہون تو خواہ مخواہ دخل مت
دو۔ جب تم سے وہ کوئی بات پوچھین تو پھر بیشک جواب دو۔

(۱۷) اگر کوئی شخص بات کر رہا ہو تو اُس بات کو قطع کرکے خود بات کرنے
لگنا بد اخلاقی مین داخل ہے۔

(۱۸) اگر کہین اتفاق سے تم لوگ اکٹھے ہو کر باتین کرنے بیٹھو تو اُسوقت کوئی لمبی داستان یا قصہ نہ چھیڑ دو کہ جس سے دوسرے بیزار ہوجائین اور اُنکو بات کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔

(۱۹) اگر دو شخص آپس مین الگ کھڑے ہو کر کوئی بات کرین تو یہہ مت سمجھو کہ تمہاری شکایت ہے اور نہ اُسکے سُننے کی کوشش کرو بیسیون ایسی باتین ہوتی ہین کہ عام طور پر اُنکا کرنا مناسب نہین ہوتا۔

(۲۰) اگر کوئی خط لکھتا ہو تو دیکھنے کی کوشش نہ کرو۔ بیگانہ خط کھولنا یا پڑھنا بہت بُرا ہے اور قانوناً جرم ہے۔

(۲۱) اگر کسی ہندو یا مسلمان یا عیسائی کا جنازہ رستہ مین ملے اور تم اُسوقت ہنستے یا باتین کرتے چلے آتے ہو تو خاموش ہوجاؤ۔ بلکہ یہہ خیال کرو کہ ایک دن ہمین بھی دنیا سے اِسی طرح اُس جگہہ جانا ہے جہان سے کوئی واپس نہین آتا۔

(۲۲) جب آپس مین ایک دوسرے کو پکارو تو جی کہکر پکارو جیسے گنگا رام جی یا فیروز خان جی۔

(۲۳) جب کوئی بات سُنو تو اُسکو تحقیق کرنے کی عادت پیدا کرو۔

(۲۴) اپنے اور غیر مذہب والون کے عبادت خانون کی تعظیم کرو۔ وہان

جاکر کوئی حرکت یا کوئی بات ایسی نہ کرو جو اُس طریق کے خلاف یا ناپسند ہو۔ غیر مذہب والون کے عبادت خانون مین اول تو جانا ہی نہین چاہیے اور اگر کسی اتفاق سے چلے جاؤ تو پھر وہان خاموشی سب سے عمدہ اور بہتر چیز ہے۔

(۲۵) مذہبی بحث سے حتی الامکان کنارہ کرو۔ مذہبی بحث کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ بیٹھے بٹھائے عداوت ہو جاتی ہے۔ طالب علمون کو مذہبی بحث سے مطلب ہی کیا۔

(۲۶) کسی کے مذہب کی توہین نہ کرنی چاہیے کیونکہ یہہ خلاف اخلاق ہی اور قانوناً جرم ہے۔

(۲۷) بعض لڑکے جانورون کے ستانے مین بڑے خوش ہوتے ہین یہہ بہت واہیات اور بیرحمی کی حرکت ہے۔ جانور بے زبان ہین انکو ہرگز نہ چھیڑنا چاہیے۔

(۲۸) جب کوئی کام تمہارے سپرد ہو تو اُسکو چپ ہو کر کھڑے دیکھنا یا اِس امر کا منتظر رہنا کہ کوئی دوسرا کرے ہرگز نہ چاہیے۔ بلکہ اُسکو عمدہ طرح سے پورا کرکے والدین یا مدرسین یا جسکا وہ کام ہو اُسکے حوالے کرو۔

(۲۹) حقہ پینا ترک کرو۔ علاوہ نقصان کے اِس مین بڑی تضیع اوقات ہوتی ہے۔

(۳۰) اپنے کپڑون کو احتیاط سے رکھا کرو۔ بے احتیاطی سے رکھنا بھی بڑا عیب ہے۔

(۳۱) جب غصّہ آوے تو حتی الامکان اُسکو روکو۔ غصّہ کو قابو مین رکھنا بڑی خوبی ہے۔

(۳۲) جب کہین تم ملکر بیٹھے ہو اور وہان باتون مین دو آدمیون کو غصّہ آجاے تو اُسوقت اُن دونون کا غصّہ فرو کرنا تمہارا فرض ہے۔

(۳۳) اگر کوئی بوڈھا آدمی تم کو نصیحت دے تو بڑے غور سے اُسکو سنو اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور یہہ ہرگز خیال نہ کرو کہ ناصح نے کوئی امتحان پاس نہین کیا۔ بلکہ جو اُس نے امتحان پاس کیا ہے اُس کی ابھی تمہین الف۔ بے بھی نہین آتی۔ وہ امتحان کیا ہے؟ دنیا کا تجربہ۔ اُس نے سیکڑون نیک و بد واقعات دیکھے ہوئے ہین اُسکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ فلان فلان کام کرنے سے استنے ادنٰی ن صفے

فائدہ یا نقصان اُٹھایا۔ اسی موقع کے واسطے شیخ سعدی شیرازی لکھتے ہین

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نبشت ست پند بر دیوار

(۳۴) ہر بات پر قسم اُٹھانا بالکل معیوب ہے۔ اِس سے یہہ مطلب پایا جاتا ہے کہ جو بات تم بغیر قسم کھائے کرتے ہو وہ سب جھوٹ ہے۔ اور جو قسم کھا کر کرتے ہو وہ درست ہے۔ بات بات پر گنگاجی۔ دیوی۔ پرمیشر یا کلام اللہ و خدا کی قسم اُٹھانا خلاف اخلاق ہے اور بہت واہیات عادت ہے۔

(۳۵) شام ہونے سے پہلے اپنے گھر آجایا کرو۔ شام کے بعد کبھی اپنے مکان سے غیر حاضر نہ ہونا چاہیئے۔

(۳۶) جب کبھی خیرات کرنا چاہو تو پہلے معذور محتاجون کو دو۔ مثلاً اندھے لنگڑے۔ اپاہج۔ کوڑھی یا جو بباعث ضعیفی و ناتوانی کسی طرح کی کوئی محنت نہین کر سکتے۔ اِن سے اگر کچھ بچے تو پھر تندرست محتاج کو دو۔ ہر مذہب مین محتاجون کو خیرات دینے کی ہدایت ہے۔

(۳۷) بازار یا گلی مین چلتے چلتے کوئی چیز کھانا بے تمیزی مین داخل ہے۔ کوئی یورپین (فوجی گوردن کو چھوڑ کر) یا کوئی شریف دیسی بازار مین کھڑا ہوا یا چلتا ہوا کوئی چیز نہین کھاتا۔

(۳۸) ایک کاپی ذاتی حساب کے واسطے بناؤ۔ اور جو کچھ جس کام کے واسطے خرچ کرو اُس مین ضرور درج کرو۔ اور ایک ماہ کے حساب کو دوسرے ماہ کے حساب کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھو کہ کس قسم کے خرچ مین زیادتی ہوئی ہے اور کس مین کمی۔ تمہارے خرچ کی مدین یہہ ہین۔ (۱) فیس ماہواری۔ (۲) کتاب اور دیگر ضروریات مدرسہ کا خرچ (۳) دھوبی کا حساب (۴) خط وکتابت کا خرچ (۵) اخبار کا خرچ (۶) موسمی پھل ترکاری کا خرچ (۷) کپڑے لتے کا خرچ۔ غرض اگر کہین دمڑی کی کوڑیان بھی خرچ کرو تو وہ بھی درج حساب کرو۔ اس سے ایک تو یہہ فائدہ ہے کہ حساب کتاب رکھنا آجاتا ہے اور زمانۂ ملازمت مین بڑا فائدہ دیتا ہے۔ دوسرا ہوشمندی۔ کفایت شعاری اور احتیاط کا پورا سبق ہے۔

(۳۹) جسقدر نقدی مثلاً پیسہ دو پیسے یا زیادہ گھر سے ملے اُسے سیونگ بینک ڈاکخانہ مین جمع کرو۔ کم از کم ۴ر جمع ہو سکتے ہین۔ اور جب کسی کام کے واسطے ضرورت نقدی کی ہو ڈاکخانہ سے برامد کر سکتے ہو۔

(۴۰) طلباء کا نیلام مین جانا نہایت برا ہے۔ وہان یہہ خرابی ہوتی ہے کہ انسان ارزان چیزون کو دیکھکر انکا یہی دل چاہتا ہے کہ یہہ بھی خریدلین وہ بھی خرید

ہین حالانکہ ضرورت نہین ہوتی۔ نیلام مین جانے سے فضول خرچی کی عادت پڑجاتی ہے۔

(۱۴) اگر کوئی بوجھہ والا بوجھہ اُٹھوانے مین مدد مانگے تو کبھی دریغ نہ کرو۔ ہر کسی کے نیک کام مین مدد کرنا بڑی خوبی کی بات ہے

(۲۴) آپس مین طنز آمیز ٹھٹھہ مزاح کی گفتگو ہرگز نہ کرو اس سے رنجش پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ظرافت وہ بہتر ہے کہ کرنے والا اور سُننے والے سب باغ باغ ہوجائین۔ ہنچ ومرنجان پر اپنا عمل رکھو۔

(۳۴) اگر کسی محفل مین تم بیٹھے ہو اور اتفاق سے جگہ تنگ ہو اور کوئی اور شخص باہر سے شریک محفل ہونے کے واسطے آوے تو تم اُٹھ کھڑے ہو اور اپنی جگہہ پر اُس کو بٹھا دو۔

(۴۴) جب دعوت وغیرہ کے موقع پر کسی کے ساتھ بیٹھکر کھانے کا اتفاق ہو تو اچھی اچھی چیزین دوسرے کے آگے کھانے کے واسطے رکھو۔ دوسرا ایسا حریص نہین ہوتا کہ وہ تمہین نہ کھانے دے سب کچھہ خود کھالے بلکہ وہ اِس بات پر زور دیگا کہ تم کھاؤ۔ آخر محبت سے دونون کھاؤ پیوگے۔

(۵۴) ریاستون مین جو طلباء مین اُنکا یہ فرض ہے کہ فرمانروائے ریاست

رہنا بہت مشکل ہے۔ گرمی کے موسم مین جو کپڑے پنجاب کے اندر پہنے جاتے
ہین وہ سب درست ہین مگر کوٹ اور کرتہ خصوصاً باریک کپڑے کا بنانا بہت
بڑی غلطی ہے۔ باریک کپڑے مین سے لو بدن کو جا کر لگتی ہے اور بدن
ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اگر لٹھے یا اور کسی موٹے کپڑے کے کرتے ہون تو
باہر کی گرم ہوا اندر اثر کرنے نہین پاتی۔ بلکہ پسینہ آنے کے بعد بدن ٹھنڈا رہتا
ہے۔ انگریزون کی طرف دیکھیے سرد ملک کے رہنے والے ہین۔ انکو چاہیے
تھا کہ ہندوستان کی سخت گرمی مین جالی کے کپڑے پہنتے۔ مگر ایسی دانشمند قوم
ہے کہ خورش بھی چکیا نہ اور پوشش بھی چکیا نہ۔ گرمی کے موسم مین عموماً یورپین
لوگ چین کی پتلون اور چین کا کوٹ پہنتے ہین اور قمیص ہمیشہ ویسے لٹھہ کی رکھتے
ہین بخلاف اسکے ہم لوگ اک تاری ململ کے کرتون کے واسطے تلاش کرتے پھرتے
ہین۔ ایک تو لاگت زیادہ دوسرا بے آرامی۔ قمیص لٹھہ کی یا لٹھے جیسے موٹے
کپڑے کی ہونی چاہیے۔ سردی مین اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ
جس وقت صبح کو اٹھو تو لحاف کے اندر کپڑے پہن کر اٹھو۔ لحاف سے نکلکر ننگے
بدن کپڑے پہننا اچھا نہین۔ گرم ہوئے ہوئے بدن کو سرد ہوا لگنے سے سردرد
نزلہ زکام اور ذات الریہ کی بیماری ہو جاتی۔ گرمی کے موسم مین لیمو نیڈ سوڈا اور اسکے

یا شربت وغیرہ کا استعمال بہت کم کرو۔ ٹھنڈا پانی عجیب نعمت ہے۔ جیسی
پیاس پانی سے بجھتی ہے اور کسی چیز سے نہین بجھتی۔ خداوند کریم نے خالص
پانی کو جو انسان کے پینے کے واسطے پیدا کیا ہے اسکی قدر اِس واسطے
معلوم نہین ہوتی کہ جسم کے اندر کا حال نظر نہین آتا جسم کے اندر جو کام یہہ
پانی غذا کے تحلیل وہضم کرنے مین کرتا ہے وہ اگر آنکھ سے نظر آجاوے تو کوئی
شخص شراب۔ لیمونیڈ۔ سوڈا واٹر یا شربت وغیرہ کا نام نہ لے۔ دوم کثرت
سے ملنے کے سبب اسکی قدر نہین۔ اگر گھر سے باہر پیاس لگے تو حتی الامکان تالاب
یا جوہڑ یا نالے یا نالی کا پانی ہرگز مت پیو۔ کسی کنوئین پر جاکر پانی پی لو۔ جب
کبھی بارش وغیرہ سے کپڑے بھیگ جاوین تو گھر مین آکر فوراً انکو اُتار دو
اور خشک کپڑے پہن لو۔ سیلی جگہہ پر سونے یا بیٹھنے سے ضرور پرہیز چاہئے
برسات کے موسم مین اگر برداشت ہو تو ایک گرم واسکٹ ضرور پہنا کرو جب
دھوپ نکلے تو اپنے کپڑے جو گٹھری مین بندھے ہون اُنکو ادہیڑ کھولنے اور دہوپ
کو دکھلا لیا کرو تاکہ نم دور ہو جاوے۔ نم نہ کپڑون کے واسطے اچھی ہے نہ بدن
کے واسطے اِس سے ضرور بچو۔

ورزش جسمانی اہل قلم کے سوا اکثر پیشے ایسے ہین کہ جن مین جسمانی محنت کا کام

پڑتا ہے اور اِس محنت کے طفیل غذا نہایت عمدگی سے ہضم ہوتی ہے۔ اور
ہضم ہونے کا یہہ نشان ہے کہ بھوک خوب لگتی ہے۔ پیشہ ور لوگ اسی جسمانی
محنت کے سبب تندرست رہتے ہین۔ غذا بنسبت اہل قلم کے مقدار مین
بہت زیادہ کھاتے ہین۔ اور تندرستی اُنکے ساتھ ایسی لازم ملزوم ہوتی ہے
جیسے اہل قلم کے ساتھ طرح طرح کی بیماریان۔ اہل قلم جب آپس مین صحت کے
بارہ مین گفتگو شروع کرتے ہین تو ایک صاحب ایک عارضہ کی شکایت کرتے
ہین۔ دوسرے صاحب اُسکے جواب مین دوسرے عارضہ کی۔ علی ہذا القیاس
تیسرے صاحب کسی اَور کی اور چوتھے صاحب کسی اَور عارضہ کی شکایت
کرتے ہین۔ اور بعض صاحب ایسے بھی ہوتے ہین کہ جن کو کئی ایک عارضون
کی شکایت ہوتی ہے۔ حالانکہ جیسی لذیذ و نفیس غذا اہل قلم کو عموماً نصیب
ہوتی ہے ویسی پیشہ ور لوگون کو خواب مین بھی نظر نہین آتی۔ دال ساگ
اور خشک روٹی کھانے سے پیشہ ور آدمیون مین جو طاقت و صحت ہوتی
ہے وہ اہل قلم کو ادویات اور گوشت پلاؤ کھانے سے بھی کبھی نصیب
نہین ہوتی۔ اِن تمام باتون کا جواب ایک مختصر فقرہ مین آجاتا ہے۔ وہ
یہہ ہے کہ اہل قلم کو دماغی محنت پڑتی ہے جسمانی حرکت سے کچھ واسطہ نہین ہوتا

اے عزیزو! تم اہلِ قلم کے گروہ مین شامل ہو۔ تم لوگ جس قدر محنت نوشت وخواند مین کرتے ہو وہ سب دماغی ہے جسمانی نہین ہے۔ اور صحت کے واسطے جسمانی حرکت کا ہونا ایسا ضروری ہے جیسا لیمپ کے واسطے تیل اور بتی۔ رات دن پڑھنے مین مصروف رہنا اور تفریح کے واسطے ہواخوری کرنے اور جسمانی ورزش کے واسطے کرکٹ وغیرہ کھیلنے کو تضیع اوقات خیال کرنا ایسی خطرناک غلطی ہے کہ اسکا نتیجہ عموماً موت ہوتا ہے اسی قسم کے طلباء کو تپدق یا دق کا عارضہ ہوجاتا ہے اور جلدی مرجاتے ہین۔ محنت کے بعد تفریح کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ تفریح کے واسطے شہر کے باہر ہواخوری کرنی چاہیئے۔ گلیون اور بازارون کی ہوا کثیف ہوتی ہے اس لئے چلنا پھرنا شہر کے باہر بہتر ہے۔ اور ورزش کے لئے کرکٹ بڑی عمدہ کھیل ہے۔ جس جگہ کرکٹ میسر نہو وہان کودنا۔ پھاندنا۔ کبڈی رسّہ کھینچنا وغیرہ بخوبی ہوسکتا ہے۔

کوئٹہ مشن ہاسپٹل کے ڈاکٹر سٹن صاحب ایم۔ ڈی جو بڑے حاذق طبیب اور نہایت نیک اور خداترس آدمی ہین اور مریض پر نہایت درجہ توجہ کرتے ہین اُن سے صحت کے بارہ مین ایک دن گفتگو ہوئی تو فرماتے لگے جسمانی

ورزش کے بغیر ممکن نہین کہ آدمی تندرست رہے۔ جو لڑکے ورزش نہین کرتے انکو یہ شکایتین رہتی ہین۔ اسہال پیچش۔ بدہضمی قبض۔ زکام۔ بخار۔ سُستی۔ بھوک نہ لگنا برخلاف اِنکے ورزش کرنے والے طلبار کے بدنون مین ہمت اور ہاتھ پاؤن مین چُستی ہوتی ہے۔ غذا بہت سی کھاسکتے ہین اور ہمیشہ بشاش و تندرست رہتے ہین۔ ورزش ایسی عمدہ چیز ہو کہ ایک پنتھ دوکاج۔ تفریح وصحت دونون چیزین اس سے حاصل ہوسکتی ہین۔

وبائے ہیضہ کے لیے مفصلہ ذیل احتیاطین ضروری ہین۔ ہندوستان مین وبائے ہیضہ عموماً گرمی یا برسات کے اندر پھیلتی ہے۔ اُن دنون مین گرم کوٹ پہننا بہت ضروری ہے۔ اِس سے یہ بچاؤ ہوتا ہے کہ باہر کی ہوا اندر جاکر اثر نہین کرسکتی۔ پھرنا چلنا ایسی طرف ہرگز نہ چاہیے کہ جہان تعفن ہو۔ غذا اُن ایام مین کم کھانی مناسب ہے۔ مثلاً چار چپاتی کی بھوک ہو تو تین کھاؤ۔ اور دیر ہضم چیزون کا اُن دنون نام بھی نہ لو۔ پیاز سرکہ دونون وقت روٹی کے ساتھ استعمال کرو۔ کھیرا۔ ککڑی۔ خربُزہ۔ تربوز اور چاولون سے نہایت درجہ پرہیز کرو۔ گھر کے ہر ایک درجہ مین سیر سیر یا دو دو سیر کوئلے دو پیالہ پڑے رہین تو جس قدر تعفن وغیرہ ہو اُسکو جذب کرتے رہتے ہین۔

پاخانہ مین اور اور جو جگہہ تر ہو وہان خشک مٹی ڈالنا اور اُس کے اوپر چونا پھیلانا اور ہر ایک جگہہ گھر مین دوسرے تیسرے دن یا اگر ہوسکے تو ہر روز گندھک یا ہرل تھوڑی دیر کے لئے جلانا بہت ضروری ہے۔ انکا دھوان خراب ہوا کو روکتا ہے۔ اِس بیماری کا وہم و تذکرہ ہرگز اُن دنون نہ کرنا چاہئے۔

چند احتیاطین

(۱) گرمی کے موسم مین ایسا چھاتا استعمال کرو جس کا غلاف اندر کا سبز کپڑے کا ہو کیونکہ آنکھون کے آگے سبزی کا رہنا بینائی کے واسطے بہت اچھا ہے
(۲) گرمی کے موسم مین دھوپ اور لُو کے وقت حتی الامکان بے ضرورت پھرنے سے پرہیز چاہئے۔
(۳) رہنے کا مکان اگر ممکن ہو تو ایسا ہونا چاہئے کہ ہوادار ہو اور اُس مین پانی جمع نہ ہونے پاوے اور اُس کے گرد و پیش تعفن نہو۔
(۴) کھانا کھانے کے بعد بہت پانی نہ پینا چاہئے۔ ساتھ جسمانی ورزش سے بھی پرہیز چاہئے۔
(۵) گرمی کے موسم مین قبل از طلوع آفتاب یا شام کو ۵ بجے کے بعد جب دھوپ

کی تیزی بالکل نہ ہو کم از کم ایک میل کا گشت کرنا چاہیئے۔ جاڑون مین دھوپ نکلے ہوا خوری کو جانا چاہیئے۔ اور گشت کم از کم ایک میل کا ہونا چاہیئے۔

(۶) جاڑون مین خواہ کیسی سردی ہو گرم پانی سے کبھی آبدست نہ کرنا چاہئیے

(۷) رات کو کم از کم سات گھنٹہ سونا چاہیئے۔

(۸) متاہل طلبار کو مہینہ مین تین بار سے زیادہ جماع کرنا مناسب نہین۔ اور اگر اِس سے بھی کم ہو تو بہت بہتر ہے۔

(۹) میوجات بعد از غذا کھانے مناسب ہین۔ نہ کہ قبل از غذا جیسا کہ عام دستور ہے

(۱۰) سبزی ترکاری دن مین ایک مرتبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ ورنہ مسوڑے کمزور ہو کر دُکھنے لگتے ہین۔

(۱۱) غذا اوقات مقررہ پہ کھانی چاہیئے۔ یہ نہین کہ ایک روز آٹھ بجے اور دوسرے روز دس بجے۔ تیسرے روز بارہ بجے۔ غرض باقاعدہ وقت مقررہ پر کھانا کھانا چاہیئے۔

(۱۲) ایک غذا کے کم از کم چھہ گھنٹہ بعد دوسری غذا کھانی چاہیئے۔ وجہ اِس کی یہہ ہے کہ غذا کا کامل ہضم پانچ گھنٹہ مین ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ ہضم نہین ہو لیتی تب تک معدہ اُس کے تحلیل کرنے مین مصروف رہتا

ـــہے اس لئے کم از کم ایک گھنٹہ معدہ کو آرام ملنا چاہیے

فہرست اوقاتِ ہضم غذا روزمرہ

نمبر	نام غذا	کس طرح تیار کی گئی	اوقات ہضم	نمبر	نام غذا	کس طرح تیار کی گئی	اوقات ہضم
۱	چاول	اُبلے ہوئے	ایک گھنٹہ	۱۱	شلغم	پکے ہوئے	ساڑھے تین گھنٹے
۲	ساگودانہ	اُبلا ہوا	پونے دو گھنٹے	۱۲	آلو	”	”
۳	ڈبل روٹی	پکی ہوئی	ساڑھے تین گھنٹے	۱۳	آلو	بھنے ہوئے	ڈھائی گھنٹے
۴	نانِ گندم	”	ساڑھے تین گھنٹے	۱۴	بند گوبھی	اُبلی ہوئی	ساڑھے چار گھنٹے
۵	نانِ جو	”	ساڑھے تین گھنٹے	۱۵	باقی بقولات	”	چار گھنٹے
۶	نانِ باجرہ	”	”	۱۶	تمام دالیں و باقلا	پکی ہوئیں	ڈھائی گھنٹے
۷	نانِ مکی	”	”	۱۷	دال نخود	پکی ہوئی	چار گھنٹے
۸	نانِ جوار	”	”	۱۸	بیضہ	خام	دو گھنٹے
۹	سیم کی پھلی	”	ڈھائی گھنٹے	۱۹	بیضہ	خوب اُبلا ہوا	ساڑھے تین گھنٹے
۱۰	گاجر	”	ساڑھے تین گھنٹے	۲۰	بیضہ	تھوڑا سا اُبلا ہوا	تین گھنٹے

۲۱	بیضہ	تلا ہوا	ساڑھے تین گھنٹے	۳۲	مرغ	بریان	چار گھنٹے
۲۲	دودہ	کچا	سوا دو گھنٹے	۳۳	بطخ	بریان	چار گھنٹے
۲۳	دودہ	اونٹا ہوا	دو گھنٹے	۳۴	مرغ آبی	بریان	ساڑھے چار گھنٹے
۲۴	روغن زرد	گرم کیا ہوا	ساڑھے تین گھنٹے	۳۵	شوربا بکرا	.	ساڑھے تین گھنٹے
۲۵	چربی	گرم شدہ	ساڑھے چار گھنٹے	۳۶	شوربا چوزہ مرغ	.	تین گھنٹے
۲۶	مغز بکرا	تلا ہوا	پونے دو گھنٹے	۳۷	مچھلی	ابلی ہوئی یا بریان	ڈیڑھ گھنٹہ
۲۷	لحم بکرا (بچہ)	بریان	ڈھائی گھنٹے	۳۸	پلاؤ	.	دیر ہضم
۲۸	لحم بکرا (جوان)	بریان	تین گھنٹے	۳۹	پراٹھا	.	دیر ہضم
۲۹	لحم بکرا (جوان)	ابلا ہوا	تین گھنٹے	۴۰	زردہ	مزعفر	دیر ہضم
۳۰	لحم بکرا (جوان)	روسٹ کیا ہوا	سوا تین گھنٹے	۴۱	میٹھے چاول	.	دیر ہضم
۳۱	چوزہ مرغ	بریان	پونے تین گھنٹے				

پوشش

یورپین لوگون کا دستور ہے کہ رات کو سونے کے وقت دن کے
کپڑے اتار دیتے ہین اور رات کا لباس یعنے ایک پاجامہ اور

ایک کرتہ پہنکر سوتے ہین - اگر توفیق ہو تو یہہ طریق اختیار کرنا بہت اچھا
ہے - اور اگر مقدور نہ ہو تو پھر ویسی چال کو نہین چھوڑنا چاہیئے یعنی
رات کو دھوتی یا تہ بند باندھکر سونا چاہیئے - مگر کسی حال مین برہنہ
سونا ہرگز مناسب نہین - اگر برہنہ سوتے ہو تو اِس عادت کو چھوڑدو
اور دھوتی یا تہ بند کی عادت ڈالو - صبح کو آفتاب نکلنے سے پہلے ہمیشہ
اُٹھو - اور جب قضاے حاجت کے واسطے جاے ضرور مین جاؤ تو
لوٹے یا بوتل مین اس قدر پانی لے جاؤ کہ بہت اچھی طرح سے آب دست
ہو جاوے - جو لڑکے طہارت کے واسطے کافی پانی ساتھ نہین لے جاتے
اُن کے ہاتھون اور کپڑون مین سے بدبو آتی ہے - بدن کا صاف
اور ستھرا رکھنا بھی ایک ضروری وصف ہے - اگر اِس عمر مین اِس کا
خیال نہ رکھوگے تو پھر بڑی عمر مین تو عادت کا بدلنا بہت مشکل بلکہ
قریب قریب محال کے ہو جاتا ہے - آب دست سے فراغت پاکر
مسواک یا داتن ہر روز بلا ناغہ کرنی چاہیئے - جو لڑکے مسواک نہین
کرتے اُنکے دانت بہت بدصورت ہو جاتے ہین اور مُنہہ مین سے
بہت بُری بُو آنے لگتی ہے - دانتون کو اندر اور باہر سے مسواک

کے ساتھہ خوب طرح صاف کرنا چاہیئے۔ اس مین پانچ یا چھہ منٹ
سے زیادہ دیر نہین لگتی۔ ہاتھہ مُنہہ دھوکر بالون کو کنگھی کرنا بھی ضروری
ہے۔ اس کے بعد کپڑے پہنو۔ اور جہان جہان بٹن لگانے ہون وہان
ضرور بٹن لگادو۔ بٹنون یا گھُمیا بند کا کھُلا رہنا بھی داخل بے تمیزی ہے۔
پنجاب مین سر پر صافہ باندھنے کا دستور ہے۔ اسکی بندش بڑی احتیاط
سے ہونی چاہیئے۔ جس کے صافہ کی بندش اچھی ہو وہ ہوشمند اور
سمجھدار معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کے صافہ کے پیچ گلے مین پڑے
ہون اور اُن کے بیچ مین سے بال نظر آتے ہون وہ خواہ مخواہ بیوقوف
معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کے صافہ کی ایک طرف اونچی اور دوسری
طرف بہت نیچی ہو وہ اوباش معلوم ہوتا ہے۔ غرضکہ اسکی خوبصورتی
اور موزونی اسی مین ہے کہ دونون طرفین آپس مین برابر ہون اور
اُس کے پیچون مین سے بال نہ نکلے ہوئے ہون۔ اور پیچ ایسے نیچے
بھی نہ ہون کہ کانون کے سوراخ ڈھک جاوین کیونکہ انکا ہر وقت
ڈھکا رہنا اچھا نہین۔ صافہ باندھنے کے بعد سرسری طور پر آئینہ دیکھ
لو۔ تاکہ اگر کوئی پیچ اوپر نیچے ہوا ہوا ہو یا کہین سے بال نکلے ہوئے

ہون تو انکو درست کرو مگر ایام طالب علمی مین ایک دو سکینڈ سے زیادہ وقت
آئینہ دیکھنے پر ہرگز نہ لگانا چاہیئے کیونکہ بناؤ سنگار کرنا عورتون کا
شیوہ ہے۔ مردون کا کام نہین۔ ان تمام ضروریات پر ۵ یا ۱۰ منٹ
سے زیادہ وقت نہین لگنا چاہیئے۔ لباس کی قطع وضع کے بارہ مین مین
اپنی رائے ظاہر کردیتا ہون۔ میری دانست مین کوٹ تو اُس طرح کا
استعمال کرنا چاہیئے جیسا پارسی لوگ پہنتے ہین۔ یہہ کوٹ گھٹنون تک
نیچا ہوتا ہے۔ آستینین اسکی بالکل انگریزی وضع کی ہوتی ہے اور بٹن
چھپے ہونے ہوتے ہین۔ گلا اسکا باہر کو اُلٹا ہوا ہوتا ہے جیبین
پہلوؤن مین لگی ہوئی ہوتی ہین۔ غرضکہ لنبائی گھٹنون تک ہونی چاہیے گھٹنون
سے اوپر ہو تو اوچھا اور بدنما معلوم ہوتا ہے۔ پاجامہ اُریب یا چوڑیدار
بہت بُرا ہے۔ اسکے پائنچے ایسے ڈھیلے ہون کہ پنڈلی سے الگ رہین
چپان نہون۔ جوتے کی نسبت میری رائے یہہ ہے کہ اگر انگریزی
جوتے کی توفیق ہو تو گرگابی استعمال کرنی چاہیئے۔ بوٹ کا استعمال
کرنا موجب تکلیف ہے۔ اگر طریق معاشرت بالکل انگریزی ہو تو اس صورت
مین بوٹ استعمال کرنا چاہیئے۔ ہم لوگون کو جنکی نشست عموماً فرش پر ہوتی ہے

بوٹ کا استعمال ہرگز مناسب نہین کیونکہ بار بار اسکا پہننا وبال جان ہے
گرگابی بڑی آسایش کی چیز ہے۔ جب مدرسہ مین لڑکون کو ناک
صاف کرنے کی حاجت ہوتی ہے تو وہ کمرہ سے باہر برامدہ
مین آجاتے ہین اور ناک صاف کرتے ہین۔ کچھہ غلاظت جو ناک
صاف کرتے وقت ہاتھہ کو لگ جاتی ہو اُسے برآمدہ کے پیل پایے
یا دیوار کے ساتھہ پونچتے ہین اور نتھنون کے باہر جو غلاظت
ہوتی ہے اسکو آستین کے ساتھہ یا کوٹ کے دامن سے صاف
کرتے ہین۔ ناک صاف کرنے کا یہہ طریق بہت بڑا مکروہ ہے
اِس کام کے واسطے جیب مین رومال رکھنا ضروری ہے۔ کپڑا
نہایت ارزان ہے۔ دو آنہ کے دو رومال آجاتے ہین جو ہر
روز اچھی طرح چل سکتے ہین۔

بعض بیوقوف حجام لڑکون کی پیشانی کو بالکل بگاڑ دیتے ہین۔ حجامت
کے وقت ماتھے کا بڑا خیال رکھنا چاہیے کہ مُنڈتے مُنڈتے
بدصورت اور چھوٹا نہ ہوجائے۔ لباس کے بارہ مین جو کچھہ مین
اوپر لکھہ چکا ہون یہہ سب کچھہ صاحب توفیق طلبا کے واسطے ہے۔

اسے مفلس لڑکو! جیسے بڑے بھلے۔ چھوٹے موٹے یا پھٹے پرانے کپڑے
تمہارے والدین تم کو پہنا سکتے ہین ویسے پہنو اور نوشت وخواندمین
محنت کرکے ایسی لیاقت پیدا کرو کہ اپنی کمائی سے اچھا لباس پہن سکو۔
ماں باپ تو یہی چاہتے ہین کہ اولاد کو بہت اچھا پہنائین اور بہت اچھا
کھلائین مگر توفیق ہی نہ ہو تو بیچارے کیا کرین چھوٹے لڑکون کے واسطے
رنگین یا کلابتونی کپڑے پہننے کا کچھہ ہرج نہین ہے۔ اگر شوق اور
توفیق ہو بیشک پہنو مگر خدا کے واسطے زیور پہننا ترک کرو۔ اس مین
یہہ بڑی خرابی ہے کہ زیور لڑکون کی ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔
سیکڑون پیارے پیارے بچے فقط اس زیور کے طفیل جان سے
مارے گئے ہین۔ زیور پہنانے کی رسم بہت بری اور خطرناک ہی۔

صحبت بد

جب مین اس کتاب کو لکھہ چکا تو اتفاق حسنہ سے ایک انگریزی کتاب
موسوم بہ پرائیویٹ لکچر ٹو یوتھس اینڈ ینگمن مصنفہ جناب پادری تھنری
واری صاحب میری نظر سے گذری۔ یہہ کتاب جو دراصل ایک چھپا ہوا

لکچر ہے ایسی مفید اور دلچسپ ہے کہ جسکی واجبی تعریف بیان کرنے
کے واسطے ایک مختصر سا رسالہ لکھا جاسکتا ہے۔ اِس کتاب کو پڑھکر
میرے دل مین یہہ ولولہ پیدا ہوا کہ مین اُسکا اُردو مین ترجمہ کرون
اور چھپوا کر اُن طلبار کے آگے رکھون جو اِسکو بباعث انگریزی
زبان مین ہونے کے سمجھ نہین سکتے۔ مگر چونکہ اِسکا ترجمہ بدون اجازت
مصنّف کے نہین ہوسکتا تھا اور مجھے اِس رسالہ کا بہت جلد طبع کرانا
منظور تھا اِس لئے ولایت سے اُس کے ترجمہ کی اجازت حاصل نہ کرسکا۔ اِس
واجبُ التعظیم شخص نے یہہ لکچر بمقام لنڈن انگزٹر ہال مین جمعرات کے
روز ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو تین ہزار آدمیون کے روبرو پڑہا۔ یہہ لکچر
نہ مذہبی ہے نہ ملکی نہ علمی بلکہ اُن فعلون پر ہے جنہون نے ہزارہا نوجوان
طلبار کو کیا ایشیا کیا یورپ اور کیا امریکہ مین ایسا تباہ کیا ہے کہ اُن کے
اُبھرنے کی کوئی صورت نہین۔ وہ فعل یہہ ہین۔ (۱) جلق (۲) خلافِ وضع
فطری (۳) تماش بینی (۴) شرابخوری۔ پادری صاحب ممدوح نے
جس زبردست اور پُرجوش عبارت مین اِن افعالِ بد کے عیوب کو پوری
پوری شرح و بسط اور چشم دید نظیرون کے ساتھ بیان فرمایا ہے اُسکا اندازہ

کتاب ہی کے دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس دلی محبت
اور کامل دلسوزی سے ایک خدا ترس نیک بخت آدمی گھر کے اندر
اپنے لڑکون کو بری کامون کے ترک کرنے اور نیک کامون کے کرنے کے واسطے نصیحت کرتا
ہے اسی طرح صاحب ممدوح نے تین ہزار آدمیون کو یہہ لکھدیا جس کے
صلہ مین تین ہزار سے زیادہ شکریہ کی چٹھیان صاحب ممدوح کی خدمت
مین پہنچین۔ یہہ چٹھیان مختلف عمر۔ مختلف درجہ کے زن و مرد کی جانب
سے تھین۔ علاج بالغذا کے واسطے تو اُنہون نے لکچر مین بہت کچھ فرمایا
ہے اور علاج بالدوا کے لئے ایک ڈاکٹر صاحب کا حوالہ دیا ہے جنکا پتہ
پادری صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے جب
انگلستان کے سے ملک مین جو تہذیب و شائستگی کا سرچشمہ ہے وہان
ان افعالِ شنیعہ کی سخت شکایت ہے تو ہمارے ملک کا خدا ہی حافظ ہے
غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم جوانی ہر جگہ یکسان اثر کرتا ہے
یہہ وہ نشہ ہے۔ یہہ وہ بیہوشی ہے۔ یہہ وہ جنون ہے کہ اس مین نہ
ناصح کی نصیحت اثر کرتی ہے نہ مذہب کے اوامر و نواہی کی پرواہ
ہوتی ہے نہ شرم و حیا کا خیال ہوتا ہے نہ نفع و نقصان کی طرف توجہ

ہوتی ہے نہ آئندہ کی فکر ہوتی ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے
کہ پادری ہنری وارلی صاحب کی طرح پنجاب میں کوئی بزرگ ممبر
سررشتہ تعلیم اپنے ذمہ درستی چال چلن طلبا کی تدابیر کرے اور
وقتاً فوقتاً کچھ تحریر کرتا رہے۔ انگلستان میں پادری صاحب موصوف
نے ایک کمیٹی محض واسطے انسداد افعالِ شنیعہ کے قائم کی ہے
اور اُس کے ممبر بننے کے لئے کئی ایک قواعد وضوابط مرتب کرکے
مشتہر کئے ہیں بمبئی میں اسی کام کے لئے ایک پرچہ ماہواری پیوریٹی
ٹرمپیٹ کے نام سے جاری ہے اور کئی ایک چھوٹے چھوٹے رسالے
اُس کے متعلق عورتوں اور مردوں کے مطالعہ کے واسطے چھپے
ہوئے موجود ہیں۔ اگر پادری صاحب کی کتاب میری نظر سے نہ
گذرتی تو میں بھی شاید اِن افعالِ بد کی نسبت کچھ تحریر نہ کرتا۔ مگر
اِس نظیر سے مجھے مضمون ہذا کے لکھنے کے واسطے جُرأت ہوگئی۔
میرا مدعا اِس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے کہ طلبا ان عیوب کے
نقصانوں سے واقف ہوکر اپنے آپ کو بچائیں۔ امید نہیں کہ نوجوان
طلبا میرے اِس مضمون پر کچھ التفات کریں۔ مگر نہ لکھنے سے لکھنا

بہتر ہے۔ مشکل یہ ہے کہ والدین و مدرسین شرم و حیا کے باعث
اولاد اور شاگردوں کے آگے ان افعال کے عیب بیان کرنے
تو درکنار نام بھی نہیں لے سکتے۔ اب لڑکے ایک تو نادان دوم جوانی
کے نشہ مین چور۔ نقصانات اور خطرون سے آگاہ ہون تو کیونکر ہون
آخر باعتبار صحت اور بدچلن ہونے کے تباہ ہو چکے ہین اور روزمرہ
ہوتے جاتے ہین۔ لاچار مین ہی ان امور کو اپنے ذمے لیکر لکھنا
شروع کرتا ہون کیا تعجب ہے کہ خداوند کریم اپنے رحم سے مجھ
ناچیز گنہگار کی مفصلہ ذیل ٹوٹی پھوٹی عبارت مین لکھے ہوئے
الفاظ کو ایسی برکت دے کہ اس کو پڑھ کر طلبا کے دلون پر
تاثیر ہو۔ اور تائب ہو کر نیک ہو جاوین اور اپنے شفیق والدین
کی امیدگاہ بن جائین۔

اسباب آوارگی

چھوٹی چھوٹی عمر کے بچے جب مدرسہ مین داخل ہوتے ہین تو پہلے
چند روز بحکم کُلُّ جَدِیدٍ لَذِیذٌ نئے مکان۔ نئے نئے لڑکے نئی نئی

چیزون کے دیکھنے سے خوش ہوتے اور شوق سے بستہ بغل
مین دبائے مدرسہ مین آتے ہین مگر اُنکو پابندی کے ساتھہ
ایک جگھہ بیٹھنا فطرتی طور پر سخت ناگوار ہوتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
مین داخل ہونے سے پہلے گھر مین اُنکو پوری آزادی ہوتی ہے
چلنا پھرنا اُنکے اختیار مین ہوتا ہے۔ ذرا گھبرا گئے تو کوٹھے پر
چڑھہ گئے یا گلی مین چلے گئے۔ کھیل کود کر پھر گھر مین آ گئے۔ اگر کوئی
چیز ہاتھہ آ گئی تو اُسکو بگاڑا۔ کسی کو پھوڑا۔ کسی کو توڑا۔ کبھی مان
کے ساتھہ ضد کرنے لگے۔ کبھی بہن بھائیون کو ستانا شروع کر دیا
چھوٹی عمر کے باعث اُنکی تمام حرکتین مان باپ۔ بہن بھائیون کو پیاری
معلوم ہوتی ہین۔ کوئی اُنکو کچھہ کہتا نہین اِس واسطے اُنکی شوخی بڑھہ جاتی
جاتی ہے۔ ڈر خوف اُنکو نہین رہتا۔ بیباک ہو جاتے ہین۔ میری
دانست مین اِسی عمر سے والدین کا فرض ہے کہ جب بچہ کوئی
خراب حرکت کرے تو اُس کو محبت سے روکین۔ اگر باز نہ آئے
تو جھڑکین۔ پھر بھی باز نہ آئے تو مارنے کی دھمکی دین۔ پھر بھی ضد
کرے تو ذرا مارین۔ مگر مارنا اخیر علاج ہے۔ پہلے ہی مارنا مناسب نہین

جس طرح مین نے لکھا ہے بتدریج اُسکو سنوا رین۔ میری رائے مین
بچّون کی تربیت سے دنیا مین زیادہ مشکل کوئی کام نہین۔ جن بچّون
کو مدرسین کا خوف اور والدین کی تاکید ہو وہ تو بلا ناغہ مدرسہ مین
جاتے اور تھوڑا بہت پڑھتے بھی ہین۔ اور جن کو والدین کی طرف
سے تاکید نہ ہو۔ اور جنہون نے بیباکی سے اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ توڑنا
پھوڑنا۔ ہنسنا بولنا سیکھا ہوا ہو وہ مدرسہ مین پابندی سے بیٹھے رہنے
کی برداشت نہین کر سکتے۔ اول تو مدرسہ کی حاضری مین ناغہ کرتے
ہین اور بجائے پڑھنے لکھنے اور مدرسہ مین آنے جانے کے اِدھر
اُدھر پھرنے اور کھیلنے مین مصروف ہو جاتے ہین۔ اِس نازک موقعہ
پر اگر کسی طرح سنبھل جائین تو سنبھل بھی سکتے ہین۔ اور اگر نہ سنبھلین تو گویا
آوارگی روز بروز اُنکے رگ وپے مین دخل کرتی جاتی ہے۔ اوّل تو
کوچہ گرد لڑکون کے ساتھ کھیلنا شروع کرتے ہین اور اِسی اثنا مین
تمام غلیظ گالیان اور بد اخلاق کلمات سیکھ جاتے ہین جب تک نابالغ
رہتے ہین تو کوچہ گردی۔ کھیلنے گالیان دینے اور گالیان سُننے کے کام
مین لگے رہتے ہین۔ نیک بچّون کے ساتھ اُنکی طبیعت اس واسطے نہین

ملتی کہ اُنکا شغل اَور قسم کا اور اِنکا اَور ڈھنگ کا۔ اوّل تو اُنکو اپنے محلہ
مین اپنے جیسے لڑکے مل جاتے ہین اور بالفرض اگر نہ ملین تو دوسرے
محلہ مین ضرور ہی مل جاتے ہین۔ یہہ حالت عموماً اُن لڑکون کی ہوتی ہے
جو محض یتیم ہون یا جنکے باپ اوباش ہون یا جنکے والدین پاس موجود
نہ ہون اور دوسرے رشتہ دار اُنکی خبرگیری کما حقہٗ نہ کرین۔ بچّون
کو جس قدر باپ کا ڈر ہوتا ہے اُس سے چوتھائی بھی ماں کا نہین
ہوتا۔ غرض جس وقت بالغ ہوتے ہین تو پھر غضب ہوتا ہے۔ یہہ زمانہ
بلوغت اُنکی آنکھون کو اندھا اور کانون کو بہرا کر دیتا ہے۔ شہر کے
بد وضع لوگونکے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا اختیار کرتے ہین اور اِن ہی
لوگون کی صحبت مین وہ لڑکے دنیا کے تمام عیبون سے بہت جلد
واقف ہو جاتے ہین اور اُنہی عیبون کو خود کرنے لگتے ہین۔ اگر
نشون کی طرف رغبت ہو گئی تو مدھک۔ چنڈو۔ بھنگ۔ چرس افیون
گانجا۔ شراب وغیرہ کا استعمال شروع کر دیا۔ یہہ تمام نشے ایسے پُرخطر
ہین کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ اب مین حیران ہون کہ ان
نشون کے نقصانات بیان کرنے کے واسطے کہان سے الفاظ پیدا

کرون اور انکو کس قسم کی عبارت مین ادا کرون۔ مجھہ مین اور میری قلم مین اس قدر طاقت نہین کہ بیان ہی بیان مین ان کے نقصانون کی تصویرین کھینچون اور پھر یہہ دکھلاؤن کہ ان نشون نے کیسے کیسے مہیب اور ہولناک نہ نظر آنے والے ہتھیارون کے ساتھہ بڑے بڑے معزز گھرانون کے نوجوانون کو تھوڑے ہی عرصہ مین صفحۂ ہستی سے مٹا کر بے نام و نشان کر دیا۔ اور جو ان ہتھیارون کی کاری ضربون سے بچ گئے اُن کی ایسی بُری حالت ہے کہ خدا نہ دکھلائے۔ یہہ نشے یہہ ظالم نشے جسم کو ڈبلا اور کمزور کر دیتے ہین۔ دل و دماغ کو ضعیف۔ جگر گردون کو ناتوان اور ہاتھہ پاؤن کو بالکل سُست اور ناکارہ کر دیتے ہین۔ آنکھون کی قوت کو گھٹا کر رفتہ رفتہ ایسا کر دیتے ہین کہ نظر سے جواب مل جاتا ہے۔ اچھے اچھے خوب صورت چہرون کو ایسا بگاڑ دیتے ہین کہ پہچاننا دشوار ہو جاتا ہے۔ مین بہت سی اپنی چشم دید نظیرین بیان کر سکتا ہون کہ جنکو ان نشون نے بالکل برباد کر دیا۔ مگر مین صرف اس واسطے بیان نہین کر سکتا کہ وہ میری چشم دید مین نہ طلبا کی جو اس مضمون

کو پڑہین سگے۔ جنکو اِن نقصانون کی تصدیق منظور ہو وہ ذرا تکلیف
اُٹھا کر تکیون۔ وائرون مین جا کر دیکھین کہ اِن لوگون کا وہان کیا حال
ہے۔ وہان وہ اِس انتظار مین ہوتے ہین کہ کہین سے کوئی پیسہ ہاتھ
آئے تو عمل پورا ہو۔ اب مجھے یہہ خوف ہے کہ کہین نوجوان طلبار
یہہ نہ سمجھ لین کہ تکیون مین شراب نہین پی جاتی۔ اِس کا کچھ ڈر نہین۔
حقیقت یہہ ہے کہ جس قدر نوجوان لکھے پڑھے شراب کو پسند کرتے
ہین اُتنا اَور کسی نشہ کو پسند نہین کرتے۔ تمام حکماے یورپ جہان
کثرت سے شراب بنتی ہے اِس بات پر متفق ہین کہ اِس سے دل
دماغ۔ جگر۔ گردہ اور اعصاب کو اِس قسم کا نقصان پہنچتا ہے کہ اُنکا
علاج ہی نہین ہوسکتا۔ روپیہ جو دنیا مین بڑی محنت اور مصیبت
سے پیدا کیا جاتا ہے اِس کی شراب کے آگے کچھ حقیقت نہین
گنج قارون ہو تو وہ بھی شراب کے خرچ کے واسطے کافی نہین
خود انگریزون مین یہہ اِس قدر مضر شمار ہونے لگی ہے کہ جابجا
اِس کے انسداد کے واسطے کمیٹیان قائم ہین۔ اور اُن مین بڑی
زور و شور سے اِس کے نقصان بیان کئے جاتے ہین۔ سو لجر یعنی

پلٹنون کے گورے لوگ بھی اس سے پرہیز کرنے لگے ہین۔ کوئی گورہ پلٹن
ایسی نہین کہ جس مین ترک شراب کی کمیٹی موجود نہ ہو۔ تعلیم یافتہ گروہ مین
اس خانہ برباد شراب نے فقط پنجاب مین سیکڑون عورتون کو بے شوہر
سیکڑون پیارے پیارے بچون کو بے پدر۔ سیکڑون بہنون کو
بے برادر۔ سیکڑون والدین کو بے فرزند کر دیا ہے۔ اسکے نشہ مین
بیسیون نوجوانون نے نہایت قریبی رشتہ کی عورتون کی عفت
مین خلل ڈالا۔ اور تمام ملک مین وہ بدنامی حاصل کی کہ ضرب المثل ہوگئی
بعض نوجوان اس غرض سے پیتے ہین کہ اس سے بدن مین طاقت
آتی ہے۔ اس کا جواب از روئے طب یہہ ہے کہ طاقت اور حرارت
غریزی پیدا کرنے والی چیز عمدہ غذا ہے اَور کوئی چیز نہین۔ بعض
اس کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ ہاضمہ درست رہتا ہے
اس کا جواب یہہ ہے کہ ریاضت بدنی اور طرح طرح کی چٹنیان۔ اچار
اور مربے غذا کے ہضم ہونے کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتے ہین۔
اور یہہ چیزین ایسی ارزان ہین کہ تھوڑے سے پیسے خرچ کرنے
میسر آسکتی ہین۔ بعض نوجوان اس غرض سے شراب پیتے ہین کہ غم

غلط ہو جاتا ہے۔ اِس کا جواب یہہ ہے کہ تھوڑی دیر کے غم غلط ہونے
کے واسطے ایسی گران قیمت چیز کا استعمال کرنا کونسی عقلمندی ہے
غم غلط کرنے کا کتابون۔ اخبارون کے مطالعہ اور اپنے احباب کے
ساتھہ باتین کرنے سے کوئی بہتر نسخہ نہین۔ بعض نوجوان یہہ کہتے ہین کہ
جب چار دوست ملکر بیٹھتے ہین تو شغل و تواضع کے واسطے شراب
کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کا جواب یہہ ہے کہ ایسی گران قیمت
اور سخت نقصان پہنچانے والی چیز کو کون سے مذہب یا اخلاق نے
تواضع کا لازمہ تجویز کیا ہے۔ سردی کے موسم مین اگر احباب کی تواضع
منظور ہو تو چاسے زیادہ مفید اور ارزان کوئی چیز نہین دو باتین
آنے کے پیسے خرچ کرنے سے آٹھہ دس آدمی بہت محظوظ ہو سکتی
ہین۔ گرمی کے موسم مین احباب کی تواضع کے واسطے کیوڑہ یا گلاب والا
مصری کا شربت کیسی مفید ارزان اور مفرح چیز ہے۔ بعض نوجوان اِس
غرض سے پیتے ہین کہ موسم سرما مین سردی اثر نہ کرے۔ اِس کا یہہ جواب
ہے کہ اِس کام کے واسطے اُبلے ہوئے انڈے بڑی عمدہ چیز ہین۔ اور
اگر کسی کے مذہب مین اُنکا کھانا منع ہو تو کشمش بادام۔ پستہ مغز اور

چھو ہارے ایسی مستی، لذیذ اور گرم چیزین ہین کہ استعمال سے آزمایش
ہوسکتی ہے۔ شراب فی زمانتا ایسی عام چیز ہے کہ ہر قصبہ و ہر شہر مین
اس کے پینے والے موجود ہین۔ کوئی گلی یا محلہ نہین کہ جس مین ایک دو
آدمی شراب خوار نہ ہون۔ اُن کی صحت اور مالی حالت کے دیکھنے
سے میری تحریر کی تصدیق ہوسکتی ہے۔ اس بات کو تو سب تسلیم
کرین گے کہ دیہات مین زمیندار قصبون اور شہرون مین محنتی
آدمی جو بیچارے شراب کا نام بھی نہین جانتے وہ لوگ کیسے
توانا۔ تندرست اور قوی ہیکل ہوتے ہین۔

غرض وہی آوارہ لڑکے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اُن ہی بدچلن
لوگون کی صحبت سے (جن کی کیفیت پہلے درج ہو چکی ہے) اگر
کچھ روپیہ پیسہ جائز ناجائز طور سے ہاتھ آ گئے تو پھر تماش بینی کی
طرف رجوع کرتے ہین اور دن کو فرصت کے وقت گلیون۔ محلون
یا شہر کے باہر کوؤن اور تالابون پر جہان مستورات کی آمد و رفت
ہو لوگون کی بہو بیٹیون کے تاڑنے کے واسطے پھرتے ہین۔ پھر
کہین سے گالیان اور کہین سے جوتے کھاتے ہین۔ اور رات کو

شہوانی خواہش پورا کرنے کے واسطے کسبیون کے ہان پہنچتے ہین اور
روپیہ جیسی کم یاب اور محنت ومصیبت سے کمائی ہوئی چیز کو بڑی فراخ
حوصلگی سے خرچ کر کے تماش بینی کی اُس بیماری مین گرفتار ہوتے ہین
جو اِس پُرخطر فعلِ بد کے ساتھ ایسی پیوست ہے جیسے آگ کے ساتھ
سینک۔ وہ بیماری آتشک ہے۔ یہہ وہ سخت عارضہ ہے۔ یہہ وہ
ظالم بیماری ہے۔ یہہ وہ نامراد مرض ہے۔ یہہ وہ متعدّی دبا ہے کہ
اِس ایک کے نقصانات پر سینکڑون انگریزی و فارسی کتابین بڑی
بڑے نامی و حاذق اطبائے یونانی اور مشہور و کامل ڈاکٹرانِ یورپ
کی لکھی ہوئی موجود ہین۔ تمام روئے زمین کے حکما اِس بات پر متفق
ہین کہ یہہ بیماری متعدّی ہے۔ ایک دفعہ لاحق ہو کر نہ دور ہونے والا
اور نہ ہٹنے والا اور نہ جانے والا اگر کوئی عارضہ ہے تو یہہ ہے۔ اگر
علاج معالجہ سے کسی قدر روک تھام ہو جائے تو پانچ۔ دس۔ پندرہ
یا بیس تیس بلکہ چالیس برس کے بعد بھی پھر مریض پر ایسا اثر کرتا ہے
کہ زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں اِس سے
جاتی رہتی ہین۔ کان اِس سے بہرے ہو جاتے ہین۔ ناک اِس سے

بیٹھ جاتی ہے۔ ناخن اس سے گر جاتے ہین اور بار دوم جو ناخن نکلتے
ہین وہ ایسے بدصورت ہوتے ہین کہ اُن کی طرف دیکھنے کو جی نہین
چاہتا۔ بڑے بڑے خوبصورت چہرے ایسے ہو جاتے ہین کہ دیکھکر
نفرت آتی ہے۔ جسم زخمون کی کثرت و شدت سے گل جاتے ہین
قصہ کوتاہ علامت مردی جسکے طفیل یہہ مصیبتین جھیلنی پڑتی ہین وہ بھی
مٹ جاتی ہے۔ غرض موت بے وقت آموجود ہوتی ہے اور زندگی
کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ جیسے آتشک کے مریض کی بے مزہ۔ بے لطف۔ پُر
درد اور تلخ زندگی ہوتی ہے وہ خداوند کریم دشمن کو بھی نصیب نہ
کرے۔ یہہ بیماری متعدی اس واسطے ہے کہ اس مریض کے گھر جو
اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بھی اسی مرض مین مبتلا پیدا ہوتی ہے۔ اور
اگر سلسلہ نسل جاری ہے تو ہفت پشت تک اس کی برابر تاثیر رہتی
ہے یعنے سب کے سب مریض پیدا ہونگے بیسیون نظیرین اس مرض کی خود
میری چشم دید ہین (انکو) اس موقع پر اس واسطے بیان کرنا نہین چاہتا کہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ہان اگر ناظرین میرے سامنے ہون تو مین
انکو اپنے ساتھ سرکاری شفاخانون اور یونانی حکیمون کے مطبون وغیرہ

مین لیجاؤن اور وہان اپنے بیان کی تصدیق کراؤن۔ دور نجاؤ
اپنی گلی یا محلہ کے جو لوگ اس مرض مین مبتلا ہین اُنکا حال جا کر دیکھ
لو۔ غرض یہہ بیان محتاج نظیر نہین۔ آنکھین دیکھنے کو اور کان سُننے
کو اگر مستعد ہون تو نظیرون کی کوئی کمی نہین۔ جس فرقہ سے یہہ بلا
حاصل ہوتی ہے اُس کا بھی کسی قدر بیان اس جگہہ ضروری ہے۔ یہہ
وہ بے حیا۔ بے شرم۔ بد زبان۔ شوخ۔ بے لحاظ۔ خود غرض
زمانہ ساز۔ دغا باز۔ فریبی۔ طوطا چشم۔ جھوٹا۔ بے وفا فرقہ ہے
کہ دنیا مین اس کا ثانی نہین۔ اپنے طالبون کو سخت بے عزت
و ذلیل کر کے اور جھوٹی محبت ظاہر کر کے سیکڑون۔ ہزارون بلکہ
لاکھون روپیہ اُن سے وصول کرنا اور اُن کو بالکل تہی دست
کر کے طوطا چشمی سے پیش آنا اسی فرقہ کا کام ہے۔ طالب بھی اُنکو
ایسے عقل کے اندھے اور گرہ کے پورے مل جاتے ہین کہ اُن
کے لئے عالی شان حویلیان بناتے ہین۔ بیش قیمت زیور تیار
کرتے ہین۔ اچھے سے اچھے کپڑے اُن کو پہناتے ہین اور
اس سب مال و متاع کو اپنا سمجھتے ہین۔ اور جس وقت

سارا سرمایہ چند روزہ عیش وعشرت مین اُڑ جاتا ہے تو پھر یہہ فرقہ
اپنے طالبون سے اِس طرح الگ ہو جاتا ہے جس طرح بھری ہوئی
جونک چھوڑ دیتی ہے۔ پس اُس وقت اِن طالبون کی آنکھون کو
تہی دستی کی ٹھوکر کھول دیتی ہے۔ پھر رشتہ دارون کی طرف توجہ
ہوتی ہے۔ وہ پہلے سے بیزار ہوتے ہین۔ وہ ایسی ایسی جگرسوز
باتون سے پیش آتے ہین کہ طالب بیچارہ نہ اِدھر کا رہتا ہے
نہ اُدھر کا۔ عربی زبان مین ایک مقولہ ہے کہ اَلزِّنَاءُ یُخَرِّجُ الْبِنَاءَ
اِس کے معنے یہہ ہین کہ زنا انسان کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ متوسط
لوگون یا امیرون کی کیا اصل ہے۔ یہہ وہ چیز ہے جس نے ایک
فرمان روا کو کروڑ ہا روپیہ کے ملک سے فقیر کر کے نکال دیا۔ ناظرین
اگر غور کر کے اِس عبرت ناک اور مشہور نظیر کو دیکھین اور اہلِ لکھنو
سے اُن کا حال سُنین تو خود معلوم ہو جائیگا کہ معزولی کا فقط یہہ
ایک سبب تھا باقی کل اُس کی شاخین تھین۔ غرض یہہ فرقہ ایسا لالچی
ہے کہ ایک بزرگ کا اِس کی نسبت یہہ قول ہے کہ اگر کبھی بوقت
مرگ یہہ کہے کہ مجھے میرے آشنا کے مکان پر لے چلو کہ میرا جنازہ

وہان سے نکلے تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ کفن کے لالچ سے یہہ بات کہتی ہے۔ کسبی اگر جواہرات سے لدی ہوئی ہو۔ اور بیش بہا نفیس پوشاک سے آراستہ ہو تو بھی سخت ذلیل ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے۔ اِن کا ناز سے باتین کرنا اور انداز سے مسکرانا اور نخرے سے چلنا اور ادا سے اُٹھنا بیٹھنا ایسی حرکتین ہین کہ طالب لوگ اِن پر جان و دل سے فدا ہوجاتے ہین اور تعریفین کر کر کے تھکتے ہین نہین آتے۔ اگر ناظرین پانچ منٹ غور کرکے دیکھین تو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ حرکات اُن کی اُس ظالم و بے رحم چور کی طرح ہین جو کسی دولتمند کے گھر مین نقب لگانے کے وقت کرتا ہے اور یہہ کوشش کرتا ہے کہ گھر والون کی بے خبری مین تمام مال و متاع اُٹھا کے لے جائے۔ میرے قلم مین اِس سے زیادہ تحریر کی طاقت نہین۔ اگر ناظرین سمجھنے والے ہون تو یہہ چند سطرین متنبہ کرنے کے واسطے کافی وافی ہین۔

اکثر نوجوان آوارہ طلبا بحالت تجرّد روپیہ پیسہ ہاتھہ نہ لگنے کے سبب

شہوانی خواہش کو جلق سے پورا کرتے ہین۔ ناظرین اِس کے نقصانات
کمال غور سے ملاحظہ کرین۔ خداوند کریم نے انسان کے جسم کی پرورش
کے واسطے غذا بنائی ہے۔ یہہ غذا جب معدہ کے اندر پہنچتی ہے
تو وہان اِس کی دو چیزین بنتی ہین۔ ایک خون دوسرا فضلہ۔ فضلہ
بصورت بول و براز وغیرہ خارج ہو جاتا ہے اور خون جسم کے اندر
ہی رہتا ہے۔ طاقت اور حرارت غریزی کا اسی پر مدار ہے۔
فطلیے بیمار آدمی کے رنگ مین زردی۔ طاقت اور حرارت غریزی
مین کمی اِس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ وہ غذا کو جو خون پیدا کرنے والی چیز
ہے بباعث غلبۂ مرض کھا نہین سکتا۔ اور جب مرض پورا غالب ہو جاتا
ہے اور غذا کے نہ پہنچنے کی وجہ سے خون پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے تو
انسان مرجاتا ہے۔ فصد کے طریق کو ڈاکٹر اِسی سبب سے بُرا جانتے
ہین کہ خون جیسی بیش بہا چیز اِس سے کم ہو جاتی ہے۔ جاننے غور سے ہے
کہ جس طرح غذا کا جوہر یا عطر خون ہے اُسی طرح خون کا عطر دھات ہے
خون کے ۸۰ قطرون سے ایک قطرہ دھات بنتی ہے۔ اِس سے
معلوم ہو گیا کہ یہہ چیز کیسی اشد ضروری اور حفاظت کے قابل ہے

ریل کا انجن جو بیسیون گاڑیون کو ہزارہا من بوجھ سمیت کھینچکر سینکڑون
کوس لیجاتا ہے اُسکی حرکت۔ اُسکی رفتار۔ اُسکی تیزی کا کیا سبب ہی
جواب آگ۔ اگر آگ کو انجن کے آتش خانہ سے باہر پھینکا جاوے تو
پھر انجن ایک انچ بھی اِدھر اُدھر سرک نہین سکتا۔ آگ نہ ہو تو اُسکے
تمام پرپرزے نکمے ہین۔ صورت تو انجن کی ویسی ہی نظر آویگی مگر آگ
کے نہ ہونے کے باعث سے سیکڑون کوس اِدہر سے اُدہر جانے کا کام
ہرگز نہین کرسکتا۔ بعینہ یہہ نظیر اُن سوختہ نصیب لڑکون پر صادق آتی ہی
جو اِس فعلِ بد کے طفیل جسم کی آتش یعنے دھات کو ضائع کرکے اُس بے
آتش انجن کی طرح دیکھنے کو آدمی نظر آتے ہین مگر اصل مین نکمے ہوتے
ہین۔ غرض اپنے تئین ایسا برباد کردیتے ہین کہ پھر اُبھرنے کی کوئی
صورت نہین رہتی۔ ڈاکٹر ڈبلیو تھورگن صاحب بہادر جنکو علم طب
مین ایم۔ ڈی کا سب سے اعلٰے درجہ حاصل تھا دہ اپنی کتاب گنیٹیجی
اس ڈیزیز۔ مین اس فعلِ بد کی مفصلہ ذیل علامات تحریر فرماتے ہین
علامات (۱) جسم بالکل دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے (۲) سارے وجود
مین کاہلی اِس درجہ غالب ہو جاتی ہے کہ مریض سے کوئی کام جلدی

کے ساتھ ہرگز نہین ہو سکتا (۳) آنکھین اس کے صدمہ سے بے تاب ہو کر گڑھون مین گھس جاتی ہین (۴) چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے (۵) بدن کا پوست بالکل پلپلا اور ملائم ہو جاتا ہے (۶) نظام عصبی تمام و کمال ڈھیلا ہو جاتا ہے (۷) جہان پر چار آدمی بیٹھے ہون وہان بیٹھنے سے نفرت ہو جاتی ہے (۸) گفتگو کرنے سے طبیعت بیزار ہوتی ہے اور مریض خاموشی کو پسند کرتا ہے (۹) ہر بات اور ہر کام مین یاس معلوم ہوتی ہے (۱۰) کسی کام کے واسطے کوشش کرنے کو مریض کا ہرگز دل نہین چاہتا (۱۱) دماغ جس پر دنیا کے چھوٹے بڑے کامون کا اور لکھنے پڑھنے اور امتحان پاس کرنے کا خصوصاً مدار ہے وہ ایسا ضعیف ہو جاتا ہے کہ کوئی دماغی محنت ہو نہین سکتی (۱۲) سوچنے کی طاقت مین بالکل فتور آ جاتا ہے (۱۳) ہر بات سے اور ہر آدمی سے خوف آتا ہے (۱۴) یہہ مریض اپنے سے ہر کس و ناکس کو زبردست جانتا ہے۔ آخرش یہہ امراض لاحق ہو جاتے ہین۔ جنون۔ فالج۔ مرگی۔ بدہضمی۔ قبض۔ خفقان قلب۔ کثرت احتلام جریان وغیرہ وغیرہ۔ وارلی صاحب کا قول ہے کہ لڑکون کو ایسی عادتہ

کے باعث سے یاد ہوا ہوا سبق جلدی بھول جاتا ہے۔
انجام کار باہ مین اِس قدر ضعف آجاتا ہے کہ مریض نامرد ہو جاتا ہے
اور پھر اُس کو اپنی زندگی از سرتا پا بوجھ معلوم ہوتی ہے۔ طبیعت اُسکی
ہر وقت مغموم و مضطرب رہتی ہے۔ خوشی اور بشاشت پاس نہین آتی
غرض دھات جیسی ضروری اور قابلِ نگہداشت چیز کو جو خون کا جوہر
ہے ہرگز ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ ضائع کرتے ہین وہ امراض مذکورہ
بالا مین گرفتار ہو کر بے وقت مرجاتے ہین۔ حالتِ تجرّد (سنگل لائف)
بشرطیکہ یہہ علّت نہ ہو زمانۂ حال کے امتحان پاس کرنے کے واسطے اکسیر
ہے۔ اور جو طلبا متاہّل ہین اُنکو بھی واجب ہے کہ تا زمانۂ طالب علمی
مجرّدون کی سی زندگی بسر کرین۔
اِس مین شک نہین کہ عالم جوانی کی خواہش بڑی زبردست ہوتی ہے
انسان مین فقط یہی ایک خواہش ہے کہ جس پر تمام عمر کی صحت و بیماری
اور تمام عمر کی خوشی و غم اور تمام عمر کی عزت و ذلت موقوف ہے۔ ہر
مذہب کے بزرگ آدمیون کی زندگی جو افعال بد کی آلایش و غلاظت
سے پاک ہوتی ہے اُسکو دیکھکر یہہ بات صاف ثابت ہے کہ تمام

خواہشیں انسان کے تابع ہیں اور وہ اُن پر مستقل طور پر غالب و قادر
رہے۔ جو آدمی اپنی خواہش سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ وہ انسانِ محمود الصفات
آدمی کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اپنی مزاج کو ہر طرح سے قابو میں رکھنا
ایسی خوبی ہے کہ دنیا میں اس کا نظیر نہیں۔ جو لڑکے اپنی مزاج کو اس
خواہش کے مقابلہ قابو میں رکھتے ہیں صحت۔ آسودگی۔ فارغ البالی۔ فرحت
طاقت۔ ہمت اُنکے ساتھ رہتی ہے۔ بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے
ہیں۔ اور جو لڑکے اس فعلِ بد کے نتیجہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں وہ جب تک
زندہ رہتے ہیں بیمار رہتے ہیں۔ غم والم میں گرفتار رہتے ہیں سقیم الحالی
و ناداری اُنکے ساتھ رہتی ہے۔ ناتوانی و بے ہمتی اُنکو کوئی کام نہیں
کرنے دیتی۔ نہایت مصیبت کی زندگی بھوگ کر بے وقت مرجاتے
ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح لکھتے ہیں کہ عارضی خوشی کے واسطے اس قدر
نقصان اُٹھانے جن سے زندگی تلخ ہو جائے کونسی عقلمندی ہے۔ از روئے
طب یونانی و انگریزی و ہندی یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جوانی کی خواہش
کو اگر اس ناجائز فعل سے پورا نہ کیا جائے تو صحت بدنی میں ذرا بھی نقصان
نہیں آتا۔ کھانے پینے وغیرہ کی خواہشیں ایسی ہیں کہ اگر اُنکو پورا نہ کیا

جاسئے تو صحت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ آج تک کبھی یہہ بات دیکھنے
یا سُننے مین نہین آئی کہ فلان شخص بہ سبب نہ پورا کرنے خواہش جوانی
کے مرگیا۔ غرض منات وہ ضروری چیز ہے کہ اِسکے جسم مین موجود رہنے
سے گویا ہمت و طاقت کا ذخیرہ جمع رہتا ہے۔ اگر اسکی زیادتی ہو
جاسئے تو طبیعت خودبخود بصورت احتلام اُس زیادتی کو خارج
کردیتی ہے۔ اِس سے بچنے کی تدبیر یہہ ہے۔ جب انسان کوئی کام
کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اُس کے دل مین اُس کام کا خیال
پیدا ہوتا ہے اور پھر ہاتھ پاؤن سے وہ کام عمل مین آتا ہے۔ اِس
سے معلوم ہوا کہ اگر دل صاف ہو تو کبھی اُس مین فعلِ بد یا حرکتِ بد
کا خیال نہین آتا۔ دل کے پاک رکھنے کی یہی ایک ترکیب ہے کہ مطلق
بیکاری کو پاس نہ آنے دین۔ جو اوقات پڑھنے لکھنے کے ہین اُن
مین پڑھین لکھین۔ اِس کے بعد اگر ہوا خوری کا وقت ہو تو ہوا خوری
کو چلے جائین اور کھانے کا وقت ہو تو کھانا کھائین۔ گھر مین والدین
بھائی بہنون کے پاس بیٹھکر بات چیت کرنے کا وقت ہو تو وہان
بیٹھکر باتین کرین۔ پھر جب پڑھنے کا وقت ہو تو پڑھنے مین مصروف

ہو جائین - غرض کسی وقت فارغ نہ بیٹھین - ساری خرابیان اور خیالات
فاسد بیکاری و بے شغلی مین پیدا ہوتے ہین - جھیلون - کنوؤن اور
تالابون پر جہان مستورات کی آمد و رفت ہو ہرگز نہ جائین عشقیہ
نظم و نثر کی کتابون کو ہاتھ بھی نہ لگائین فحش گیتون اور باتون کو لغو
سمجھکر نہ سُنین - تھیٹرون مین جہان شُہدے اور لچّون کے سوا کچھ نہین
ہوتا نہ جائین - رقص و سرود کی مجلسون مین شریک نہ ہون - عمدہ عمدہ
کتابون - اخبارات کے مطالعہ - والدین - بہن بھائیون کے ساتھ باتیں
چیت کرنے اور اپنے احباب کے ساتھ پھرنے چلنے اور گفتگو کرنے
سے پاک فرحت حاصل کرین - اگر علامات مذکورہ بالا کلی یا جزئی طبیعت
مین پائی جائین تو علاج کرنا فرض ہے - ورنہ اس مرض کے بڑھنے
سے جو نقصان پیدا ہوتے ہین وہ بھی بیان ہو چکے ہین - اِس فعل کا
ترک کرنا کبھی ڈاکٹرون کے نزدیک ایک چوتھائی علاج ہے - اسکے
سوا ایک چوتھائی لگانے والی دوا سے اور باقی ایک نصف مقوی دماغ
معجون کے کھانے سے دور ہوتا ہے - مگر علاج ڈاکٹر یا لائق حکیم کے
سوا آدر کسی کا نہ کرنا چاہیے -

اے عزیزو! جو لوگ اپنی بدنصیبی اور اپنی بدبختی سے اس ظالم مرض کے پنجہ مین گرفتار رہو چکے ہین وہ تو اپنی سزا خوب بھگت رہے ہین خدا کے واسطے تم لوگ اِس سے بچو۔ تمھاری حالت ابھی ایسی ہے کہ اگر چاہو تو بچ سکتے ہو۔ اِس بیماری مین ایک زہر ہے وہ انسان کے خون مین اسطرح جاکر مل جاتا ہے کہ پھر اُس کا خون سے علیحدہ ہونا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ جہان یہہ زہر خون مین جاکر ملا پھر صدہا امراض اندرونی و بیرونی پیدا ہو جاتے ہین۔ غرض یہہ زہر آمیز خون جسم کے اندر اِس طرح کام کرتا ہے جس طرح آتشبازی کے اندر بارود یا ٹین کے اندر کیروسین تیل آگ کے لگنے سے۔ ایک مشہور ہندوستانی ڈاکٹر کا یہہ معمول ہے کہ جس وقت کسی آدمی سے اُنکو غایت درجہ تکلیف پہنچتی ہے تو دق ہوکر یہہ بددعا دیا کرتے ہین کہ جا تجھے آتشک ہو جائے دنیا مین اِس سے زیادہ سخت کوئی بیماری نہین۔ جب ایک ڈاکٹر کے منہہ سے یہہ کلمہ نکلے تو ذرا سی سمجھ والا لڑکا بھی بخوبی جان سکتا ہے کہ اِس سے بڑھکر ہر وقت دُکھ دینے والی اَور کوئی بیماری نہین خدا کو واسطے تم لوگ اِس سے بچو۔ اور میری یہین آرزو اور دلی دعا ہے کہ حافظ

تحقیقی تم لوگون کو اس سے بچاسئے۔ آمین ثم آمین

خلاف وضع فطری

یہہ ایسا مکروہ اور ایسا بُرا اور ایسا ناجائز فعل ہے کہ از روئے قانون نہایت بڑا جرم ہے۔ کم سے کم چھہ یا سات سال کی سزا اس جرم کے مجرم کو ہوتی ہے اور جو ذلت و رسوائی اسکے طفیل ہوتی ہے اُس کا کچھہ اندازہ نہین ہوسکتا یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ بُرا کام خواہ انسان ہزار پردون کے اندر کرے تو بھی وہ ظاہر ہونے سے رُک نہین سکتا۔ دو۔ چار۔ دس دن مین ضرور ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ خبر تو سب لوگون کو ہوتی ہے مگر مُنہہ پر کوئی کچھہ کہتا نہین۔ پیٹھہ پیچھے سب لوگ شکایت کرتے ہین اور حقارت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ دونون لڑکے جن جن مکروہ اور ناقابل برداشت لفظون سے پکارے جاتے ہین اُنکو اگر وہ دونون اپنے دل مین تولین اور ذراسی شرم بھی ہو تو پھر ممکن نہین کہ اسکا نام بھی لین۔ اگر اپنی عزت کا خیال نہین تو والدین کی عزت کا خیال کرکے اُسکو ترک کرین۔ اپنی برادری مین چھوٹون بڑون کو کیا مُنہہ دکھائینگے نقصان

جو اس فعل شنیع سے پہنچتے ہین وہ اوسنسے بدرجہا زیادہ ہین جو جلق وغیرہ کے ذیل مین لکھے گئے ہین ✤

اے عزیزو اصحبت بد کی ذیل مین جو جو عیب خاکسار نے بیان کئے ہین پہکر غور سے دیکھو - کہ اگر تم لوگ ان آلائشون سے پاک صاف ہو تو خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر بجالاؤ - اور مثل سابق آئندہ بہی ان عیبون سے بچنے کی کوشش کرو اور انسانیت وہمدردی تو یہہ ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے دوست اور ملاقاتی لڑکون کو جو انمین آلودہ ہون اونکو یہہ مضامین سناکر اور اپنی طرف سے محبت ونصیحت آمیز کلمات کہکر اونکو راہ راست پر لاؤ - یہہ الیسا کام ہے کہ اس سے نہ صرف اون لڑکون پر تمہارا احسان ہوگا - بلکہ اونکے والدین پر اور اون مستورات پر بڑا احسان ہوگا جو اس قسم کے لڑکونکے نکاح مین موجود ہین یا عنقریب نکاح مین آنیوالی ہین ✤

ان سے ہمیشہ بچو

(۱) کشتہ ایک زہر قاتل چیز ہے اسلئے کسی نیم حکیم یا سادہو کے

وہ ہو نہایت آکال اس کو ہرگز ہرگز نہ کہانا چاہئے ۔ اسکا کہانا موت کو
بلانا ہے ۔

(۴۴) آتشک کی بیماری مین بعض ہندوستانی طبیب جو نیم حکیم
ہوتے ہین پارہ کہلا دیتے ہین اسکو بہی زہر قاتل سمجہو اور اسکے کہانے
سے کمال درجہ پرہیز کرو ۔ اسکا کہانا بہی موت کا خریدنا ہے ۔

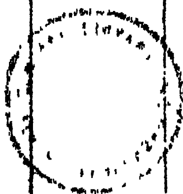
(۴۵) تحقیقات جدیدہ سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ عناصر
کی تعداد ۶۴ ہے نہ کہ چار جو پرانی کتابون مین لکہے ہوئے ہین ۔
سونا ۔ چاندی ۔ تانبا ۔ لوہا ۔ سیسہ ۔ قلعی ۔ پارہ وغیرہ دہاتین جو
کانون سے نکلتی ہین ۔ یہہ سب مفرد و بسیط ہین اور عناصر جدید مین
شامل ہین ۔ اگر تانبے و قلعی مین کچھہ آمیزش ہوتی تو سب سے پہلے انگریزون
کی قوم بذریعہ علم کیمیا تانبے سے سونا اور قلعی سے چاندی بناتی ۔ علم
کیمیا کو انگریزون کی قوم نے اس درجہ تک ترقی دی ہے اور روز
بروز مشاہدہ و تجربہ سے دیتی جاتے ہین کہ دنیا مین فی زمانا کوئی
ایسی چیز نہین کہ جسکے اجزا اس علم کیمیا کے ذریعہ دریافت نہوئے ہون
اور پھر یہانتک کہ فلان جز کتنا اور فلان کتنا ۔ یعنے سب جز پ

تل سکتے ہین۔ پس کبہی کسی ساہو یا فقیر جٹاڈہاری (جو حقہ کا دم لگا چاندی یا سونا بناکر دکھلادیتے ہین) کے دم مین نہ آنا چاہئیے۔

غلط نامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	تفہیمی و اخلاقی	تعلیمی و اخلاقی و تنازرستی کی۔	۷۵	۵	پڑھ چکے	پڑھ چکے ہو
۸	۵	پلستر	پلستر یعنی	۷۶	۸	ڈائریکٹر۔ انسپکٹر	ڈائریکٹر صاحب۔ انسپکٹر صاحب
۸	۸	سمجہا	سمجہہ			اسسٹنٹ انسپکٹر	اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب
۱۰	۱۱	پڑھائی	پڑھائی کے	۷۶	۱۳	یہہ	جب یہہ
۱۲	۱۱	گذرانا۔	گذارنا۔	۷۶	۱۵	نکا	انکا
۱۴	۱۰	انٹرنل	انٹرنل گورنمنٹ	۸۳	۱۱	•	ورنہ۔
۱۴	۱۳	نہین	نہین رہیگا۔	۸۳	۱۴	انسان	انسان بنا
۱۵	۳	بہٹکنے۔	پہٹکنے۔	۸۵	۸	جہوٹھہ	جہوٹ
۵۵	۳	جو	جوسوال۔	۹۰	۱۰	بجاتی	بجاتے
۶۵	۱	بہی	ہی ×	۹۲	۱۱	سب	سبب
۶۵	۵	ڈپٹی کمشنر	ڈپٹی کمشنر صاحب۔	۹۳	۶	تباتے	بتاتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۲	ٹھکانہ	ٹھکانہ	۱۴۱	۱۵	سب سے	سب
۱۰۲	۳	لمبی	لنبی	۱۴۷	۱۳	ہی	یہی
۱۱۰	۲	مقام	مکان				
۱۱۰	۳	خور و پوشش	خورش و پوشش				
۱۱۳	۱۲	کشمیرہ	کشمیرے				
۱۱۵	۵	صحبت	صحت				
۱۱۵	۱۵	اہل	کہ اہل				
۱۱۶	۱۴	خدا ترس	خدا ترس آدمی				
۱۱۶	۵	جاتی	کہ جاتی				
۱۱۷	۳	خلاف	بر خلاف				
۱۲۴	۸	ہوتے ہوتے	ہو سکے				
۱۲۶	۵	لڑکوں	چھوٹے لڑکوں				
۱۲۸	۴	کاموں	نیک کاموں				
۱۳۶	۱۴	کرنے	کرنے سے				
۱۴۰	۸	دشمن کو	دشمن کے				
۱۴۶	۱۳	اس	انکو بین اس				



نذر

یہ کتاب بطور نشان عقیدت و احسانمندی محسن

ربی ہند عالیجناب فیضمآب منشی پنڈت سورج کول

احب رائے بہادر اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ و مینیجر

سہ سرکاری کوئٹہ (ملک بلوچستان) کے نام نامی پر

بکمال ادب ڈیڈیکیٹ کی گئی ہے *

خاکسار

ضیاء اللہ ہیڈماسٹر مدرسہ سرکاری

کوئٹہ ملک بلوچستان

مصنف رسالہ ہذا

اشتہار

کتاب انگریزی بول چال قیمت [illegible] آنہ

یہہ کتاب جو ۱۶ فروری ۱۸۸۸ء سے شائع ہو کر پنجاب و ممالک
و شمالی میں فروخت ہو رہی ہے کو خاکسار نے بکمال محنت بہ تصنیف کیا ہے اور چھپکر
ہے نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوبصورت ٹائپ میں اچھی چھپی ہوئی
پر نمبروار فقرات بطریق سوال جواب [illegible]
خوشخط مع ترجمہ بزبان اردو مندرج ہیں روزمرہ کی انگریزی بول چال [illegible]
میں اس خوبی سے ادا کیا ہے کہ سیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں [illegible]
جملہ جمیع طلبا اور [illegible] شائقین [illegible]
کو ملاحظہ فرمائیں اگر پسند ہو تو لیں [illegible] ضائع نکریں [illegible] ابواب ہیں
(۱) [illegible] (۳) گرگٹ (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible]
(۷) گفتگو در باغ (۸) آسائش مکانی (۹) پوشش (۱۰) خورش (۱۱) [illegible]
(۱۳) وکیل و موکل (۱۴) موسم گرما (۱۵) موسم سرما (۱۶) وقت (۱۷) نیلام (۱۸) [illegible]
یہہ کتاب بقیمت نقد مصنف کے پاس سے مل سکتی ہے ٭

خاکسار ضیاء اللہ مصنف کتاب ہذا

مقیم - [illegible]